

سواتی قوم ایسوسی ایشن پاکستان



مرکزی صدر: حاجی شیرین محمد خان سواتی

تحقیق الافغان

مصنف: سمیع اللہ جان

جائع کنندہ

عبدالرحیم سواتی اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ جہانزیب کالج سوات

موقوف کی مصنف محفوظ ہیں بغیر اجازت تصدیق نہ کریں بغیر خط یا تہذیبی دستور تصدیق ہوگا

تحقیق الانغان

یعنی

بیانات سمیع

المشروبہ

بایں اقوام پھلسلی

فقرہ 37

عبدالرشید بیٹان

سن 1385

تہذیب

16

امکان اصل 203

مؤلف

سمیع اللہ جان مسکن ڈھول پور

ضلع هزارہ منگرنی پٹان

1385

1947

طبع اول

(100)

جلالی لاداکر - شیرکوٹہ - مسلم ناس - خٹوان - لاکھ پور اور پٹان - فی 20

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt: P. G. Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

INF (P) 28332

2817

INF (P) 28332

گزارش

سیرنامہ بیتام آں خداوند

که دل را با بدل ناکرد پیوند

متعدد نایاب کتابات اور علمی و مطبوعہ کتب سے عرق ریزی کے بعد تحقیق الافعال ہزار

پیش خدمت ہے تاہم تاریخ کرام سے التماس ہے کہ اپنے نیک بنائوں اور مصدقہ عملات سے مستفید ہونے کا موقع دیں تاکہ جمع ثانی میں ہر ممکن کمی کو پورا کیا جائے۔

قاریا بر من مکن چندین عتاب ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰

سیر که خواند و طبع دارم زان که من بنده گنگا ام

غرض نقشه است که مایاد ماند
که هستی را می بینم بقای می
(سعدی)

(سودی)

مصحف الشريفي

گیت ۱۹۴۶

در مطبع

(منقولہ حکم پر سید چٹا و)

ABDUR. RAHIM SWATI



ماخذ تحقیق الافغان ہزارہ

- ۱۔ فارسی - تذکرۃ الابرار والاشرار تالیف اخوند درویش شکر باری تالیف ۱۲۱۱ھ میں ۹۹ صفحات ۲۳۶
- ۲۔ تاریخ خاندان شہید جهان مصنفہ شیر محمد خان گنداپور طبع ۱۲۸۲ھ
- ۳۔ فارسی قلمی - چاند مارہ ملا خیر گدون مقالات ۳، ۴ انتخاب از آثار سوات دلائل انما خوند علی براتی ۱۴۲۵ھ
- ۴۔ فارسی قلمی - نسب نامہ مولوی محمد اسماعیل ولد ہیرام خان فیلو پنجاب دوسرے سلسلہ گل درباری ۱۵۵ھ
- ۵۔ فارسی - آئین اکبری
- ۶۔ پشتو - دیوان عبدالعظیم صواتی ۱۲۵۳ھ
- ۷۔ پشتو - دیوان خوشحال خان خٹک
- ۸۔ اردو - حیات افغانی - محمد حیات خان واہ ۱۹۶۶ء صفحات ۶۹۶
- ۹۔ اردو - تاریخ ہزارہ - ایڈورڈ جارج ویس و محمد عظیم بیک ۱۸۷۲ء
- ۱۰۔ تاریخ پشاور - ای جی ہیننگر ۱۸۷۲ء
- ۱۱۔ اردو - رؤسائے پنجاب - سر لیل گرن دکنل فرانس میاں بتر محمد گوان دس ۱۸۹۲ء
- ۱۲۔ اردو - بابر نامہ ترجمہ ترک بابری از افغانی و نجمیہ بیگم ۱۹۲۲ء
- ۱۳۔ اردو - مرآۃ الانساب - ضیاء الدین احمد و امروہی ۱۹۱۷ء
- ۱۴۔ اردو - خلافت الانساب - (انتخاب مخزن انسانی نعمت اللہ) اٹھارویں صدی
- ۱۵۔ اردو - تاریخ افغانہ - سیاب الدین ثاقب
- ۱۶۔ اردو - تاریخ صوبہ سرحدی پشاور - مولوی میر احمد عرف میران بخش ۱۹۲۳ء
- ۱۷۔ اردو - اسلام کی دوسری کتاب - مولوی رحیم بخش ۱۳۰۹ھ



ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

Sharif Swat

نہارہ

۱۸. شجره نسب افغانه بنی اسرائیل محات جواهری از جواهر خان سواتی آملی مسکن بده ۱۹۳۶ء

۱۹. اردو افغانه بنی اسرائیل سید عبدالحیاء شاه سواتی ۱۳۶۱ھ

۲۰. اردو سوانح حیات حکمران ریاست سوات از سید عبدالغفور قاسمی ۱۹۳۷ء

۲۱. اردو تذکرۃ الانبیاء ناشر دارالاشاعت پنجاب لاہور

۲۲. مخزن افغانی تالیف خواجہ نعمت اللہ ۱۹۱۲ء درغید جہانگیر بادشاہ

۲۳. اردو مخزن افغانی مؤلف خان جہان لودی

۲۴. اردو رسالۃ النسب افغانیہ فرید الدین احمد

۲۵. اردو تذکرۃ افغانی مصنفہ عادل محمد خان رئیس بھوپال ۱۸۸۲ء

۲۶. فارسی خلافتہ التایخ بحان رائے ساکن بٹالہ ۱۹۱۸ء

۲۷. اردو نسب نامہ رسول مؤلف میر غلام دستگیر نامی

۲۸. اردو تالیخ افغانہ ملا اختر ۱۷۹۹ء

۲۹. فارسی جامع التواریخ فقیر محمد ۱۷۹۹ء مطبع نوکلشور کھٹو

۳۰. اردو تذکرۃ الانساب محمد شفیع احمد بک قاری کانیپور

۳۱. اردو بحر الانساب و قزوین اخون سالک

۳۲. اردو گلشن افغانی از شیر محمد خان

۳۳. اردو تاریخ اقوام کشمیر محمد الدین فوق

۳۴. اردو تواریخ اقوام پنجہ محمد دین فوق

۳۵. اردو تاریخ افغانہ سلسلہ مشاہیر افغانہ عبدالحیاء افغانی باجوڑی ۱۹۲۱ء

۳۶. تاریخ سلاطین افغانہ احمد یادگار

۳۷. زبدۃ التواریخ شیخ ذوالحق

۳۸. اردو ارض القران سید سلیمان ندوی

۳۹. اردو تاریخ الامت اکرم حیرا چوری

۴۰. پشتو دلیستو تاریخ قاضی سلاہ الدراجان

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

Sharif Swat

- ۴۱۔ اردو۔ تذکرہ شیخ احمد سید سیاح الدین کا خلیل ۱۹۵۱ء
- ۴۲۔ اردو۔ منتخب التواریخ۔ عبدالقادر بدایونی
- ۴۳۔ اردو۔ حالات مشوانی۔ سید یوسف شاہ عرف شاہ جی ساکن سیرکوٹ ۱۹۳۱ء
- ۴۴۔ اردو۔ مجموعہ رد اجابت و قواعد بند و بست ثانی ہزارہ۔ پیررام و عاش صاحب ۱۹۰۶ء
- ۴۵۔ اردو۔ رحمۃ اللعالمین۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری
- ۴۶۔ اردو۔ نسب نامہ رسول مقبول و نسب نامہ سادات مشہدی۔ قطب الدین خان و محمود شاہ ساکن کھواڑی مطبوعہ بمبئی۔
- ۴۷۔ اردو۔ بحر المحمان ترجمہ اردو تذکرۃ السادات از محبوب شاہ دات
- ۴۸۔ اردو۔ تاریخ الامراء۔ علامہ ابن خلدون مترجمہ منشی نظام اللہ شہابی۔ مطبع سعیدی کراچی ۱۳۷۵ھ
- ۴۹۔ اردو۔ تاریخ مکہ معظمہ۔ غلام دستگیرزائی
- ۵۰۔ اردو۔ تاریخ مدینہ منورہ۔ غلام دستگیرزائی
- ۵۱۔ فارسی۔ سیرالاقطاب۔ نو کشور کھنؤ ۱۸۸۹ء صفحات ۲۵۶
- ۵۲۔ پشتو۔ عروج افغان (منظوم) زیر قلم تراج محمد خان ادیب سوات ۱۳۶۰ھ
- ۵۳۔ اردو۔ سوانح حیات سلطان عبدالعزیز ابن سعود ۱۹۳۶ء سید سردار محمد حسینی جالندھر
- ۵۴۔ اردو۔ شاہان گوجر۔ عبدالملک۔ مطبع معارف کھنؤ ۱۹۳۳ء صفحات ۵۲
- ۵۵۔ فارسی۔ سفینۃ الاولیاء۔ نو کشور صفحات ۲۱۶ ۱۸۷۸ء
- ۵۶۔ اردو۔ مناقب حضرت حاجی بہادر صاحب کوہاٹ۔ اویسان رحیم شاہ ۱۹۵۸ء
- ۵۷۔ اردو۔ یوسف زئی افغان۔ المدحش یوسفی ۱۹۶۰ء
- ۵۸۔ اردو۔ تارخ ہندوستان طلب یہ واقعات ہند۔ مولوی کریم بخش و شاہ حسین ۱۹۱۷ء نو کشور کھنؤ صفحات ۲۵۴
- ۵۹۔ اردو۔ تاریخ قبیلہ ککے زئی۔ از غلام کبریا خان ترکانی
- ۶۰۔ اردو قلی۔ تواریخ اسخر بالا کوٹ۔ از محمد حسین بالا کوٹی ۱۹۳۶ء
- ۶۱۔ اردو قلی۔ سلسلہ منقولات۔ از میرزا جردن نظامی و غیر ذرا احسن ہشتی نواز شہر۔

78. The Kingdom of Afghanistan by G.P. Tate 1911
- 79 Punjab Gazetteer of Hazara Distt. 1883 by Cunningham,
Wace, Waterfield, Hastings & Mac Neile.
80. Imperial Gazetteer of India by W.W. Hunter
81. Pemples Reports on the Frontier Tribes
82. Frontier Speaks by Mohammad Yunis 1942
83. History of the Punjab by Latif 1891
84. Priestlys Translation of the Haiyat-i-Afghani 1874
- 85 Elphinstons Kabul and Bellow Racer of Afghan-
istan.
- 86 Plowdens Translation of the Khalid-i-Afghani
87. History of General Sir Napier 1851.
88. Indian Frontier Policy by J. H. Adye 1897.
- 89 Report on Tribes of N. W. F. P. by R. H. Davies 1864,
R. G. Temple 1856 & P. Warburton 1877.
90. History of the Afghan by J. P. Fairier
- 91 The History of the Afghan by Shah Nawaz Khan
- 92 Thirty five years in the Punjab by G. R. Elomie.
- 93 The Punjab N. W. F. P & Kashmir by James Douie.
94. Campaigns on the N. W. Frontier by Capt. H. L. Nevill.
- 95 Pennel of the Afghan Frontier by Dr. Alice.
96. The Problem of the N. W. Frontier by C. Davies
97. India's N. W. Frontier by Sir W. Borton.

لہ
شیر علی
ن شکیاری
ن
جہا پوری
۱۳۵۱
۲۵۲-۱
۵۹
۶۵.
۶۶.
۶۷.
۶۸.
۶۹.
۷۰.
۷۱.
۷۲
۷۳.
۷۴
۷۵
۷۶.
۷۷

فہرست عنوانات تحقیق الافغان

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۷	گزارش	۲	۱۹	سرخی سواتی، بعد بالا کوٹ	۸۳
۳۸	ماخذ تحقیق الافغان ہزارہ	۳	۲۰	تفصیل خیل ہائے سرخی	۸۶
۳۹	فہرست عنوانات تحقیق الافغان	۸	۲۱	خیر خیل - لغمانی - سرخی	۸۷
۴۰	تذکرہ قوم ترین	۱۱	۲۲	جاس خیل - لغمانی - سرخی	۸۸
۴۱	حالات قوم ترین	۱۶	۲۳	یخجوبہری - لغمانی - سرخی	۸۹
۴۲	صدر پاکستان فیڈ مارشل علاقہ محمد ایوب خان		۲۴	خوشحال خانی - جاس خیل - لغمانی - سرخی	۹۰
۴۳	ہلال پاکستان - ہلال جرأت	۲۱	۲۵	بازار خیل - لغمانی - سرخی	۹۸
۴۴	تعارف علاقہ کھلی	۲۵	۲۶	احمد خیل - بچوری - سرخی	۱۰۰
۴۵	تعارف قبیلہ سواتی - افغان	۲۷	۲۷	ملا خیل - خواجہ خیل - سرخی	۱۰۱
۴۶	نسب نامہ قوم سواتی - افغان	۳۹	۲۸	کمال خیل - خواجہ خیل - سرخی	۱۰۸
۴۷	واقعات	۵۲	۲۹	جوری خیل - خواجہ خیل - سرخی	۱۱۳
۴۸	تقسیم یادش قبیلہ سواتی	۵۹	۳۰	امام خیل - خواجہ خیل - سرخی	۱۱۶
۴۹	تقسیم یادش میمالی مترادی	۶۱	۳۱	کلوٹی - خواجہ خیل - سرخی	۱۱۸
۵۰	چند شہر	۶۷	۳۲	جہانگیر - سواتی	۱۲۰
۵۱	تفصیل آبادی	۶۹	۳۳	حسنی - جہانگیر - سواتی - مانہرہ	۱۲۵
۵۲	تاریخی حوالہ جات	۷۲	۳۴	حسنی - جہانگیری - سواتی - گل باغ	۱۲۷
۵۳	شاخ ہائے قبیلہ سواتی افغان	۷۴	۳۵	خروخی - جہانگیری - سواتی - باندہ - ہلال خان	۱۲۹
۵۴	خانگی گبری سواتی - نہر گڑھی - جیب خان	۷۵		رکش	
۵۵	نسب نامہ خانگی سواتی	۷۸	۳۶	ارغشال - کمال سواتی - ڈھوڈیال	۱۳۰

ABDUR RAHIM SWATI
P. G. Manzeb College Swat

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۷	تفہیم خیل ہائے ارغشال ملکال	۱۳۲	۵۹	نامی - مندرای سواتی - سٹیل	۱۷۹
۳۸	نجابت خیل ملکال	۱۳۳	۶۰	دودال - سواتی - سٹیل - بچہ	۱۷۹
۳۹	جانشال ارغشال سواتی	۱۳۷	۶۱	پاندہ خیل ارغشال دودال	۱۸۰
۴۰	اجا خیل - ارغشال	۱۳۷	۶۲	پنجیرال سواتی شکیاری بدلوئی - سٹیل	۱۸۱
۴۱	ملک خیل ارغشال	۱۴۱	۶۳	پنجول سواتی پاندہ اجیرہ	۱۸۲
۴۲	جیا خیل ارغشال	۱۴۲	۶۴	پنجولہ و شمانی ٹوٹ - سٹیل	۱۸۳
۴۳	یا خیل ارغشال	۱۴۷	۶۵	شروڈ سواتی - ترخوٹی	۱۸۴
۴۴	توغانال ارغشال	۱۴۸	۶۶	رباطی سواتی - خاکی	۱۸۵
۴۵	ڈو خیل فرخدادی ملکال سواتی	۱۵۲	۶۷	طور ملکال ٹکوی	۱۸۶
۴۶	شیرخانی فرخدادی ملکال	۱۵۲	۶۸	اشلورہ فرورہ ترند	۱۸۷
۴۷	دریخانہ فرخدادی ملکال	۱۵۲	۶۹	دیشی	۱۸۸
۴۸	اورنگزیب خیل فرخدادی ملکال	۱۵۵	۷۰	خان خیل و بلاصوری ملکپور میرکند	۱۹۰
۴۹	احمد خیل فرخدادی ملکال	۱۵۷	۷۱	بابوڑی و دنیال - بھیرکند	۱۹۱
۵۰	نجابت خیل غریب شاہی ملکال سواتی	۱۵۸	۷۲	جنگیال - گیدڑ پورہ تاتار	۱۹۲
۵۱	بامو خیل غریب شاہی ملکال	۱۶۲	۷۳	بابو خیل - جنگیال - گیدڑ پورہ تاتار	۱۹۴
۵۲	ملا خیل - غریب شاہی ملکال	۱۶۵	۷۴	چھلہ - جنگیال - مارگور	۱۹۵
۵۳	میراب خیل - غریب شاہی ملکال	۱۶۵	۷۵	شہوڑی - سٹیل - اگرہ	۱۹۶
۵۴	خان خیل - غریب شاہی ملکال	۱۶۶	۷۶	ملا خیل - شہوڑی - سٹیل	۱۹۷
۵۵	نجابت خیل ملکال	۱۶۹	۷۷	بیال - الائی	۱۹۹
۵۶	دریخانہ ملکال	۱۷۰	۷۸	جنگیال - اشرا - ڈوٹیاں - الائی	۲۰۰
۵۷	ازنالی و مندرای سواتی درہ کوش	۱۷۱	۷۹	ڈوٹیاں - گیلال - الائی	۲۰۱
۵۸	دہروی مندرای سواتی - سٹیل	۱۷۳	۸۰	پیانی - شاکوڑی - الائی	۲۰۲

صفحہ

۸۳

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۸

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۸

۱۱۳

۱۱۶

۱۱۸

۱۲۰

۱۲۵

۱۲۷

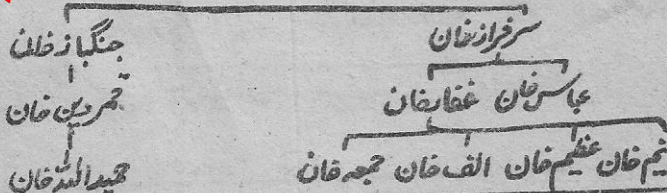
۱۲۹

۱۳۰

نمبر شمار	عنوان	صفحه	نمبر شمار	عنوان	صفحه
۸۱	تذکرہ تنولی	۲۰۵			
۸۲	تذکرہ کاکا خیل	۲۱۷			
۸۳	تذکرہ سادات	۲۲۶			
۸۴	ادات ترقی کا گانی	۲۲۸			
۸۵	نسب نامہ پیر بابا سید ترقی	۲۳۹			
۸۶	شجوب نسب سید جلای کا گانی	۲۴۱			
۸۷	تذکرہ یوسف علی پٹھان	۲۵۱			
۸۸	نسب نامہ اولاد یوسف زئی	۲۵۶			
۸۹	نسب نامہ حسن زئی - اکا زئی - مخمل	"			
۹۰	نسب نامہ علی زئی - یوسف زئی	۲۵۳			
۹۱	تذکرہ امان زئی - یوسف زئی	۲۵۴			
۹۲	علی زئی - امان زئی	۲۵۷			
۹۳	سید خانی - علی زئی - امان زئی - کھلا	"			
۹۴	خوشحال خانی - علی زئی - امان زئی - خالصہ	۲۶۳			
۹۵	طاہر خیل علی زئی - امان زئی - کھڑی	۲۹۴			
	گندگ				
۹۶	نسب نامہ اولاد بابا جی صاحب				
	مذہب پائمال شریف علامہ تحاکوٹ	۲۸۵			
	ہزارہ				
۹۷	مختصر حالات خواجہ جس الدین صاحب	۲۸۹			
۹۸	تذکرہ بکریال حویلیاں	۲۹۶			

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

Saidu Sharif Swat



تاریخ ہزارہ ویس صفحہ ۷۷۷ **نجیب اللہ خان** یہ مورخ نجیب اللہ خان ترین کی ہے جو احمد
احمد شاہی میں حاکم ہزارہ تھے ان کی وفات ۱۷۹۹ء ہے

تاریخ ہزارہ ویس صفحہ نمبر ۸۲۵

۱۷۲۷ء ہارون مورت اعلیٰ قوم ترین موضع ہارون چھچھ
۱۷۲۰ء ہارون مورت اعلیٰ قوم ترین موضع ہارون چھچھ
۱۷۲۰ء ہارون مورت اعلیٰ قوم ترین موضع ہارون چھچھ

۱۷۲۷ء ملک درویش (موضع درویش آباد کیا
گدائی خان (۲۱ موضع آباد کئے

عصمت خان عنایت خان بہادر خان

ضلع ہزارہ میں شیرخان قندھار سے ۱۷۳۱ء میں آکر شاہ جہان بادشاہ کے پاس
آکر ملازمت اختیار کی

ہمت خان (موجود درویش) ۱۷۲۷ء حاکم ہزارہ وفات ۱۷۹۹ء گدائی خان سے
نجیب اللہ خان ۱۷۲۷ء حاکم ہزارہ وفات ۱۷۹۹ء گدائی خان سے
چھٹی پشت میں

محمد خان

غلام خان (۱۸۵۷ء میں پھانسی) اس کا واسطہ ہے
خان تھا۔

۱۸۷۲ء میں معتبر گھرانہ موضع درویش خیم خان ولد نادر خان گدائی ہے۔

نیل مارشل محمد ایوب خان صد پاکستان سردار بہادر خان میجر سلطان احمد خان
ریش محمد ایوب خان کپٹن اختر ایوب خان طاہر ایوب خان شرکت ایوب

تحقیق الاقنان

تاریخ

موضع

ہارون

تکڑ

درویش

پیشہ کار خان

نوری گدائی

رہبانہ

پیر کوٹ

بھوڑی

گھر

ملکیارہ

اضلاع
سال

۲۱۸۷۲

۱۹۰۱ء

۱۹۱۱ء

۱۹۳۱ء

۱۸۷۲ء

۱۹۰۱ء

۱۹۱۱ء

۱۹۳۱ء



تاریخ ہزارہ دیس صفحہ نمبر ۶۷-۱۸۷۲

مردم شماری ۱۹۵۱ء
مردم

وضع قوم	نمبر دالان	گھر مردم	جاگیر دار	گھر مردم
پندرگ ترین	ولیداد المہار اور شیران	۲۰۴	۴۹۵	حبیب خان بجاول خان
پندرگ	پائندہ خان حبیب خان بجاول خان	۹۰	۳۹۲	۱۷۸۵
مردین	عزیز خان	۴۰	۲۰۷	۶۶۱
پندرگ بجاول خان	نور محمد	۴۷	۲۵۲	۱۷۸۵
زوری گلدیویر	دارش خان	۱۱۰	۷۵۴	۱۵۲۳
رہانہ	شیر خان	۴۰	۱۸۲	۱۲۰
پیر کوٹ	علی خان خیرم خان	۳۸	۲۲۸	۲۷۰
بھوڑی	قدم خان حیات خان	۹۱	۲۲۲	۲۱۵
گھ	سید خان	۳۸	۲۱۵	۱۵۸
علی خان	پائندہ خان بیف محمد غلام حسین	۲۱۸	۶۲۲	۲۷۵

مردم شماری قوم ترین

(پنجاب کاسٹ صفحہ نمبر ۷۵-۱۹۳۱ء شاد گزئیٹر B)

سال	افضل	دہلی	کمال	دھک	ایمالہ	جاندھر	ہوشیارپور	لاہور	راولپنڈی	ڈیرہ اسماعیل خان
۱۸۷۲ء	۶	۳۶	۷	۲۰۵	۳۶	۱۱۴	۶۰	۶۰۸	۹۰	
۱۹۰۱ء
۱۹۱۱ء
۱۹۳۱ء

ڈیرہ غازی خان بنوں شاد ہزارہ کوٹ ریاستیں

۱۸۷۲ء	۱۹۲	۲۰	۶۶۰	۱۳۵۵	۹۱۰	۵۸۱۲
۱۹۰۱ء	.	.	.	۲۰۰۷	.	.
۱۹۱۱ء	.	.	۸۰	.	.	.
۱۹۳۱ء	.	.	۲۰۹	.	.	.

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. P. J. College Swat

تاریخ ہزارہ و سس صفحہ ۸۲۵-۸۲۷ پندرہ روزہ "کوہنرا" ایبٹ آباد مورخہ

ستمبر ۱۹۵۸ء - تاریخ صوبہ سرحدی پشاور ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۶۳

حالات قوم ترین

ترین ستر بن قیس عبدالرشید کا بیٹا تھا ترین کے تین بیٹے تھے
ابدال - اس کی اولاد سردوزی اور درانی ہیں۔

۲۲ اور

۳ سپین

آخری دوئل تھا تو رو سپین کی اولاد ترین سے مشہور ہے ضلع ہزارہ کے میدان
ہری پور میں تو ترین آباد ہیں سپین ترین کچھ تربیلہ ضلع ہزارہ میں اور باقی علاقہ پیشین - کوٹہ میں
آباد ہیں میدان ہری پور میں ایک شاخ ملکیار بھی ہے۔ تو ترین کا خیال ہے کہ ملکیار ایک شاخ ہے
وہ خوف کھتے ہیں کہ ملک یار تو ملک سپین کا بھائی تھا اور اپنے آپ کو ملکیار ترین بتاتے ہیں

ترین ہمارے دیگر اقوام پٹھان - ایٹک نڈی وغیرہ کے بعد سلطان محمود غزنوی جبکہ اس
نے ۱۲۲۱ء میں بعد فتح سومات کے ہندوستان کو مستحکم کیا تو ۱۰۰۰ بے گھر اقوام اتھانی کا
خراسان سے واسطے آبادی علاقہ جات ویران شاہ ملک ہند کے اس طرف روانہ کیا
۱۲۷۱ء میں اس قوم ترین کے مویش اعلیٰ مسکی ماروں نے علاقہ چچھ میں پہنچ کر موضع
ہرون اپنے نام پر آباد کیا اور بہت مدت کے بعد ہرون کی نسل سے بوستان خان خاصہ

مویش اس قوم موجود ہے ۱۶۲۰ء میں موضع دوی کی آبادی کی آمد اور پھر ۱۷۵۸ء میں ملک
دویش کے پوتے بوستان خان نے آبادی موضع دویش کی اپنے نام پر اس کے فرزند گدائی خان
نے سرانے گدائی - چور - تلور - ملکیار - پانڈک - سکندر پور - عالم مسلم - پنپال - دودھ - بہوڑی
رمانہ - گہلہ - ٹیری - ہائل - بھاڑ - لوٹا - بھو - کوٹہ - پندیرانی - ۱۷۹۹ء سے ۱۷۹۸ء تک آباد کئے

کل اکیس موضع گدائی خان کے وقت آباد موجود تھے باقی دیہات کی آبادی نعمت خان و غایت
خان و بہادر خان پیران گدائی خان اور ان کی اولاد نے ۱۸۲۷ء تک کی۔ جب تک کہ سلطان
شاہان چھائی کی قائم تھی۔ جبکہ ۱۸۳۸ء میں نادر شاہ اور ۱۸۴۸ء میں احمد شاہ دلائی کا دور ہو گیا

تربیب ہم قومی سلطنت کے اقوام پٹھان اس ملک کو بھی زیادہ قوت ہو گئی۔

ایک روایت کے مطابق تین سو پیرس کا عرصہ گزرا ہے کہ ترین غزنوی کے نواح سے
برسیل ملازمت شاہی اس ضلع (ہزارہ) میں آئی۔ اور دیہات میدان ہزارہ پر تسلط پایا۔
ترک و دلازاک سے قبضہ حاصل کیا اور ہری پور کے مغرب اور جنوب کی طرف چند گاؤں
آباد کیا۔

تربیب نے ہزارہ میں گوجر قوم کی دعوت پر داخل ہوئے۔ پہلا شخص شیر خان تھا۔ جو اس
ضلع میں آئی ہوئے شیر خان کو صوبہ قندھار کے گورنر نے نکال دیا تھا۔ ۱۶۳۱ء میں
شاہ جہان بادشاہ کے وقت ملازمت اختیار کی۔ شاہ جہان بادشاہ نے دولاکھ روپے نقد اور
ایک ہزار گھوڑے رخصت کی اجازت دی۔ جاگیر بھی عطا ہوئی۔ اٹھارہویں صدی کے آخر میں
قریبی کاچیف ہمت خان تھا۔ پھر اس کا بیٹا جنیب اللہ خان جو چھٹی پشت میں پوتا گدائی خان
کا بیٹا ہے۔ ۱۶۲۲ء میں حاکم ہزارہ کا ہو گیا۔ جو کوٹ جنیب اللہ خان کا بانی ہے۔ جب یہ ۱۶۹۹ء
میں مر گیا۔ تو محمد خان اس کا خور و مال فرزند لکھ مسماۃ نجیب بیوہ جنیب اللہ خان نے تقیم
شرف گوجر کو ۱۸۰۵ء میں اپنا مختار کل کر دیا۔ ۱۸۱۷ء میں محمد خان پسر جنیب اللہ خان جو اب
ہیں۔ ذرا بیخ صوبہ سرحدی پشاور صفحہ ۱۷۶۳ء ۱۷۵۵ء

جنیب اللہ خان ترین اپنی قوم میں نہایت نام نہاد شخص تھا۔ اٹھارہویں صدی کے
آخری زمانے میں دامانی علاقہ ہزارہ پر حکمران تھا۔ اس کے بعد اس کی بیوہ بڑی بیگم صاحبہ سکھوں
کی حکومت آنے تک اپنے علاقہ کی حاکم رہی۔

۱۸۱۷ء میں انک کے کاردار نے چچہ کے قاضی صاحب کو دہلی کی وصولی کے لئے ہزارہ کے
دامانی علاقہ میں بھیجا۔ جو مقام سکندر پور جا کر اتنا۔ ترین لوگوں نے اس کو قتل کر دیا۔ جن کا اندازہ
سر دست کچھ نہ ہو سکا اور دس پندرہ سال تک مایہ کسی نے وصول نہ کیا۔

۱۸۱۸ء میں ہاشم خان ترک سکھ مانکرانے نے اپنے ہم عصر جوٹی کے قریبی کمال خان
کو کسی خانگی امر پر قتل کر دیا۔ فتح خان پسر کمال خان مقتول نے محمد خان کے پاس پناہ لی۔
محمد خان ترین اس کا بدلہ لینے اٹھا۔ ہاشم خان کو زور اپنی وراثت مانکرانے سے خوار کر دیا۔

آبادی مورخہ

کے میدان
شین۔ کوٹہ میں
شاخ ہے

حاکم اس

م انتخابی کا

روایت کیا

پہلے کو موضع

ان خاص

میں ملک

گدائی خان

بہر پڑی

آباد کے

ن رعایت

سلطنت

دور ہو گیا

ہاشم خان ترک اپنی جان بچانے کے لئے گوجر قبیلہ کے سردار مشرف مقدم کے پاس پہنچ کر اعانت کا خواستگار ہوا۔ لیکن سردار نے انکار کر دیا۔ تو ہاشم خان سرائے کالا (ٹیکسلا) کے فوجدار سردار مکھن سنگھ کو واسطہ اخراج محمد خان کے لے آیا۔ فوجدار نے راولپنڈی کے صوبہ دار جیون سنگھ سے اجازت لے کر ۱۸۱۹ء میں سکھوں کے پانچ سو سوار دستہ سے خانپور کے راستہ سے ہزارہ میں داخل ہوا۔ گلڈھیری جانے کو نت محمد خان جیلادی قبضہ اس ملک پر کر لیا۔ مقام شاہ محمد میں گڑھی تعمیر کر دی۔ بخشی ہنگراج کو دعویٰ مالیہ وغیرہ کے لئے مقرر کر کے مکھن سنگھ خود سرائے کالا چلا گیا۔ اس ملک کے پرانے قابضان کے واسطے نصف حصہ سرکاری مزارتوزیکید اور ایک سال دیا۔ اور پھر ۱۸۱۹ء میں اس سے بھی جواب دید اور سلسلہ وراثت اس قوم کا ۱۸۱۹ء سے شکست ہو گیا۔

۱۸۲۰ء میں بہار اوجر بخت سنگھ نے ہزارہ کو حسن ابدال اور اٹک کے ساتھ ملا کر ایک پرگنہ چھپہ ہزارہ بنادیا۔ اور نظم و نسق کے لئے اس پر گنہ پر حکما سنگھ بھیجی کو مقرر کیا۔ اور حکما سنگھ نے میدان ہزارہ کی تحصیل دانسی اس سکھوں کو سوئپ دی۔ جس نے اختیار حاصل کرتے ہی تریں سردار محمد خان وغیرہ سے مالیہ طلب کیا۔ انہوں نے مالیہ دینے سے انکار کر دیا۔ مکھن سنگھ ایک سو سپاہی اور چالیس سوار لے کر موضع شاہ محمد جوندی دوڑ کے کنارے ایک گاؤں تھا بیچا محمد خان جو سکندر پور میں تھا۔ باقی اقوام ترک و دلازاک وغیرہ لے کر پیش قدمی کر کے لشکر کشی کی۔ مکھن سنگھ بمقام شاہ محمد جنگ میں مارا گیا۔ اور گڑھی اسن کی گرا دی۔ سکھ فوج اٹک کی طرف ناکام واپس ہوئی۔

اس شکست کی اطلاع صوبہ دار اٹک حکما سنگھ کو ہوئی۔ تو بہت اخیر فوج لے کر ہزارہ کی طرف ترین لوگوں کی سزاکے لئے آیا۔ ندی ہرو کے کنارے موضع موہڑا سلطان پور کے موقع پر براخروختہ قوموں کے حکما سنگھ کا مقابلہ کر کے اس کو اٹک کی طرف پسپا کر دیا۔

بہار اوجر بخت سنگھ کو جب تازہ صورت حال کی اطلاع پہنچی تو اس نے حکما سنگھ کی امداد کے لئے ستمبر میں لاہور سے دیوان رام دیال و کرنل الی عش کو ایک کثیر فوج و رسالہ موہڑا خانہ کے ہزارہ پھیلا۔ سکھ فوج لاہور سے سرائے کالا پہنچی تھی۔ کہ بعض قبائل

نے سکھوں کی آمد کی دہشت ناک خبریں پھیلانا شروع کر دیں۔ لوگ بستیوں کو چھوڑ کر
 کوہ گندھگر سری کوٹ پہنچنا شروع ہو گئے۔ محمد شاہ ترین نے سری کوٹ کے مقام پر لشکر
 جمع کیا۔ سکھ فوج نے ہزاروں کے تھوڑے سے حصے پر قبضہ تو کر لیا۔ مگر ترین سردار محمد خان
 و سید خانی اتنان نری و مشوانی سرداروں نے مقام ناڑہ جو گندگر پہاڑ کے دامن میں
 واقع ہے۔ مقابلہ کر کے دیوان رام دیال کو قتل کر دیا۔ محمد خان کی ان پے در پے کامیابیوں
 اور فتوحات نے ملک کے طول و عرض میں اس کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے۔ ہمارا
 رجحیت سنگھ کو دیوان رام دیال کی موت اور محمد خان کی کامیابی کی اطلاع ملی۔ تو اس نے
 ۱۸۲۱ء میں سردار امر سنگھ جیسٹھ کو ہزارہ کی تحیر کے لئے بھیجا۔ یہ نیا گورنر چونکہ
 ذہین اور با اثر شخص تھا۔ اس نے حکمت عملی سے مالیہ کی وصولی میں کامیابی حاصل کی۔
 پھلی و تنول کا امان اس سے پہلے کشمیر کے ساتھ ہو چکا تھا۔ اس طرف کا رخ نہ
 کیا۔ زیریں حصہ ہزارہ کو مطمئن کر کے پہاڑی علاقہ ناڑہ پر حملہ آور ہوا۔ اس علاقہ
 کا ایک خوددار اہل طاقت سردار حسن علی خان کڑال قبائیں کڑال اور ڈھونڈ کے لشکر
 کو جمع کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ سردار کے ڈیڑھ سو سوار اور زیادہ فوج سے مقابلہ
 ہوا۔ سمندر کٹھ یعنی نالہ سند کے کنارے پر ہندی ہرو کا معاہدہ ہے۔ امر سنگھ موہبت سے
 سکھ سواروں کے ۱۸۲۱ء میں مارا گیا۔ جب لاہور واپس کو اس واقعہ کی خبر پہنچی۔ تو ہمارا
 رجحیت سنگھ نے ولی عہد کنور شیر سنگھ اور ساس نالہ سدا کوہ کے زیرِ کمان ملک و اندر کی
 جس نے ہری پور کے علاقہ پر تسلط بٹھا کر تربیلہ میں ایک قلعہ جابنایا۔ مافی سدا کوہ نے
 نہایت نرم لہجے سے سردار محمد خان ترین کو اپنے قابو میں لائے۔ شیر کچھ کہہ کر اپنا منہ مانگا
 بیٹا بنالیا اور اپنا متبٹہ بنانے کی رسم ادا کی۔
 ہمارا رجحیت سنگھ نے سردار ہری سنگھ نلوہ کو جو صوبہ دہلی شیر تھا۔ صوبہ دار
 ہزارہ مقرر کر دیا۔ جو چند وقفوں کے بغیر ۱۸۲۲ء سے ۱۸۲۴ء تک ہزارہ پر حکومت
 کرتا رہا۔ اس نے ہری پور میں ایک قلعہ بنوایا۔ جس کا نام کیشو گڑھ رکھا۔ سردار
 اس کے ساتھ ہی شہر ہری پور آباد ہوا۔

پاس پہنچ کر
 (ٹیکسٹ) کے
 پینڈے کے
 سے
 جلا دی۔ قبضہ
 غیرہ کے لئے مقرر
 کے واسطے نصف
 بھی عذاب دیا
 ساتھ ملا کر ایک
 دیا۔ اور
 نے اختیار
 سے انکار کر
 کے کنارے
 وغیرہ لے کر
 اس کی گرا
 کے ہزارہ
 نالہ پور کے
 پا کر دیا۔
 کا سنگھ کی
 شیر فوج و
 بعض قبائیں

۱۸۲۲ء میں سردار ہری سنگھ نے گندگ پہاڑ کی طرف جہاں محمد خان ترین و دیگر سرکش سردار پناہ گزیں تھے رخ کیا۔ مقامات ڈاڑی و سہری کوٹ زبردست مقابلہ کے بعد فتح ہوا۔ لیکن مقام ناڑہ پر جو سہری کوٹ کے عین بلکہ پر واقع سپہ سردار ہری سنگھ کو شکست ہوئی۔ پانچ سو آدمی کھیت کر ڈالے۔ مقام ناڑہ پر ہری سنگھ کی شکست کا حال سن کر جہاں بہ رنجیت سنگھ ایک بڑی بھاری ملک کے ساتھ ہزارہ کی طرف آیا۔ تمام سرکردہ سرداروں کو بلایا جو کہ سہری کوٹ میں پناہ گزیں تھے۔ ان میں سے محمد خان ترین سر بلند خان تنولی اور شاہ محمد خان رئیس مشوانی نے حکم کی تعمیل کی۔ غرض تین دن قیام کر کے محمد خان ترین کو اپنے ہمراہ لے کر سیدھا لاہور چلا گیا۔ اس نے سہری کوٹ پر ایک قلعہ بنوایا تھا جس میں اس وقت پانچ سو سپاہیوں کی رہائش کا حکم نافذ ہوا۔

۱۸۲۲ء میں جہاں بہ رنجیت سنگھ نے مائی سدا کوڑ کے مشورے سے اور جتوہ دربار دیوان چند کی وساطت سے بیس ہزار روپیہ کی جاگیر رکھ دی۔ ۱۸۲۵ء میں سردار ہری سنگھ نے حسن علی خان کوڑال کو ایک بڑی جاگیر عطا کی۔ اور مقام ناڑہ پر ایک قلعہ بنا کر خود لاہور چلا گیا۔ اور اپنی جگہ سردار امان سنگھ کو بطور حاکم چھوڑ گیا۔

تھوڑی مدت گزری تھی کہ محمد خان ترین نے نظر بند کے جتوہ بوستان خان ترین نے سہری کوٹ کی پہاڑیوں پر فساد برپا کر دیا۔ و قتل و غارتگری ہوئی۔ سبھی جلد ہی واپس ہزار پہنچے۔ اور ناقابل برداشت سختی سے کام لیا۔ ۱۸۲۵ء میں محمد خان ترین کو کچھ ہزار روپے کے عوض جہاں بہ رنجیت سنگھ سے خرید کر زہر دے کر مار ڈالا۔ بوستان خان ترین جلال خان دلازک۔ شیر محمد و سلیم شاہ مشوانی کو قپ کے آگے اڑا دیا۔ اور دوبارہ قلعہ میر کوٹ فتح کیا۔

۱۸۲۶ء میں جب سکھوں اور انگریزوں کی سپہی لڑائی شروع ہوئی۔ تو ہزاروں کے فوج سرداروں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ غلام خان ترین سردار نے اپنے یقین دوگوں کو ہری پور کے پاس بہ تمام جاگی اکٹھا کیا۔ مہاراج ۱۸۲۶ء کو سکھ فوج دیوان مول راج کے زیر کمان ہری پور میں قلعہ سے باہر خیمہ زن تھی۔ باغی اقوام ہری پور کے شہر کوٹ کو چلا

سہری تھی۔
سے دل پار
کرنے کا حکم
ہزار
نام سکھ
پر ہندو
کے وزیر مق
خدا
نے گفت
خاندان نور
ص
مشہر
آبائی گلوں
کرنے کے بو
رجنٹ
جنگ عظیم
۱۹۲۶ء
برجیدیر کھا
وہاں سے
مقرر کیا گیا
میں ایڈجسٹ
اور یورپی

Sharif Swat

ABDUR RAHIM SWATI

سہی تھی۔ تو غلام خان شہر کے اندر داخل ہو گیا۔ دیوان مول راج ان کے دن کے جگر دس سے دل بار چکا تھا۔ ۱۶ اپریل ۱۸۴۶ء میں یہ بہانہ ظاہر کر کے کہ لاہور سے قطعہ کو خالی کرنے کا حکم آ گیا ہے۔ اپنی تمام سکھ فوج کو ہمارے کر حن ابدال کی طرف روانہ ہو گیا۔

ہزارہ کے سرداروں نے غنیمت سمجھ کر ہری پور کے مقام پر جگہ کیا۔ اور سید اکبر نام سکھ ستھانہ کو اپنا سردار مقرر کیا۔ ستھانہ دریائے سندھ کے دائیں طرف کناٹے پر ہندوستانی مجاہدین کا گھر تھا۔ غلام خان ترین۔ نواب خان تنولی دونوں سید اکبر شاہ کے وزیر مقرر ہوئے۔ اور اسی زمانہ کا نام ہزارہ میں لٹھی مسلمان شہور ہے۔

غلام خان پسر محمد خان ترین ۱۸۴۸ء میں علاقہ درانی میں چلا گیا لیکن حکومت برطانیہ نے گرفتار کر کے لاہ آباد جیل بھیج دیا۔ اور ۱۸۵۰ء میں جیل میں پھانسی دے دیا گیا اس کا خاندان نور دی گڈھیری میں آباد ہے۔



صدر پاکستان فیلڈ مارشل غازی محمد ایوب خان ہلال پاکستان ہلال جرات

شہر سردار محمد خان ترین اور شیر خان ترین کے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا آبائی گلوں موضع ریحانہ تحصیل ہری پور ضلع ہزارہ ہے۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد رائل ملٹری کالج سندھرسٹ سے ۱۹۰۲ء میں کمیشن لیا۔ پہلے ایک برطانوی رجمنٹ سے منسلک کئے گئے اور بعد میں چودھویں پنجاب رجمنٹ میں منتقل ہوئے دوسری جنگ عظیم کے دوران برما میں چودھویں پنجاب رجمنٹ کی تیسری بٹالین کی کمان کرتے ۱۹۴۷ء کے شروع میں جب آپ کو کرنل کا عہدہ دیا گیا۔ اور وزیر مہتان میں گراوٹی بریگیڈ کے بریگیڈیئر کمانڈر مقرر ہوئے اور اس وقت تک وہیں رہے۔ جب پاکستان نے دہلی سے اپنی ساری فوج ہٹا نہیں لی۔ اس کے بعد آپ کو مشرقی پاک میں جنرل کمانڈر مقرر کیا گیا یعنی ۱۹۴۸ء میں آپ کو میجر جنرل کا عہدہ دے کر مشرقی پاکستان بھیجا گیا۔ بعد میں ایڈجوٹنٹ جنرل مقرر کیا گیا۔ ۱۹۵۰ء میں آپ کو نیفٹینٹ جنرل کا عہدہ دیا گیا اور پورے ممالک کے دورے پر بھیج دیا گیا۔ اسی طرح امتیازی خدمات کے عوض

بین و دیگر
مقابلہ کے بعد
کو شکست
حال میں کر
مقرر کردہ
بین سر بنفغان
کے محمد خان
لہ بنوایا تھا
مقرر دربار
ردار ہری پور
قلعہ بنوا کر

ان ترین
واپس
پن ہزار
مان ترین
سیرکوت
کے
لوں کو
دل راج
ٹ کھلا

۱۹۵۱ء کو آپ پاکستان آرمی کے پہلے پاکستانی کمانڈر انچیف مقرر ہوئے اور آپ کو جنرل کا عہدہ دیا گیا۔

۱۹۵۸ء میں جنرل محمد ایوب خان سپریم کمانڈر و ناظم اعلیٰ مارشل لا دہندہ اور ۱۹۵۸ء کو بوقت سات بجے شام قوم کے نام پیغام ریڈیو پاکستان سے نشر کیا کہ صدر پاکستان میجر جنرل اسکندر مرزا نے اس فیصلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ مگر یہ

” (۱) ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء کا آئین منسوخ کر دیا جائے

(ب)۔ مرکزی اور صوبائی حکومتیں فی الفور برطرف کر دی جائیں۔

(ج)۔ قومی پارلیمان اور صوبائی اسمبلیاں توڑ دی جائیں۔

(د)۔ تمام سیاسی جماعتیں ختم کر دی جائیں

(س)۔ جیپ تک متبادل انتظامات نہیں کئے جاتے پاکستان مارشل لا کے تحت ہو گا

چنانچہ میں جنرل محمد ایوب خان سپریم سالار اعلیٰ عساکر پاکستان کو مارشل لا کا

ناظم اعلیٰ مقرر کرتا ہوں اور پاکستان کی تمام مسلح افواج کو ان کی کمان میں دیتا ہوں

اس سے کہ بعد جنرل محمد ایوب خان پاکستان دہلال جرأت صدر پاکستان بنے

اور پاکستان میں زرعی اصلاحات نافذ کرنے کا اعلان کرتے ہوئے ۲۴ جنوری ۱۹۵۹ء کو رات

کو ریڈیو پاکستان سے قوم کے نام تقریر پڑھ فرمائی۔ بعد میں صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان

فیلڈ مارشل ہوئے اور ۱۹۶۵ء میں مفتی اعظم فلسطین الحاج امین الشیخ نے صدر محمد ایوب خان کو

”غازی“ کا خطاب دید۔ کیونکہ ستمبر ۱۹۶۵ء کے بھارت کے حملے کا منہ توڑ جواب دینے اور دشمن پر

فتح پالینے پر مفتی اعظم نے صدر ایوب خان کو ”غازی“ کا لقب دیا ہے

آپ کے چار فرزند ہیں۔

۱۔ سیکٹن گوہر ایوب خان۔ جو قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں

۲۔ اختر ایوب خان۔ صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں

۳۔ طاہر ایوب خان

۴۔ شکت ایوب خان چیئر مین یونین کونسل ریحانہ

خان

۱۹۳۶ء میں

صوبہ

سے وزیر

کوٹہ آپ

میجر

ایف۔ ایس

ملٹری اکیڈ

فوج سے فر

بعد ازاں آ

کام کیا ہے

زرعی ترقی

میں ضلع نہ

خان

کافی عرصہ

آپ کے ص

خان

میل کی

منتخب ہو

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

دریافت

Swat

در

تشریکہ

تحت ہوگا

لاؤ کا

میں دیں

تیا ہو

ستان بنے

اور کورات

ایوب خان

ب خان کو

اور دشمن

پہ

خان سرار بہادر خان

آپ صدر صاحب کے بھائی ہیں ۸ جولائی ۱۹۰۸ء
کو ریچانہ تحصیل ہری پور ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے

۱۹۳۶ء میں علی گڑھ یونیورسٹی سے ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۹ء میں
صوبہ سرحد کی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے مشہور سیاسی اور مسلم لیگ کے سرگرم رکن
رہے۔ وزیر مواصلات پاکستان اور دیگر اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ سردار بہادر سینی ٹولیم
کوٹہ آپ کی نمایاں یادگار ہے۔

میر سلطان احمد خان

آپ فیڈرل مارشل محمد ایوب خان صدر پاکستان کے
چھوٹے بھائی ہیں۔ اسلامیہ کالج پشاور سے

ایف۔ ایس سی۔ کرنے کے بعد کھنہ انجینئرنگ کالج میں داخل ہوئے۔ بعد ازاں ڈیرہ دون
ملٹری اکیڈمی سے ڈگری حاصل کی۔ اور فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔ آپ ۱۹۵۲ء میں
فوج سے فراغت حاصل کر کے پاکستان انٹریٹل ڈویلپمنٹ کارپوریشن میں ملازم ہو گئے
بعد ازاں استعفاء دے دید آپ نے واپس اپنی بی بی جیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر کی حیثیت سے
کام کیا ہے۔ لیکن ۱۹۶۰ء میں آپ استعفیٰ ہو گئے۔ جمہوریت کارپورار، ہری پور تحصیل کے
زرعی ترقی اور ضلع ہزارہ میں صنعتیں قائم کرنا آپ کے منشور میں شامل ہے۔ آپ ۱۹۶۰ء
میں ضلع ہزارہ کے حلقہ نمبر ۳۲ سے مغربی پاکستان کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

خان عبدالرحمن خان ترین دیش

آپ موضع دیش تحصیل ہری پور کے قبیلہ تری
کے سرکردہ اور محرز گھرانے کے رکن ہیں۔

کافی عرصہ کابل (افغانستان) میں بطور سفیر متعین رہے۔ آج کل ہونی میں پاکستانی سفیر ہیں
آپ کے صاحبزادہ کا نام ہمایون رحمن ہے۔

خان خواجہ محمد خان ترین دیش

آپ جون ۱۹۱۶ء کو درویش تحصیل ہری پور
ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ میرٹھ تک تعلیم

حاصل کی۔ آپ نے برما تک سیاحت کی۔ ۱۹۵۱ء میں بغیر پارٹی ٹکٹ کے آزاد امیدوار
منتخب ہوئے۔ فنانس منسٹر کے پارلیمنٹری سیکرٹری بھی رہے۔

یونین کونسل درویش کے گزشتہ پنج سالہ میں چیرمین منتخب ہوئے۔ اس مرتبہ چیرمین بننا مناسب نہ سمجھا۔ اور ان کے فرزند اختر نواز افغان کو ان کی خواہش پر منتخب کیا گیا۔ آپ درویش کے سرگز گھرانے کے فرد ہیں۔

محمد اسین خان ترین آپ ۱۹۶۶ء میں ہری پور ٹاؤن کمیٹی کے بلا متقابلہ چیرمین منتخب ہوئے۔

عبد المجید خان ترین آپ ۱۹۶۶ء میں یونین کونسل تلور کے چیرمین بنے۔

محمد اشرف خان ترین گورنمنٹ کسٹریکٹر اور ڈرائیو پورٹ کے کاروبار میں خوب نام پیدا کیا صاحب ثروت ہونے کے ساتھ ساتھ آپ سماجی کارکن بھی ہیں۔

کیٹن نجیب خان ترین اسلامیہ کالج پشاور میں تعلیم حاصل کی۔ آری میر سے بھرتی ہو گئے ۱۹۶۶ء میں تحصیل ہری پور کے ایس۔ ۲۶ چیرمینوں نے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلاتے ہوئے ان پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ ان کی کوششوں کے نتیجے کے طور پر تحصیل ہری پور کی ۴ نشستوں سے ہزارہ ڈسٹرکٹ کونسل کے تمام امیدوار بلا متقابلہ منتخب ہو گئے۔

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. College Swat

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا
وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتَمُّكُمْ

تعارف پھلی

وجہ تسمیہ پھلی

قبائل سواتی بسپتی سید جلال بابا سترھویں صدی کے اخیر اور اٹھارویں صدی کے شروع
میں ترکوں پر حملہ آور ہوئے۔ ترک مغلوب ہو گئے اور علاقہ پر سواتی قبائل کا قبضہ ہو گیا۔ لکھا ہے
کہ ان کے بادشاہ کا نام پھلی تھا۔ جس کی وجہ سے پھلی علاقہ مشہور ہوا۔

The invasion of Fakhli by the Swathis in a succession of
inroads during the seventeenth century. They came from Swat
the country on Swat river north east of Peshawar, being
driven out by pressure from the Pathan tribes. Shortly before
their eviction their Sovereign was one Sultan Pakhals
of the dynasty of the Jahangiri Sultans, from whom the
name of Fakhli is derived. The latest inroad was
probably early in the eighteenth century, and was led
by a Saiad named Jalal Baba, whose tomb is in the
Bhogarmong Valley. The Turks were dispossessed, and
the Swathis established themselves in the northern portion
of the Hazara District and in the hill country adjoining
to the west. &c

لے۔ تاریخ صوبہ سرحدی پشاور صفحہ نمبر ۱۵۹۔

(Gazetteer Hazara Distt. by Watson Page 122)

حدود پکھلی

موجودہ دور میں ضلع ہزارہ کی تحصیل ماسہرہ کا وہ علاقہ پکھلی سے موسوم ہے جو ندی سرحد کے دونوں طرف واقع ہے اور اسی ندی سے سیراب ہوتا ہے یعنی شکیاری سے خاکی تک کا علاقہ پکھلی ہے

مقبوبہ کابل - سرکاپلی دراز سی و پنج کوہ دینا بیت و پنج خاور روہ کشمیر شمالی کوتور جنوبی بنگا و اس گگر یا اختر سواتک بنارس صاحبقرانی چندے رابیا سبانی گذاشتہ بودند امروز از نژاد آں بگوہستان او ہموار برف بارد و بدشت گاہ گاہ سرما از گما افزوں و ریزش آب ہند آسمان از سد دریائش برگیرند کش گنگ بہت سندہ زبان ایں دیار نہ کشمیر ماند و نہ بہند وستان و نہ بزاہستان خود و جو بیشتر شود و زرد و آلود شفا و دچار مغز خود رو با شد و میوہ کشتن رسم نبود جانور شکار ہی واسپ و شتر و گاومیش میماند بر دغروس خزان و بیشتر مر زبان ایں جا کشمیر نیا پیشگر کردی لہ

The Servatis emigrated to the Kingdom of Pakhli, which lies between the dominion of the Yusafzais and Kachmir, where they reside upto the present day.

لہ آئین اکبری جلد دوم صفحہ نمبر ۱۸۶

Cunningham Punjab Gazetteer Page 73. and Wace Hazara Gazetteer Page 87.

تعارف قبیلہ سواتی افغان

قبیلہ سواتی کا نام بھی دیگر افغان قبائل کے مطابق مختلف زبانوں کے لحاظ سے تھوڑے فرق کے ساتھ لکھا پڑھا اور بولا جاتا ہے یعنی ترکی و عربی میں سوادے فارسی میں سواتی۔ پشتو میں سواتی۔

انگریزی اور دو میں سواتی اور ہندکو پنجابی زبان میں سواتی لکھا اور بولا جاتا ہے۔
The Swath is:- strictly speaking, the name should be spelled Swat (in Pushtu 'Swatani'); but contact with Hindki speaking tribes has led to the pronunciation of an aspirate after the 't', and the common way of spelling is as in the text.

افغانوں کا ایک گروہ وادی خج سے نکل کر بدیل و زابل سے درہ میدان پجور میں آ کر سکونت فرمایا اور آہستہ آہستہ ملحقہ کوہستان پر قابض ہو گیا۔ ان کا رہنما اپنی صوت یعنی بلند آوازی کی وجہ سے صوت مشہور ہو کر افغانوں کا یہ گروہ افغانی مشہور ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا لباس سواد یعنی سیاہ تھا اس طرح یہ گروہ سوادے کہلانے لگا۔

سمراع است کہ بعد از رحلت سلطان محمود غزنوی اور مملکت سواد نزارع بدے کردند کہ جب اکبر عظیم و محاربہ ایم در میان ایشان افتاد چون اخبار جنگ و جدل ایشان بمادر ایشان رسیدہ و کیلیت احوال دریافت نمود۔ اس عزیزہ در حق مملکت دعا و بدر کہ اللہ تعالیٰ ایہ ولایت را در سال ہائے بسیار برقرار و آرام ندارد و اس مملکت را صوت نامیدہ یعنی غوغا کردہ شدہ ہم اندازی است کہ دریں دیار انواع واقعات و احوال حادثات پیدا میگردد۔

(Gazetteer of the Hazara District 1907 by Watson page 26)

کے چار مقالہ طالع خانمیر و آثار سموات و آلائی

تذکرۃ الاباء و الاشرار صفحہ نمبر ۱۰۷

ABDUR RAHIM SWATI

سید جونی
سے خاکی تک

شمالی کتور
اشتبہ بودند
افزود دریش
شمیر ماند و نہ
خود و باشہ
ان و بیشتر مر

The
Pakhtu
Yusaf
the pr

ق
Ha

زبان

اکثریت کی مادری زبان پشتو ہے کچھ پشتو زبان کے علاوہ ہند کو اور پنجابی زبان بولتے ہیں۔

زبان میں قوم یہ افغانی سلطانی پشتو پښتو مشہور است۔ و در عہد سلطانی پیدا شدہ است۔

پشتو زبان کی زبان سے ملتی ہے جو قدیم فارسی زبان ہے یورپین مؤرخین خراسان نورمان وغیرہ بھی اس رائے کی تائید کرتے ہیں کہ خراسان و افغانستان میں آکر بسنے والے بنی اسرائیل قبائل نے اس ملک کی قدیم بولی پشتو اپنی بنالی۔

تفصیل شمار مطابق مردم شماری ۱۹۵۱ء

علاقہ	تعداد شمار کردہ	تعداد پشتو بولناظ گفتگو	تعداد پشتو مادری زبان
ضلع ہزارہ	۸۵۵۹۳۹	۳۸۵۲۸۸	۱۴۹۲۸۸
قبائل ہزارہ	۳۳۱۸۸	۲۹۶۵۲	۲۸۷۶۱

ضلع ہزارہ میں صرف قبائل سواتی تحصیل مانسہرہ اور مشوانی علاقہ سری کوت پشتو بولتے ہیں۔

۱۔ خورشید جہان صفحہ نمبر ۵۳

۲۔ بنی اسرائیل۔ سید عبد الجبار شاہ صفحہ نمبر ۸-۱۰

مردم شمہ

سن

علاقہ

تحصیل مانسہرہ

ریاست ہب

تحصیل مانسہرہ

تحصیل ہری پور

ضلع ہزارہ

ضلع پشاور

ضلع کٹ

ضلع علاقہ قبائل

کل تعداد

علاقہ قبائل ہزارہ

کل تعداد

انڈیا

۲۹۳۸۱۶

افغان ریاست

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. P. G. Jahanzeb Swat

مردم شماری

تفصیل شمار قبیله سواتی مطابق مردم شماری

۱۹۶۱	۱۹۵۱	۱۹۴۱	۱۹۳۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۸	سن	علاقه
تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد
.	۳۳۲۳۳	۳۸۴۱۲	۳۸۴۱۲	تخیل پانسر
.	۱۲۱	.	.	ریاست آب
.	۱۰۲۲	.	.	تخیل آب باد
.	۲۱۱۲	.	.	تخیل پری فود
.	۳۲۹۸۹	.	.	خلع هزاره
.	خلع پشاور
۱۹۴۹	ملاکت
۱۰۰۵۶	مختصه علاقہ قبائل هزاره
۴۰۰۰	کل تعداد ۳۳۱۸۸ شمار کرده
۳۰۰۰	علاقہ قبائل هزاره آشکار
۷۵۴۷۹	کل تعداد
۱۵۵۲۲۲	اندر
									۲۹۳۸۱۶
									افغان ریا سوات

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. P. G. Tahanzeb College Swat

تفصیل مردم شماری

سن	۱۸۶۸	۱۹۰۱	۱۹۱۱	۱۹۲۱	۱۹۳۱	۱۹۴۱	۱۹۵۱	رتبه
علاقه	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	مردم
خواجه	۱۱۵۲۳۶	۰	۱۹۶۷۱۲	۲۰۰۸۷۹	۲۰۸۶۹۰	۲۲۳۲۰۲	۲۵۷۹۲۸	۱۳۲۸
ایب باد	۰	۰	۲۲۱۰۵۲	۲۲۲۰۲۲	۱۵۳۷۷۹	۲۰۸۵۱۸	۲۳۷۳۲۲	۶۹۲
پری پور	۰	۰	۱۵۷۷۰۵	۱۶۱۹۸۱	۱۶۹۷۲۵	۱۷۷۸۵۲	۲۰۲۵۳۷	۶۶۲
سیا آب	۰	۰	۲۶۱۲	۲۱۷۵۲	۳۱۲۹۹	۳۷۱۱۶	۴۸۶۵۶	۲۰۳
چتر	۰	۰	۷۲۴۷	۵۷۰۱	۶۶۲۵	۸۷۳۹	۸۷۰۹	۳۵
ن.ا.و.و	۲۰۹	۰	۷۳۸۲	۷۶۰۳	۷۲۵۷	۷۹۸۸	۵۷۰۲	۱
مانهر	۰	۰	۰	۰	۵۷۸۰	۱۰۲۱۷	۶۵۱۲	۲
ایب باد	۲۳۹۵	۰	۰	۵۳۶۰	۷۶۳۸	۱۳۵۵۸	۱۲۶۵۲	۲
ایب باد	۲۳۶۹	۰	۷۵۰۳	۸۲۶۰	۸۵۲۷	۱۳۸۶۲	۱۲۱۶۳	۵
ن.ا.و.و	۲۱۱۲	۰	۲۶۶۱	۵۰۹۰	۵۱۳۰	۶۲۱۲	۵۶۶۸	۱
پری پور	۵۵۷۸	۰	۶۱۹۳	۷۸۸۹	۷۶۵۲	۹۳۲۲	۸۰۶۵	۱
کوٹلی	۰	۰	۰	۰	۰	۵۳۱۵	۲۷۵۵	۸
خلع هزار	۲۲۲۵۰۵	۵۶۲۸۸	۶۰۲۶۸	۶۲۲۲۲۹	۶۲۲۲۲۹	۷۶۲۲۲۹	۷۶۲۲۲۹	۳۰۳۰
قبا	۰	۰	۰	۹۸۳۰۲	۱۲۶۶۵۶	۱۲۶۶۵۶	۱۲۶۶۵۶	۲۲۱۲
خلع هزار	۰	۰	۰	۳۸۳۹۳	۳۸۳۹۳	۳۸۳۹۳	۳۸۳۹۳	۱۰۹۹
خلع هزار	۰	۰	۰	۸۵۶۶۱۶	۵۷۶۶۸۳	۷۱۷۲۲۸	۸۵۶۶۱۶	۱۵۲۸
خلع هزار	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۶۹۲
خلع هزار	۰	۰	۰	۲۵۰۰۸۶	۲۲۶۷۲۲	۲۷۰۳۰۱	۲۶۵۹۲۰	۱۶۹۶
خلع هزار	۲۲۶۸۳۳	۲۵۶۱۲۰	۲۶۰۷۶۷	۲۶۰۷۶۷	۲۶۰۷۶۷	۲۶۰۷۶۷	۲۶۰۷۶۷	۲۶۹۲

مذہب، رسوم و عادات

تنبیہ سواتی اہل سنت و الجماعت حنفی المذہب ہیں۔ پیر فقیر اور زیارت کو بیت عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اولیاء اللہ سے بہت عقیدت رکھتے ہیں

پسپون تول سنی مذہب دے پکے نشترہ رافضی

ول پیر پہ خداے گنہری نوکہ پہ دادی نو بدو دی

(خوشحال خان خٹک)

"Swatis are all Suni Mohammadans and are very biglotted. Their customs are the same as those of the Pathans. (Ommaney Bellew, Mac Grager)."

(Central Asia Pt. I. Vol. III. Mac Grager 1873. Page 159)

"The Swatis are all Musalmans of the Sunni sect. (Punjab castes, Denzil Ibbetson Page 96)

"The Swathis are the severe of warlike, deceitful, grasping and lazy. Swathis deceit (chal) is a proverb in the country. The following fable which is told of the Swathis, I believe, has its counterpart in the legends of other countries, those of Europe not excepted. A Swathi and the devil, having entered into partnership in the cultivation of a field fell out as to the manner in which the produce should be divided, at length it was agreed that the Swathi should have whatever grew above ground, and the devil whatever grew below ground."

رقم	۲۱۹
۲۵۴۹۱	۲۵۴۹۱
۲۳۴۲۲	۲۳۴۲۲
۲۰۳۵۱	۲۰۳۵۱
۲۰۳	۲۰۳
۳۵	۳۵
۱	۱
۲	۲
۲	۲
۵	۵
۱	۱
۱	۱
۳۰۳۰	۳۰۳۰
۲۲۱۲	۲۲۱۲
۱۰۹۹	۱۰۹۹
۱۰۹۸	۱۰۹۸
۲۲۹۲	۲۲۹۲
۱۲۹۲	۱۲۹۲
۲۲۹۲	۲۲۹۲

The Swathi there on owed the fields with maize. This resulted in a warm renewal of the dispute his desire to be honest, liberally offered the reverse the agreement for the next harvest. The devil excepting this settlement as fair, the Swathi forthwith proceeded to cultivate carrots. The devil ---- himself cultivated a second time, retired from farther com.... agriculture."

(Punjab Gazetteer Hazara Distt. Cunningham page 72)

"The Swathis are miserable lot, both as regards their courage and their physique. They appear to have all the view of Pathan rankly luxuriant, and so with them, cold blooded murder and grinding avarice are to them the salt of life, though of course those in our district can only indulge the first taste at the risk of unpleasant consequences. They certainly have not any of the courage of the Pathan, and the blood, frank manner of the latter is replaced with them by the hang-dog look of a whipper-cur."

(Central Asia Pt. I. Vol. III. Mac Grager. Page 159)

ABDUR RAHIM

Swat

سپ و
قبیلہ سو
نی اسرائیل
نب کی تذکرہ
مرحہ تقصیب
ار زک
۲-۲
۳-۳
۴-۴
۵-۵
۶-۶
۷-۷
۸-۸
۹-۹
۱۰-۱۰
۱۱-۱۱
۱۲-۱۲
۱۳-۱۳
۱۴-۱۴
۱۵-۱۵
۱۶-۱۶
۱۷-۱۷
۱۸-۱۸
۱۹-۱۹
۲۰-۲۰
۲۱-۲۱
۲۲-۲۲
۲۳-۲۳
۲۴-۲۴
۲۵-۲۵
۲۶-۲۶
۲۷-۲۷
۲۸-۲۸
۲۹-۲۹
۳۰-۳۰
۳۱-۳۱
۳۲-۳۲
۳۳-۳۳
۳۴-۳۴
۳۵-۳۵
۳۶-۳۶
۳۷-۳۷
۳۸-۳۸
۳۹-۳۹
۴۰-۴۰
۴۱-۴۱
۴۲-۴۲
۴۳-۴۳
۴۴-۴۴
۴۵-۴۵
۴۶-۴۶
۴۷-۴۷
۴۸-۴۸
۴۹-۴۹
۵۰-۵۰
۵۱-۵۱
۵۲-۵۲
۵۳-۵۳
۵۴-۵۴
۵۵-۵۵
۵۶-۵۶
۵۷-۵۷
۵۸-۵۸
۵۹-۵۹
۶۰-۶۰
۶۱-۶۱
۶۲-۶۲
۶۳-۶۳
۶۴-۶۴
۶۵-۶۵
۶۶-۶۶
۶۷-۶۷
۶۸-۶۸
۶۹-۶۹
۷۰-۷۰
۷۱-۷۱
۷۲-۷۲
۷۳-۷۳
۷۴-۷۴
۷۵-۷۵
۷۶-۷۶
۷۷-۷۷
۷۸-۷۸
۷۹-۷۹
۸۰-۸۰
۸۱-۸۱
۸۲-۸۲
۸۳-۸۳
۸۴-۸۴
۸۵-۸۵
۸۶-۸۶
۸۷-۸۷
۸۸-۸۸
۸۹-۸۹
۹۰-۹۰
۹۱-۹۱
۹۲-۹۲
۹۳-۹۳
۹۴-۹۴
۹۵-۹۵
۹۶-۹۶
۹۷-۹۷
۹۸-۹۸
۹۹-۹۹
۱۰۰-۱۰۰

حب و نسب

قبیلہ سواتی۔ افغان۔ بنی اسرائیل۔ سامی نسل ہے ایشیائی موغلیں ۱۲۰۰ سال تک افغانوں کو
بنی اسرائیل تسلیم کرتے رہے ہیں لیکن بعد میں مغلیہ سلطنت کے خوشامدی مورخوں نے افغانی
نسب کی تزییل کی ہے بلکہ چند خوشامدی شعراء نے بھی افغانی نسب کی ذلت بیانی میں اس
شرح نصیب اور عداوت کا اظہار کیا ہے

از رنگ عجب عجب در را غاں غاں گرفتند

ازین رو نام خود افغان گرفتند

۲۔ پسیدم از غلاب کہ مگر خانہ ات کجاست

آپے کشید و گفت کہ افغان خراب کرد

۳۔ حقیقت از بس چہ پُرسی

خوے خزانہ گُرسی بہ گُرسی ہے

۴۔ پسیدم از غرابی گلشن ز غلابان

خوے کشید و گفت کہ افغان خراب کرد

۵۔ شامت اعمال سے افغان حاکم ہو گئے

آئے وہ اور طالع بیدار اپنے سو گئے ہے

۶۔ اگر قط الرجال افتد بہ سے کس انس کم گیری

یکے افغان دگر کیوں سوم بد ذات

۷۔ افغان کینہ نے خیزد ز کینہہ جملہ و بازی

ز نے خیزد بجز متو و تدمیری ہے

۸۔ سوانحیات حکمران ریاست سوات صفحہ ۷۵

۹۔ نور شید جہان صفحہ ۷۵

۱۰۔ کل تاریخ کشمیر حصہ سوم محمد دین نون صفحہ ۷۵

۱۱۔ ایک کشمیری شاعر علامہ صالح بنزدہ عمل صالح شاہ جہان نامہ

مشہور پشتو شاعر خوشحال خان خٹک اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کرتے ہیں۔
 قورانی خود جہال دی د پڑ خاش
 دروغتون سو کند خوارا ہمتان تراش
 ایرانی د آشنائی او د و نادہ
 دخلقت د موت د دی معاش
 پنبندانہ د بد نیتی و خصومت دی
 پہ حیا پہ شجاعت و کمرہ شاش
 کہ بلوچ کہ هزارہ و اورو چوکین دی
 نہ دین نہ مذهب سترے فاش
 کہ ہندی دی کہ سندھی دی خٹے تودشہ
 نہ حیانہ نہ وفانہ نان و آش
 کشمیری کہ ترکہ بنجے واپہ ہیخ دی
 دمردی و رخنہ نشہ ہیخ قباش
 د آدم لہ نسلہ نہ دھی گورہ خہ دی
 دواہ درک شہ یو آربک بل قزلباش
 لغمانی بنگش سواتی تیواھی داسہ
 موتہ متہر لو بیا چنرہ دی خٹہ ماش
 ہر حال دستہ بنکارہ دے دوگرہ
 د خوشحال خٹک پہ پوہہ کورہ شاباش

مورخین نے قبیلہ سواتی افغان کو بھی افغان - چٹان - بنی قیس - بنی عیس - یوسف زئی
 راتری زئی - سرواتی - درانی - قریشی - ولانہ - اکہ - تاجک - قبطی - یونانی اور ہندی الاصل

۱۔ سامی جملہ پشتو پٹان و یوزبک و سی جوری ۱۹۵۵ء صفحہ نمبر ۳۵ جلد ۱ - شاہ ۲ - ۲

کرتے ہیں۔
 دے کر مجھول النسب ظاہر کیا ہے۔
 لیکن یہ مسئلہ بہت ہی عمیق اور قابل تحقیق ہے۔ کہ اگر ذرا گہرائی سے کسی قوم و
 تاریخ کی تاریخ و نسب نامہ پر نظر ڈالی جائے۔ اور مورخین کی اختلاف رائے کو دیکھا جائے
 ہر ایک قوم و قبیلہ کو مجھول النسب قرار دینا پڑیگا۔

قبیلہ سواتی افغان جو آج تعداد میں کئی لاکھ ہے قبل سوہویں صدی کے متواتر ۵۰
 سو سال تک سوات کے وسیع علاقے پر قابض۔ مالک اور خود مختار حکمران رہا
 ہے۔ سوہویں صدی سے آج تک ضلع ہزارہ اور قبائلی علاقہ ضلع ہزارہ کے ایک
 وسیع علاقہ تحصیل کشمیرہ۔ ٹکری۔ نندھیٹ۔ پل۔ الائی۔ ٹاکوٹ۔ ماور۔ دشتی کے
 ہزاروں مربع میل رقبہ پر قابض۔ مالک اور آباد رہا ہے اور اکثر حصہ پر آج تک
 خود مختار ہے۔

یعنی کم و بیش ایک ہزار سال سے جو قبیلہ و قوم بطور فاتح ایک بڑے وسیع
 اور اہم سرحدی علاقہ پر قابض۔ مالک اور خود مختار ہو۔ مجھول النسب نہیں ہو سکتی
 قبیلہ سواتی افغان کی قدیمی اور قومی روایت، ان کے مقبوضہ علاقہ کا محل وقوع
 و ہر طرف سے مسئلہ بہادر اور جنگ جو قبائلی افغانوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس امر
 کی واضح حقیقت و دلیل ہے کہ فاتح قبیلہ سواتی "افغان بنی اسرائیل" ہے۔

پس قدیم سواتی جو ضلع ہزارہ کے شمالی حصہ اور طوقہ یاغستان میں اب تک
 سکونت پذیر ہیں۔ وہ سب افغان اور اسرائیلی نسل سے ہیں۔ ان کے چہرے۔ شکلیں
 عادات۔ اطوار۔ رواجات۔ تمدن۔ اور روایات افغانوں کے مانند ہیں۔ اپنے قبائل کو
 اپنے آبا و اجداد کے ناموں کی طرف منسوب کرنا افغانوں کے ماننے ہے افغان آبا کے
 نام کی طرف نسبت خیل۔ آل۔ زئی۔ اور یائے نسبتی کے لفظ سے کرتے ہیں جیسے
 یوسف زئی۔ حسن زئی۔ مداخل۔ ترکلانی۔ خلیل وغیرہ۔ اسی طرح سے سواتی بھی اپنے
 قبائل کی نسبت آبا کے نام کی طرف خیل۔ آل۔ زئی۔ اور یائے نسبتی سے کرتے ہیں مثلاً
 خان خیل۔ بخابت خیل۔ جہانگیری۔ سوخی۔ نکال ارغشال۔ دودال نیز آل کا لفظ اور ہزار

فصوص عربی و عبرانی ہے۔ جیسے آل ابراہیم۔ آل یعقوب

نسب نامہ آدم تا افغان

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کا بیٹا۔ ۲۔ شیت علیہ السلام کا بیٹا۔ ۳۔ اوش کا بیٹا۔ ۴۔ قینان (قینن۔ قانش) کا بیٹا۔ ۵۔ ہیلایل (عملل ایل) کا بیٹا۔ ۶۔ یارد (یرور۔ یارد۔ یورد) کا بیٹا۔ ۷۔ ائوخ (اخوخ۔ خوک۔ ادیس علیہ السلام) کا بیٹا۔ ۸۔ متوشلح کا بیٹا۔ ۹۔ لائخ (لمک۔ لامک) کا بیٹا۔ ۱۰۔ نوح علیہ السلام کے تین بیٹے۔ ۱۱۔ سام۔ یافث اور حام

بنو سام۔ سام کا بیٹا۔ ۱۲۔ ارخشد (ارفسد) کا بیٹا۔ ۱۳۔ شالخ (سالح) کا بیٹا۔ ۱۴۔ عابر (عبر۔ عنبر) کا بیٹا۔ ۱۵۔ تلخ (فالخ۔ قالح) کا بیٹا۔ ۱۶۔ رعو (ارغو) کا بیٹا۔ ۱۷۔ ساروخ (سورخ۔ ساروخ۔ شاروخ) کا بیٹا۔ ۱۸۔ ناحور (نور) کا بیٹا۔ ۱۹۔ تارخ (آذر) کا بیٹا۔ ۲۰۔ ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے۔ ۲۱۔ اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اسحاق علیہ السلام کے دو بیٹے۔ ۲۲۔ عیسیٰ (عیصو۔ عیسو) اور یعقوب علیہ السلام۔ اسرائیل بنی اسرائیل۔ یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے۔ ۲۳۔ روبن (رویل)۔ شمعون۔ لاوی۔ یہوداہ۔ اشکار (سیاغر)۔ زبولون۔ یوسف۔ بنیمین (بنیامین) دان۔ نعتالی۔ کاذ (جد)۔ آشر (اشار)

بنیمین کا بیٹا۔ ۲۴۔ افیح (افیاخ۔ افیق) کا بیٹا۔ ۲۵۔ یکور (بجورت) کا بیٹا۔ ۲۶۔ صرور (صارور۔ سرور) کا بیٹا۔ ۲۷۔ ابی ایل (افیل۔ یواسیل) کا بیٹا۔ ۲۸۔ تیس کا بیٹا۔ ۲۹۔ ساؤل (شاؤل۔ طاوت) موجود درستی قوم کا بیٹا۔ ۳۰۔ ارمیا کا بیٹا۔ ۳۱۔ افقہ۔ بنی افغان

۱۔ بنی اسرائیل یا ملت افغانیہ منقرعہ ۳۱۔ ۲۔ نسب نامہ۔ ۳۱۔ باقی ۲۱ کے حاشیہ پر

ABDUR RAHIM SWATI Assistant

Shahif Swat

بنی افغان

۵+

۱۔ افغہ (افغان) موجود در سلسلہ ق۔ م۔ کا بیٹا۔ ۲۔ مسلم کا بیٹا۔ ۳۔ مندول کا بیٹا۔
 ۴۔ ارزند کا بیٹا۔ ۵۔ تاریخ کا بیٹا۔ ۶۔ عاقل (عائیل۔ عامل) کا بیٹا۔ ۷۔ لیوی (لوی) کا بیٹا۔
 ۸۔ جلال (طلل) کا بیٹا۔ ۹۔ صلیب کا بیٹا۔ ۱۰۔ الی (ایلاہ) کا بیٹا۔ ۱۱۔ شہرور کا بیٹا۔
 ۱۲۔ ناری کا بیٹا۔ ۱۳۔ شموئیل کا بیٹا۔ ۱۴۔ علیم کا بیٹا۔ ۱۵۔ قیس کا بیٹا۔ ۱۶۔ منہال (مہال)
 کا بیٹا۔ ۱۷۔ از حدیقہ (حدیقہ) کا بیٹا۔ ۱۸۔ عمال کا بیٹا۔ ۱۹۔ کرم کا بیٹا۔ ۲۰۔ قبول کا بیٹا۔
 ۲۱۔ عسیم (اکسیم۔ عثم۔ عظیم) کا بیٹا۔ ۲۲۔ قارود (قاروج) کا بیٹا۔ ۲۳۔ صلاح کا بیٹا۔
 ۲۴۔ سلم کا بیٹا۔ ۲۵۔ ببول کا بیٹا۔ ۲۶۔ عین کا بیٹا۔ ۲۷۔ زمان کا بیٹا۔ ۲۸۔ سکند کے بیٹے
 ۲۹۔ جندز اور سلطان شمس (شمس) جد اعلیٰ قوم سواتی۔ ۳۰۔ جندز کا بیٹا۔ ۳۱۔
 مرو کا بیٹا۔ ۳۲۔ نعیم کا بیٹا۔ ۳۳۔ عقبہ کا بیٹا۔ ۳۴۔ رسول کا بیٹا۔ ۳۵۔ عیس (عیس) کا
 بیٹا۔ ۳۶۔ قیس عبدالرشید پٹھان عمر ۸۷ سال وفات در ۶۵۷ھ

سلطان شمس کی اولاد سے۔ ۳۷۔ سلطان جبار کا بیٹا۔ ۳۸۔ سلطان جلی کا بیٹا۔
 ۳۹۔ سلطان یندو کا بیٹا۔ ۴۰۔ سلطان محسن (سلطان) بخ جد اعلیٰ قبیلہ سواتی کے
 بیٹے۔ ۴۱۔ سلطان بہرام پاپیتی اور سلطان نگہل۔ سلطان بہرام کا بیٹا۔ ۴۲۔ سلطان

۴۳۔ مرآۃ الانساب صفحات ۱۹۶ تا ۱۹۹۔ بنیامین اور شیخ کے درمیان نیم نام بھی دیا گیا ہے۔
 ۴۴۔ نسب نامہ ۲۹۷۔ بانیل کتاب مقدس پیدائش ۱۹۰۷ء۔ ۴۵۔ شموئیل ۲۶۶ء۔ ۴۶۔ تاریخ ۳۹۳ء۔
 ۴۷۔ ۳۹۸ء۔ ۴۰۱ء۔ ۴۰۴ء

۴۸۔ نسب نامہ ۲۳۱۔ اسلام کی دسویں کتاب۔ حیم بخش ۱۵۰۔ ۱۹۔ ۲۳۔ ۲۵۔
 ۴۹۔ نسب نامہ ۲۲۷ تا ۲۲۸۔ سنگت تاریخ پشاور ص ۱۰۰۔ نسب نامہ ۲۲۳ تا ۲۲۴ کی جگہ۔ عرب علیہ السلام اور
 قیس کے درمیان پردہ۔ اسرع۔ اخوع۔ جہلب۔ قالح نام دیئے گئے ہیں۔

۵۰۔ نسب نامہ ۲۲۱ تا ۲۲۲۔ خورشید جہاں شیر محمد خان ۶۲۔ ۱۷۸۰ء۔ ۱۷۸۵ء۔ ابی ایل اوقیس کے درمیان نیز نام بھی دیا گیا ہے

Saidu Sharif Swat

عام کا بیٹا۔

کا بیٹا۔ ۶۔ یار

کا بیٹ

تین بیٹے

ساح) کا بیٹا

۷۔ ساروخ

آؤں) کا بیٹ

السلام

م۔ اسرائیل

ویل۔ شموئیل

مین (بنیامین)

بنورت) کا بیٹا

کا بیٹ

کا بیٹ

حاشیہ پر)

نسب نامہ قوم سواتی افغان

۳۱ سلطان بکر	۱۱ اسحاق علیہ السلام	حضرت آدم علیہ السلام
۳۲ سلطان پندو	۱۲ قیوٹ علیہ السلام	حضرت نوح علیہ السلام
۳۳ سلطان کچکان (سلطان پنج)	۱۳ شمش	حضرت ابراہیم علیہ السلام
۳۴ سلطان بہرام و سلطان نیکل	۱۴ عظیم	حضرت اسماعیل علیہ السلام
۳۵ سلطان تومنا	۱۵ قیس	حضرت یوسف علیہ السلام
۳۶ سلطان خواجہ	۱۶ منہال	حضرت موسیٰ علیہ السلام
۳۷ سلطان قران	۱۷ حدیقہ	حضرت داؤد علیہ السلام
۳۸ ملک بابو	۱۸ عمال	حضرت سلیمان علیہ السلام
۳۹ ملک داد و پائے	۱۹ کرم	حضرت حزقیل علیہ السلام
۴۰ بہر ناز و خان	۲۰ فہول	حضرت یونس علیہ السلام
	۲۱ افغندہ بی افغان	حضرت عیسیٰ علیہ السلام
	۲۲ قارود	حضرت یحییٰ علیہ السلام
	۲۳ صلاح	حضرت یونس علیہ السلام
	۲۴ سلم	حضرت یونس علیہ السلام
	۲۵ پھول	حضرت یونس علیہ السلام
	۲۶ عین	حضرت یونس علیہ السلام
	۲۷ نمان	حضرت یونس علیہ السلام
	۲۸ سکند	حضرت یونس علیہ السلام
	۲۹ سلطان شمس جہاں سواتی	حضرت یونس علیہ السلام
	۳۰ سلطان جہاں	حضرت یونس علیہ السلام
	۳۱ سلطان بکر	حضرت یونس علیہ السلام

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

کتاب کا بیانیہ
خون درونہ

درویزہ

قبیلہ سواتی کے جملہ انساب کا متفقہ طور پر واحد ماخذ کتاب تذکرۃ الابرار والاشرار
محققہ اخون درویش ہے جس میں صفحہ نمبر ۱۱۳ و ۱۱۴ پر نسب نامہ مطابق اصل اس
طرح درج ہے :-

”نازو خان بن ملک داود پائے بن ملک بابو بن سلطان قرانی بن
سلطان خواجہ بن سلطان تومن بن سلطان بہرام پاپینی بن سلطان کجانی
بن سلطان ہندو بن سلطان جرس بن سلطان جہار سماع است کہ سلطان
جہار ازاولا سلطان شموس است و سلطان شموس پسرے بود از پسران
سلطان سکندر ذوالقرنین۔ ایں مردم یوسف نے اند“

تبصرہ :- یہ سلطان سکندر ذوالقرنین دراصل سکندر بن زمان از نسل بنی افغان ہے جس
کا مکمل نسب نامہ صفحہ نمبر ۲۱ و ۲۳ پر درج ہو چکا ہے۔

سلطان سکندر ذوالقرنین اور بھی گزرے ہیں۔ ایک سلطان سکندر ذوالقرنین
کا ذکر کلام پاک میں بھی آیا ہے جس پر محققین نے وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے
کچھ مؤرخین نے غلطی میں پڑ کر سکندر ذوالقرنین کو سکندر اعظم یونانی بتایا ہے
حالانکہ سکندر اعظم ملوک یونان کے پہلے بادشاہ فیلقوس کا بیٹا تھا۔ دارا کی لڑکی
سے بیاہ کیا۔ معلم اور سطاطیس حکیم تھا۔ ۳۳۰ ق م میں دریائے سندھ عبور کر
کے ہندوستان میں داخل ہوا۔ وفات ۳۲۳ ق م ہے۔ اس کا ایک بیٹا عابد
تھا۔ نسب نامہ سکندر اعظم درج ذیل ہے :-

۱۔ اسکندر اعظم بن فیلقوس بن مصر بن ہرمز بن ہردوس بن منصور بن روی
بن لیط بن یونان بن یافت بن نوخ لے
۲۔ اسکندر اعظم بن فیلیش بن بطیروس بن ہرس بن ہردوس بن منصور بن روی بن
بطین بن یونان بن یافت بن نوخ لے

۳۔ اسلام کی دینی کتاب رحیم بخش صوفی لکھ ۱۰۰۰ مرآۃ الانساب صفحہ ۱۳۱ و جامع التواریخ صفحہ ۱۳۱

د والا شرار
صل اس
بن
کجائی
سلطان
پیران

ی ہے جس
والقترین
توئی ڈالی ہے
ایا ہے
را کی ڈکی
د عبور کر
بیٹا عابد

روی
ی بن

پس قبیلہ سواتی جس سکندر ذوالقرن کی نسل سے ہے۔ وہ بنی افغان تھا جو مؤرخین
قبیلہ سواتی کو سکندر اعظم یونانی کی نسل سے بتاتے ہیں۔ وہ بڑی بھول میں ہیں۔
انہوں نے تحقیق و تجسس سے کام نہیں لیا۔ بلکہ قبیلہ سواتی کے جد اعلیٰ سلطان سکندر
ذوالقرنین کا نام سنتے ہی سکندر اعظم یونانی کی طرف بیک جنبش قلم منسوب کر دیا۔
نسب نامہ قبیلہ سواتی پر اولیں واحد مطبوعہ کتابچہ موسوم بہ "شجرہ نسب اقوام افغانہ"
بی بی ریل المعروف معارف جواہری ۱۹۳۶ء کے صفحات ۶۵ پر مصنف جواہر خان
نے قبیلہ سواتی کو سلطان شمس کی اولاد اور افغانہ بنی اسرائیل تحریر و تسلیم کیا ہے لیکن
سلطان شمس سے اوپر افغان اور بنی اسرائیل تک مکمل نسب نامہ ہیا کرنے میں ناکام
رہا ہے۔ صرف چند نام اس طرح دیئے گئے ہیں :-

I برادران سلطان بہرام و سلطان گل بن سلطان کجاش بن سلطان جرش
بن سلطان جہانگیر سلطان ہند از اولاد سلطان شمس بن سلطان سکندر
ذوالقرنین بن فیلقوش بن سلطان یاموش بن سلطان رستم از نسل امیش
بن یسین بن یعقوب بن اسحاق
II دوسرا تلمی شجرہ نسب مرحوم حاجی علی گوہر خان آف تاتار کا قابل ذکر ہے۔
جو مطابق ذیل ہے :-

برادران سلطان بہرام و سلطان گل بن سلطان کجاش بن سلطان جرش
بن سلطان جہانگیر سلطان ہند از اولاد سلطان شمس بن سلطان سکندر
ذوالقرنین بن فیلقوش بن سلطان یاموش بن سلطان رستم بن اسحاق
تبصرہ :- (۱) دونوں نسب ناموں میں سلطان بہرام تا سلطان ذوالقرنین نام
مطابق تذکرۃ الابرار والا شرار اخون دیندہ صفحہ ۱۱۳-۱۱۴ سے ہے۔

(۲) لیکن دونوں نسب ناموں میں سکندر ذوالقرنین بن فیلقوش
بن یاموش (یا موسیٰ) کی تصحیح کی کوئی سند نہیں ہے۔ بلکہ یہ نام غلط ہیں۔ کیونکہ
قبیلہ سواتی جس سکندر ذوالقرنین کی نسل سے ہیں۔ وہ فیلقوش کا بیٹا نہیں ہے۔

ABDUR

اور فیلقوس بن یاموس (یاموس) تو بالکل فرضی نام ہیں۔ ان کی تصدیق کہیں نہیں ملے

دس۔ نسب نامہ I میں عیسیٰ کا بیٹا اعیس اور اس کی نسل سے سلطان روم دیا گیا ہے۔ جو کہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ عیسیٰ کا نہ ہی کوئی بیٹا اعیس ہے اور نہ ہی اس کی اولاد میں سلطان روم گزرا ہے۔ جو ایک واضح حقیقت ہے

دہ۔ دونوں نسب ناموں میں اسحاق سے سلطان کچا من تک کل بالمشیت ہوتی ہیں۔ حالانکہ علم الانساب کے مطابق کل تینا تیس پشت ہونی چاہیئے اس لئے ایسا شجرہ نسب جس میں تیس اکتیس پشت کے نام معلوم نہ ہوں۔ کسی طرح بھی قابل قبول اور درست نہیں ہو سکتا۔ (۵)۔ نسب نامہ II میں روم بن عیص بن اسحاق درست ہے مطابق عجائب القصاص صفحہ ۱۲۱۔ قصص الانبیاء ترجمہ خلاصۃ الانبیاء صفحہ ۱۱۱ اور اسلام کی دسویں کتاب رحیم بخش صفحہ ۱۵۱ کے۔

دو۔ بائبل پیدائش ۳۶ صفحہ ۳۷ میں عیسیٰ یعنی ارم کا بیٹا یوس دیا گیا ہے۔ یہ نسب نامہ II میں صحیح نام یہ ہیں: اسحاق۔ عیص (عیسوی عیسو)۔ روم۔ یوس

(۶)۔ قبیلہ سواتی کا یہ دعویٰ ہے اور ثقہ۔ سرکردہ اور سمر افراد کو سواتی۔ افغان۔ بنی اسرائیل ہونے پر فخر ہے۔ لیکن نسب نامہ I میں یعقوب تک نام پہنچا کہ بنی اسرائیل تو ظاہر کیا ہے لیکن دریایں میں سے کئی کڑیاں چھوڑ کر افغان ظاہر کرنا بھی چھوٹ گیا ہے۔ یہ نسب نامہ II میں بنی عیص قرار دے کر قبیلہ سواتی کو افغان اور بنی اسرائیل ہونے سے صاف الگ کر دیا ہے۔ جو بالکل غلط ہے۔

باید دانست کہ سلطان بہرام و سلطان فکھل ہر دو برادران بودند۔
 از سلطانان پنج۔ چون زوبت سلطنت بدیں دو برادران رسید سلطان
 بہرام روئے بہ لمغان و ننگہار آورده مملکت لمغان را در تخت
 تصرف خود آورد۔ و از تمام ننگہار موضع پایین را پسندیده متوطن گشت
 و سائر مملکت را روز بروز از مردم خویش آبادی ساخت مدتہ بریں
 بود کہ فرزند خویش سلطان تومنا را در ننگہار مانده خود متوجہ خطہ
 کشمیر گشتہ بعد از پنج آس بلاد یکے از پسران خود را دران حدود مانده
 خود توجہ نمود تا سلطان تومنا را مہ اہل و عیال بہ کشمیر برد۔ اما تقضای
 قدیر بران رفت کہ چون در موضع کوٹ ننگہار رسید اہل دست تطلال
 دراز نموده مرغ شکاری را از قفس قالب بیرون کشیدہ الی یونہا اولاد
 کشمیری او در کشمیر متوطن اند۔ اولاد ننگہار او در ننگہار متوطن اند
 سلطان تومنا خواہر خود را در عقد نکاح یکے از اولاد سید محمود ولی آورد
 الی یونہا اولاد سید محمود ولی بہ مردم پایین اختلاط دارند۔ تمامی اوس
 بر طریقہ سنت و جماعت مستقیم می باشند
 سلطان فکھل روئے بکوئہ بک باجوڑ۔ صوات و کشمیر نہادہ و تمامی
 اوس این حدود را در تخت و تصرف خویش در آورد۔
 بعد از رحلت سلطان فکھل (دفا گل) بیعت پسران ماندند۔ پنج از
 یک زن نامش میران شافہہ دختر دالی قلعہ گیر دہ باجوڑ بود۔ پنج پسران
 دیشرای۔ میٹر۔ مندلا۔ سرا۔ کاندلا بودند۔ اما اصح آنست۔ کہ سرا پسر
 کاشغری بود کہ از نسلش قوم سرخی هستند۔ ولے شملہ او در یکے
 پسران پنج مسماہ شافہہ ہے شود۔ دیشرای را نیز پنج پسران بودند

دوغان شال

ملک کابل

نظ افغان ش

ملوک

اور مارا

ملکوت

بن سو

ایکے قلی

جاتا ہے

کالو

بن د

بن

جمار

بن

بن

بن

بن

بن

بن

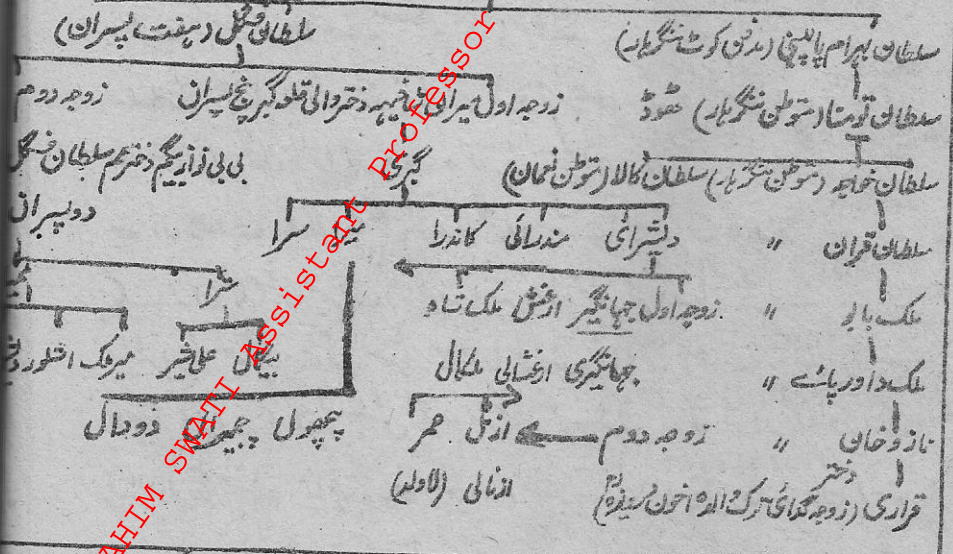
بن

بن

ازدودنن جہانگیر۔ افش۔ ملک شاہ۔ ازیک زن و ازین و عمر ازین
 دیگر مگر اولاد از دنیا رحلت نمود۔ و از چهار دیگر اولاد مانده است
 میریاسہ پیران بودند۔ پیکل۔ پنجمیر۔ دود و از مندا سنداوی
 مندا و نسل کاندرا در کشمیر مانده است تا هنوز نسل کشمیری او
 معروف بہ کاندائی در کشمیر سکونت پذیر است۔ و از زوجه
 دیگر بی بی نواز بیگم دختر عم سلطان فگل دو پیران بودند۔ مشترا
 میا۔ مشترا را دو پیران بودند۔ بیگل۔ علی شیر۔ میا را ۳
 پیران بودند۔ میر ملک۔ اشکور۔ دلشور۔ ۴

سلطان کجاس در میان پنج جد اعلی قوم سواتی بن سلطان ہند بن سلطان
 جوس بن سلطان جمار از اولاد سلطان شمس بن سلطان سکندر ذوالقیر
 بن زمان افغانہ بنی اسلم

سلطان کجاس



تقی نسب نامہ مولوی محمد اسماعیل دھوٹیل

ABDUR RAHIM SWATI Assistant

Sharif Swat

افغان شال

مک کابل کے تو مان لہوگو (ضلع لہوگو) کے باشندے ادنان شال ہیں۔ غالباً یہ
افغان شال ہوجیں کو افغان شال کابل میں بولتے ہیں

سرا

لوک سرپان میں بھی گزرا ہے۔ جو ایک سال تک ہند کے بادشاہوں سے
اور آگیا۔ نسب نامہ یہ ہے۔

ملوت بن ہویا بن بن سرا بن اہرموز بن سمایر بن برید
بن سوسا بن شاہ اول ملک سرپان

ایک علی نسب نامہ جو اخون ساکے (مدفن کابل گرام۔ بنیر) کی طرف منسوب کیا
جس پر اس طرح ہے۔

کالو خان بن بایزید خان بن مزید خان بن داود خان بن یوسف خان
بن داؤد خان بن بام خان بن سلطان کالا بن سلطان تونسا بن سلطان پیرا
بن سلطان کچامن بن سلطان ہندو بیگ بن سلطان جرس بن سلطان
جبار بن سلطان غیر شاہ بن سلطان بہیم شاہ بن سلطان غریب شاہ
بن سلطان آہوشنگ شاہ بن سلطان کچاوان بن سلطان علاؤ الدین
بن عمر شاہ بن کریم شاہ بن امیر شاہ بن حکیم شاہ بن عرب جنگ شاہ
بن خان عالم شاہ بن علی بیگ شاہ بن اختر شاہ (آسر یا ز شاہ)
بن شمس ثانی بن فروخ حیات شاہ بن شاہ عالم شاہ بن علاؤ اللہ شاہ
بن امیر شاہ بن کجاور شاہ بن ثانی شاہ بن میمون شاہ بن ابراہیم شاہ
بن آدم شاہ بن فرخ شاہ بن دوی یاد شاہ بن عمر شاہ بن حضرت شاہ
بن قدرت شاہ بن حزب فرنگ شاہ بن قمر شاہ بن ترک شاہ

بن ارزنگ شاہ بن حنیف شاہ بن کاثری شاہ بن عالم شاہ
 بن قاسم شاہ بن حاتم شاہ بن حاکم شاہ بن کیخسرو شاہ
 بن عطائیت شاہ بن میر و حیات شاہ بن نور عالم شاہ بن رسچ
 شاہ بن سلطان سکندر بن سلطان مرزا ترن بن میموکس
 (مینو یاد اقول - شموس) بن سلطان سکندر ذوالقرنین بن سلطان
ملک فیلقوس بن باہوشاہ (یہود شاہ) بن ملک آفیا بن ملک آسا
 (ضامن) بن رجھام (ربیعہ) بن سلیمان بن داؤد بن آشیا (یسی - یسح)
 بن عورمیس (عوبید) بن بوغر بن سلما بن خیر بن عیند اب بن رام
 بن ہرون بن فارص بن یہودا بن یعقوب علیہ السلام اسرائیل

۱۹۳۶ء قلمی تاریخ اصغر بالا کوٹ از محمد حسین

تبصرہ۔ نب نامہ سلطان توہما تا سلطان جمار مطابق تذکرہ الامراء والاشراف ص ۱۱۱
 درست ہے سلطان غیر شاہ تا سلطان باہوشاہ قابل تحقیق ہے۔ ملک آفیا تا یعقوب
 مطابق بائبل تواریخ ص ۳۱۴ درست ہے۔ سلطان جمار بن سلطان غیر شاہ
 اور سلطان ملک فیلقوس بن باہوشاہ بن ملک آفیا

ملک آئینا بغیر کسی سند و حوالہ کے غلط نام دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ نہ ہی
 ملک آئینا کا کوئی بیٹا یا ہو شاہ ہے۔ اور نہ ہی با ہو شاہ کا بیٹا ملک خلیقوس
 ہے۔ اسی طرح سلطان جبار کا باپ سلطان میر شاہ نہیں ہے۔ نسب نامہ
 قرظی ناموں کا سلسلہ باندھ کر یعقوب تک پہنچا کر بنی اسرائیل تو ظاہر کیا
 ہے۔ اصل مقصد فوت کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ نہیں بتایا گیا۔ یہ کسی قوم کا
 نسب نہیں ہے۔ اگر سواتی کا ہے۔ تو کس کی اولاد سواتی ہے۔ افغان کا تو
 ملک نہیں آیا۔ اور نہ ہی سواتی کا۔ پس سواتی افغان کے لئے یہ نسب نامہ
 بالکل قابل قبول نہیں ہے۔

عالم شاہ
 سرد شاہ
 بن رسول
 بن موسیٰ
 سلطان
 بن ملک آسا
 بنی - یسوع
 بن رام
 بن سل

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. P.G. Jahanzeb College

والا شہزاد ملک
 بنیامین یعقوب
 سلطان میر شاہ

بنی افغان

(۱) جمهور مؤرخین و اہل سیرافاغندہ را از نسل ساؤل باویش
اسرائیل و از سبط بنیامین می شمارند۔ چون یعقوب را یک سال
در کنعان گذشت بنیامین متولد گشت و همان زمان مادرش داصل
بہ عالم بقار شتافتہ۔ بنا برین بنیامین موسوم گشت۔ بنیامین بلغت
عربی مادر مرده را می گویند

(۲) باتفاق مؤرخین اہل اسلام و اہل کتاب ملک طاوت
پادشاہ عظیم نشان اسرائیل از نسل بنیامین بودہ است۔ و آن چہ
بعض مؤرخین طاوت را از نسل یہودہ و زمرہ از نسل لاوی بنس
یعقوب زعم نمودہ اند۔ روایت ضعیف است۔

(۳) قیس پدر ملک ساؤل بلقب ملک طاوت فردے
بود از بنی اسرائیل بقول جمهور مؤرخین و اہل سیرانہ سبط
بنیامین بود

(۴) ملک طاوت مددہ پسران شریک بحال و اعمال
متوجہ حرب کفار شدہ و ملک جباران و محاربه می نمود تا ملک
و پسرانش شہادت رسیدند و مقبول التوبہ و عزیز درجہ درگاہ ایزدی
شد۔ حضرت داؤد پادشاہ مستقل بنی اسرائیل شد

(۵) آمنہ بن برخیا را چند فرزندان و افغان بن ادیہا را
ہرمہ پسران عطا فرمودہ حق تعالی اولاد و اصناف افغان را آن
قدر کثرت داد کہ خیل و قبیلہ نیکو گشتہ موسوم بہ بنی افغان شدند

(۱) از کثرت قرب این طائفه با حضرت سلیمان ، طائفه

افغان معروف به طائفه سلیمانی شدند و مردم عرب ازاں وقت طائفه افغان را سلیمانی می گویند. بعد وفات حضرت سلیمان آصف و افغان پسرش رجحام را بر تخت سلطنت نشاندند تا آخر ایام زندگی در بیت المقدس و شام و روم صاحب اختیار ماندند.

(۲) آصف و افغان وفات کردند و بعد وفات رجحام ابناء حاکم

شد. و در میان سبط یهودا و بنیامین سه سال ریاست کرد اما از دین موسی برگشت بت پرستی و نیز بنی اسرائیل را به بت پرستی ترغیب کرد بعد وفاتش پسرش آسامام قائم مقام او شد تجدید شرعیت موسوی پرداخت اکثر بنی اسرائیل بت پرستی کردند راجه هندوستان برج نام با

شکر بسیار متوجه بیت المقدس گشت. مردم از بنی اسرائیل با راجه برج متقابل گردیدند راجه برج از راه آب در کشتی بمملکت خود رو بفرار

نهاد و در میان دیبا خرقاب گشت. چو ارجان حریفان ملقب صدقیاه

پادشاه شد در عهد سلطنت او بنی اسرائیل و اسیرو جلا وطنی بنی اسرائیل

از بیت المقدس وقوع یافت. در عهد صدقیاه پادشاه بسبب ضعف

و عجز او ملوک اطراف را طمع در تسخیر مملکت بنی اسرائیل پیدا شده.

غنت حاکم که بر شهر بیت المقدس لشکر کشید ملک جزیره، لنگر

نام بود و بخت نصر کاتب و نشی لنگر بود. الا لشکر و سپاه او به

بادی هلاک شد. پسر لنگر پدر خود را بقتل رسانیده قاضی مملکت پدر

گشت. اما بعد از آنکه بخت نصر او را بحیل انبیا برداشت و خود بر

پادشاهی تصرف گشت. (لنگر شاه موصل و والی آذر باجان بود.)

(۳) بعد از وفات سحاریب در بابل بخت نصر حکم و حکمت

او قائم مقام گشت و پس ازاں که صدقیاه رحلت نموده بنی اسرائیل

سائل باقی
یک سال
ش واصل
می یافت

طاعت
و آن چه
می بنده

خود
سبط

و اعمال
تا ملک
رگه ایزد

ادویه را
را آن
ند

بار دیگر فتح و غور آغاز نهادند. لاجرم خداوند جبار بخت نصر کلدانی را که بادشاه بابل بود برایشان گماشت - (بخت نصر از اولاد گودر ز سپه سالار کینسر بود) -

(۱) بنی اسرائیل تاب مقاومت در خود ندیدند در اندک محاصره و منہزم شدند و دریں حالت آن سفاک بیباک حج کثیر از ایشان قتل رسانیده و گرد سپه را از ایشان که اکثر از سبط یهودا و بنیامین بودند اسیر نموده باقی تمامی مردم اسباط اثنا عشر قوم افغان و آصف که شاخ بنیامین از یک محنت از بیت المقدس و شام جلا وطن شدند و این جلا وطن شدگان نیز منقسم بر سه قسم گشته طائفه انبوه که قتل و قتل آن گروه بنی افغان و بنی آصف بودند و نهاد سمت ممالک عجم شده تارفته رفته بوی بیت خراسان رسید در جبال شامخ و شاداب غور و ساحر و فیروزه در جوار مردم نسل ضحاک تازی که از عهد تسلط فریدون بن ضحاک و توش از ملک فارس گریخته دریں جبال مذکور محض و مقیم گشته بودند سکونت پذیر شدند.

(۲) چون بخت نصر کلدانی بر بیت المقدس و بلاد شام استیلاء نموده اماده بر قتل و اسیر و غارت دوازمه تن بنی اسرائیل گماشت از آن جمله بنی آصف و بنی افغان و نیز مردم قلیل از سائر اسباط از قهر آن ظالم جبار فرار اختیار نموده به اهل و عیال و اموال از زمین اقدس و ولایت شام برآمدند.

توجه ممالک عجم شدند و رفته رفته خود را بکوهستان محمود و ساخو
فیروزه رسانیده در جوار مردم نسل ضحاک جا بجا سکونت کردند
(۳) - سوادان تمان افغان که اسامی او شان در کتب تواریخ

باین ترتیب مسطور است :-

ملک خانو - ملک عامو - ملک داؤد - ملک یحیی - ملک محمود - ملک عارف
ملک غازی - ملک شاهپور - ملک احمد بادوازه نیزاد سواد اهل افغان خان
الحکومت سلطان محمود بن بکتگین غزنوی شدند و سلطان محمود ۱۰ راجان
۳۳۳ توجه سومات گشت و از دعوی عنایت الهی منصور و نظر گشت
(۴) - سیمه اول بنی اسرائیل بودند بعد ازاں افغان و پس ازاں
سلیمانی شدند و در عهد آنحضرت بعد عطا شدن لقب بطان به قیس
عبدالرشید پنهان گفتند و در سلطنت بنو امیه پشتون تسمیه یافتند
اکتوں فارسیان ایشان را علی العموم افغان و عرب ایشان را مطلق
سلیمانی می نامند و پندیال پنهان می خوانند و در افغانستان پشتون
گفته می شوند در قدیم الایام اول نام ایشان افغان بود - بعد ازاں
سلیمانی و بعد ازاں پنهان و پس ازاں پشتون معروف شدند در عرب
ایشان را سلیمانی در فارس افغان و در هندوستان پنهان و در
افغانستان پشتون گفته می شوند همچنین زبانی این قوم به افغانی
سلیمانی پشتو مشهور است در عهد سلیمان پیدا شده است

له - خورشید جهان صفحہ نمبر ۵۰ - ۶۲ - ۶۸

له - خورشید جهان صفحہ نمبر ۶۵ - ۵۳

واقعات

ملاطین پنج میں سے سلطان کچا من جد اعلیٰ قبیلہ سواتی کے دو بیٹے سلطان بہرام اور سلطان فگل تھے۔ سلطان بہرام نے اپنا رخ لغمان (لغمان) اور ننگہار کی طرف کیا۔ لوگوں کو تباہ کیا۔ اور اس علاقہ پر قبضہ کر کے ننگہار کے موضع پاپین کو صدر مقام بنایا۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنے بیٹے سلطان تومنا کو ننگہار میں چھوڑ کر کشمیر کو فتح کیا۔ ایک بیٹا کشمیر میں چھوڑ کر خود واپس سلطان تومنا کے طرف آیا۔ مقام کوٹ ننگہار میں وفات پائی۔ سلطان بہرام کے ایک بیٹے کی اولاد کشمیر میں آباد ہے۔ اور دوسرے بیٹے سلطان تومنا کے دو بیٹوں سلطان خواجہ اور سلطان کالا کی اولاد ننگہار میں آباد رہی۔

سلطان فگل نے باجوڑ۔ سوات اور کشمیر کی طرف رخ کیا۔ اور لوگوں کو مطیع و تابعدار کر کے علاقہ پر قبضہ کیا۔ درہ کابل سے قبیلہ یوسف زئی نے ننگہار اور ترکمانی نے لغمان پر قبضہ کر لیا۔ پھر قبیلہ یوسف زئی اور ہمند زئی کی آپس میں جنگ ہوئی۔ ننگہار کا علاقہ ہمند زئی کے قبضہ میں رہا۔ اور یوسف زئی باجوڑ کی طرف بڑھے۔ لیکن ناکامیابی کی وجہ سے واپس پٹنہ پڑا۔ تو علاقہ دلازا کی طرف رخ کیا۔ سگند کے آفریں حدود علاقہ دلازا کے سے کوہ ہندو کش کے مابین دیباے سندھ و دریائے سوات کے دونوں کناروں پر قبیلہ سواتی کا قبضہ تھا۔ سلطان روس سواتی حکمرانی تھا۔ سلطان اویس مورث قیوم سے اس ملک کے فرمانروا چلے آتے تھے۔ علاقہ میدان پشاور کے خود واپس

لے ذکر الابرار و الاشرار صفحہ ۹۵ تا ۱۰۹ دجۃ افغانی صفحہ ۹۹ تا ۱۸۱ و اخبارات حکمران سوات صفحہ ۱۸۱

شرقی جزو میدان کابل۔ کچھ حصہ باجوڑ۔ علاقہ چھچھ و ہزارہ پر دلازاک قابض ملک تھے۔

۱۲۵۰ء میں سلطان بہلول لودھی تخت نشین ہوا۔ تو اقوام یوسفزی

محمد زئی ہمیشہ دلازاک اور سواتی کے ساتھ وقتاً فوقتاً فساد برپا کر کے

پیدا کرتی رہیں۔ قبیلہ یوسف زئی و منڈر کا سردار احمد خان تھلہاڑ کا

کوت کے قریب دریائے گداس پر یوسف زئی اور دلازاک کی جنگ ہوئی۔

پس پسر پسر اسماعیل زئی نے پسر زنگی دلازاک کو قتل کر دیا۔ دلازاک

میں جھوڑ گئے۔ اور دریائے لنڈہ سے شمالی علاقہ دلازاک پر یوسف زئی

قبضہ کر کے ملک احمد اور شیخ ملی کی تجویز سے یوسف زئی سوات کی طرف

ہے اور درہ شاہ کوستان میں ڈیرہ جمالیہ ایک جماعت درہ ملاکنڈ سے آگے بڑھی۔

سوات کے اس درہ پر جو سوات سے سمہ کی طرف جانے کا راستہ ہے

سواتی بہ تعداد کثیر مقابلے کے لئے جمع ہوئے۔ یوسف زئی لوگوں نے بڑی سرعت کے

ساتھ ملاکنڈ کو عبور کر کے قصبہ الٹ ڈھنڈ اور تھانہ کے راستے سے سواتی کا

سے حملہ کر دیا۔ سواتی دونوں طرف سے گھر گئے آخر کار پہاڑوں میں ترتر ہو

پس سوات کو چلے گئے زیریں حصہ سوات یوسف زئی کے قبضہ میں آ گیا۔

جنگ تالوش باجوڑ کے بعد بارہ سال کے عرصہ جنگ میں یوسف زئی یونیرٹک جا پہنچے

سواتی بے دخل ہو کر کافرستان چلا گیا۔ نئی حکومت کی بنیاد رکھی

۱۵۱۹ء میں علاقہ سوات تا ۹۱۵ء

یوسف زئی اور منڈر قابض ہوئے۔

بادشاہ کابل سے براستہ انجیل علاقہ باجوڑ میں پہنچا۔ باجوڑ کو فتح کر کے خواجہ

کو حاکم مقرر کیا۔ سلطان اولیس سواتی اور ملک شاہ منصور پسر کی سلیمان

یوسف زئی بدھ کے دن سترھویں محرم ۹۱۵ھ کو سلام کے واسطے حاضر ہوئے سید جلال بابا کے سلطان علاوالدین سوادے ملازمت کے لئے حاضر ہوئے

بابر بادشاہ نے ملک باجوڑ کو فتح کر کے قوم یوسف زئی کو خراج مقرر کیا۔ سلطان اور یہ چند آدمی اس سید جلال بابا کے قبیلہ سواتی کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ علاقہ یوسف زئی سوات فتح ہوا۔ راجہ بیربل مارا گیا۔ یوسف زئی منتشر ہو کر سوات پہاڑوں میں پناہ پتر ہو گئے۔ محنت سے فتح کیا ہوا ملک فسادات اور بغاوتوں کی وجہ سے سلطان شاہ باقہ سے جاتا رہا۔ میدان برکناء دریائے سندھ دلازاک نے۔ سوات قبیلہ سواتی نے ترک خود دہلی بنیر بنیر والوں نے۔ چلہ چلہ والوں نے۔ اور باجوڑ ننگر پاروں نے دوبارہ لے لیا۔ یوسف زئی نے دوبارہ ننگر پاروں کے پہلے دلازاک کو بے دخل کیا۔ پھر تارہوں میں کچال تھا۔ جس میں لغمان (لغمان) سوات اور باجوڑ کے ساکنوں نے بابت تنازعہ سرحد آپس میں جنگ کر۔ یوسف زئی نے لغمانوں کا ساتھ دیا۔ باجوڑی اور سواتی کو بے دخل کیا۔ لغمان کے قبیلہ ترکلانی نے باجوڑ پر اور یوسف زئی نے بر سوات تک تسلط کر لیا۔

اکبر بادشاہ کے زمانے میں حضرت سید علی توندی مشہور بہ پیر بابا تہذ سے نکل کر بن میں پہنچے۔ چوتھی پشت پیر بابا کے سید جلال بابا ساتھ مراد خان قوم عرب کے بنیر سے کشمیر کو جلتے ہوئے راستہ میں گئی باغ میں مقیم ہو گئے۔ سلطان شاہ ترک گلی باغ کا حکمران تھا۔ ایک بھائی چچازاد حاکم دہلی تھا۔ دو پسر اس کے مرید و عامل خان تھے۔ سلطان شاہ محمود نے اپنی دختر کا سید جلال بابا سے عقد کیا۔ در بھوگر تنگ جھیر میں دیا۔ سید جلال بابا نے بھوگر تنگ میں سکونت اختیار کر لی

۱۸۲۰-۲۱۹۰ء حیات افغانی صفحہ ۱۸۲

۱۰۳۱-۱۱۲۲ء و ۹۸۲ء تاریخ ہزارہ صفحہ ۹۸۲

۱۸۲۰ء

۱۰۳۱ء

ABDUR RAHIM SWATI

Sharif Swat

سید جلال بابا کے پاس بھائی خان اور سلطان شاہ محمود کے پاس مراد خان مختار کار
 سید جلال بابا کی روز افزوں عزت و ترقی سلطان شاہ محمود پر ناگوار گذری۔ اور
 چند آدمی اس کے پیچھے چھوڑ دیئے ان آدمیوں نے بمقام ڈگ واقعہ دو بھوگڑ منگ
 سید جلال بابا پر حملہ کر کے جیسی کر دیا۔ سید جلال بابا واپس بنیر چلا گیا۔ بنیر میں
 سید جلال بابا کے خاندان کی بزرگی کے معتقد تھے۔ اور بوجہ تسلط یوسف زئی
 سے بے دخل ہو چکے تھے۔ بنیر میں جمع ہو کر سید جلال بابا کی رہائی
 سلطان شاہ محمود ترک کے ملک پر چڑھائی کر دی۔ اس موقع میں سلطان شاہ محمود
 ترک خود دہلی میں شاہ کے دربار میں حاضر تھا۔ اس کا بھائی محمد خان بھاگ گیا۔ اور شاہ
 سلطان شاہ دم ترک سے سواتی نے گلی باغ اور کھلی پر قبضہ پایا۔ ان کے بادشاہ کاٹا
 کھال تھا۔ جس کی وجہ سے کھلی علاقہ مشہور ہوا۔ پھر کھلی سے جنوب مغرب کی طرف علاقہ
 تنول پر قبضہ کرنا چاہا۔ لیکن قوم سواتی اپنی مدد کے لئے بنیر سے پیر بابا کی اولاد سے سید مسود بابا
 کے بیٹے پیر امام بابا اور عجم الدین بابا نے اسے اور اولاد پیر بابا کو چارم حصہ ملک کا دیا۔
 پیر امام بابا کا بیٹا سعد الدین اور عجم الدین دونوں سید جلال بابا کے گھریاں بن گئے۔ اور
 سید احمد بیٹے سعد الدین کی شادی صوبہ خانی تنولی کی ہمیشہ سے ہوئی۔ موضع گندف
 کا بھر سے صوابی میل علاقہ تناول میں آباد ہیں۔ العزیز قبیلہ سواتی نے دریائے سندھ کے
 شمال مشرقی کنارے پر ضلع ہزارو کے شمال مغربی حصہ کھلی۔ الائی۔ نندھیٹ۔ دیشی۔ ٹاکوٹ
 شری پر قبضہ کر کے ترک حکمرانوں کو مغلوب کیا۔ یہ ملک علاقہ یوسف زئی اور کشمیر کے
 مابین واقع ہے۔ آج تک قبیلہ سواتی اسی علاقہ پر قابض۔ مالک اور آباد ہے۔ کھلی میں
 ان کے مشہور تین حصے ہیں۔

۱۵۹ء تا ۱۶۰ء

۱۶۰ء تا ۱۶۱ء

۱۔ گبری

۲۔ میالی

۳۔ مترادی

(۱)۔ گبری کے نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ باجوڑ میں اس نام کا ایک مقام ہے
 یہ پہلے آباد ہوئے تھے۔ اور گبری سواتی۔ سلطان آویس۔ سلطان بہرام
 سلطان پچمال اور سلطان جہانگیر کے خاندان سے ہیں۔ ملک یحییٰ نامور سردار
 تھا۔ مذہب پیر بابا سید علی ترمذی (مذہب نبوی)۔ سید جلال بابا
 (مذہب بھوکہ)۔ اخون درویش (مذہب ہزار خانی پشاور) اور اخون سالک
 (مذہب کابلگرام) گذرے ہیں۔ شیخ رسول صواتی مشہور بہ سردار بابا

۱۶۹۹ء میں شاہ بہادر شاہ ابن اورنگ زیب بادشاہ دہلی نے بنوں سے
 کابل کی طرف واپسی کی وجہ سے حسب صلاح محمد حسن مصاحب کے اوصالت خان گل
 فوجدار کھلی کو واسطے فوجداری بنوں طلب کیا۔ تو اوصالت خان نے کھلی کے انتظام
 کو سواتیوں کے ہاتھ سے ویران کر دیا۔ اور حسب الامر شاہی خود بنوں میں آیا۔
 اٹھارویں صدی کے آخر میں احمد شاہ زبانی نے پنجاب پر حملہ کیا۔ اور ۱۷۵۲ء
 میں پنجاب و کشمیر کا بادشاہ تسلیم ہوئے۔ تو حکومت ملک و شاہی نظام کے لئے
 دو تدابیر نکالیں۔

پہلی تدبیر یہ تھی۔ کہ ملک کے سرکردہ سرداروں کو بڑی بڑی معافیاں
 اور جاگیریں دی جائیں۔ دوسری یہ تھی کہ ہزارہ کے شمالی حصے کا انتظام سواتی
 قبیلہ کے سرداروں کے حوالہ کر دیا جائے ایسا کرنے سے ملک میں امن قائم ہو گیا۔

۱۔ خلافت الانساب صفحہ ۵

۲۔ حیات افغانی صفحہ ۶۲۵

۳۔ تاریخ صوبہ سرحدی پشاور صفحہ ۱۶۱-۱۶۲

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

Sharif Swat

انیسویں صدی کی ابتدا میں دریائی سلطنت کو ضعف آگیا۔ ہزارہ میں بد امنی پھیل گئی۔ اس بد امنی کے زمانہ میں سادات خان نے سواتیوں کو بد امنی سے بچائے رکھا۔ یہ قبیلہ سواتی کا سردار اور سرگروہ تھا اور اعلیٰ لائق۔ مدبر و صاحب حوصلہ شخص تھا۔ اس نے دریائے کنہار کے کنارے ایک گڑھی آباد کی۔ جس کا نام گڑھی سادات خان مشہور ہوا۔ پھر سواتیوں کے بیٹے حبیب اللہ خان کے نام پر گڑھی حبیب اللہ خان سے مشہور ہے۔ اور کشمیر سے ہزارہ میں داخل ہوتے ہی یہ گڑھی یہاں چھانک ہے۔ سادات خان تولی و جہول کا چیف بن چکا تھا۔

۱۸۱۲ء میں راجہ رنجیت سنگھ نے ہزارہ و اٹک پر بلا فراغت قبضہ کر کے سردار حکم سنگھ کو گورنر مقرر کیا۔ اس کے سخت سلوک سے ہزارہ کے لوگ خوف ہو گئے۔ ۱۸۳۷ء تک سردار ہری سنگھ نلوہ صوبہ دار ہزارہ تھا۔ ۱۸۴۷ء میں ڈیرہ بخت کی طرف جانا پڑا۔ تو اس کی عدم موجودگی میں سواتیوں نے شتکیاری کے طعنے پر حملہ کر دیا۔ پانچ سو سواروں کی گشت لگا کر گرور۔ ٹکری۔ کونش کے علاقہ کو تاخت و تاراج کر دیا۔

حبیب اللہ خان حاکم پھلی کے قیام پر خلیفہ سید احمد شاہ بریلوی قیام گاہ پنجگاہ نے مولوی اسماعیل سہیل کو ایک دستہ مجاہدین کے ہمراہ پھلی روانہ کیا۔ ان غازیوں نے کونش۔ بھونگ۔ گنگ اور بالا کوٹ کے معمولی سکھوں کی چڑکیوں پر قبضہ کر لیا۔ ۱۸۳۷ء میں خلیفہ سید احمد شاہ بریلوی

۱۷۳-۱۷۲ء مارچ صوبہ سرحدی پشاور صفحہ

۱۲۷۵

۱۷۹-۱۷۸

۱۲۸-۱۲۷

" " ۱۷۳
" " ۱۷۹
" " ۱۲۸

معہ جمعیت کے مولوی اسماعیل شہید سے بالا کوٹ آئے۔ سواتی اور کاغانی بعد میں جمع ہوئے۔ شیر سنگھ سکھوں کی فوج نے کر بالا کوٹ پہنچا۔ جمعہ کے دن لڑائی شروع ہوئی۔ بالا کوٹ کے میدان مانکائی پر خون کی ندیاں بہہ گئیں۔ ۱۸۳۱ء میں خلیفہ صاحب اور مولوی اسماعیل بمعہ نامور تیرہ سو غازیوں کے شہید ہو گئے۔ اور تین مجاہدین بنیر کے علاقہ میں چلے گئے۔ خلیفہ صاحب اور مولوی اسماعیل کی نعشیں دیہاتے کنہار میں بہا دی گئیں۔ جو دریا سے نکال کر بمقام تہسریا بالا کوٹ دفن کر دی گئیں۔

۱۸۴۲ء میں سواتیوں اور کاغانی سیدوں نے دیوان ابراہیم کو جو گلاب سنگھ والی کشمیر کی طرف سے کسی قدر جمعیت کے ساتھ جموں سے روانہ کیا تھا۔ تمام کو ایک کھڈ میں قتل کر ڈالا۔ اس کھڈ کا نام اب تک کھڈ بلیہ مشہور ہے۔ اگست ۱۹۲۶ء میں حبیب اللہ خان رئیس پکلی نے سکھوں کے قلعہ کھوڑی پر حملہ کیا۔ غلام محی الدین ناظم کشمیر نے سکھوں کی مدد کے لئے پانچ سو آدمی بھیجے۔ حملہ آوروں کو شکست ہوئی۔ اور سردار قتل کر ڈالا۔ پھر راجہ سلطان خان رئیس کھوڑی نے بمعہ حبیب اللہ خان کے بیٹوں اور دیگر پہاڑی رئیسوں کے کھوڑی پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔ اکتوبر میں مظفر آباد کے قلعہ پر حملہ کر کے سکھ فوج کو شکست دی۔ راجہ زبردست خان کے بیٹے اور راجگان دو بہنیں و اوڑی کے ملنے سے طاقت زیادہ ہو گئی۔ نومبر میں بارہ مولہ اور شو پور پر قبضہ کر لیا۔ اور کشمیر کو خوب تاخت و تاراج کیا۔ سکھوں کی مسلمان فوج باغی ہو گئی۔ اور پہاڑی راجے مغرب ہو گئے۔ آخر کار جنرل گلاب سنگھ پیوندیہ

نے حیات پختی صفحہ ۱۸۷ و تاریخ صوبہ سرحدی پشاور صفحہ ۱۸۰
۵۱ و ۵۲ صغیر پنجاب صفحہ ۵۱

اور کاغانی بعد کے دلائی شریف ۱۸۲۶ء میں خلیفہ ہو گئے۔ اور دلائی کاغان میں جمع ہو کر گڑھی سنکیاری، بھیرکنڈ اور اگرور کے قلعہ جات پر حملہ لوی اسماعیل کی قیادت میں ہو گیا۔ اور قاضی ہو گئے سال کے آخر میں دس رجنٹوں کی تہنہ ریا بالاکوٹ کے فوج نے کشمیر کے ایک غیر مطیع صوبہ شیخ امام الدین کو مغلوب کیا۔ اور بہ راستہ

۱۸۲۶ء میں سکھوں اور انگریزوں کی پہلی لڑائی شروع ہوئی۔ تو مجاہدین اور سواتیوں نے دلائی کاغان میں جمع ہو کر گڑھی سنکیاری، بھیرکنڈ اور اگرور کے قلعہ جات پر حملہ لوی اسماعیل کی قیادت میں ہو گیا۔ اور قاضی ہو گئے سال کے آخر میں دس رجنٹوں کی تہنہ ریا بالاکوٹ کے فوج نے کشمیر کے ایک غیر مطیع صوبہ شیخ امام الدین کو مغلوب کیا۔ اور بہ راستہ مظفر آباد ہزارہ میں پہنچی۔ دیوان کرم چند کمان کر رہا تھا۔ ایگھو اور لیمٹون نشت ہو گئے۔ لاہور کے نائب تھے اس کے ساتھ تھے ۱۸۲۶ء میں گڑھی سے اوپر دروہت سواتی قبیلہ سے مقابلہ کے طبع کیا۔

۱۸۲۷ء کے آغاز میں امیر گلابل سکھ ہمارا کشمیر نے دربار لاہور سے درخواست مطابق جموں کے قریب جہلم کا مغربی پہاڑی علاقہ لے کر ہزارہ کا خوبصورت قلعہ چھوڑ دیا سکھوں کی دوسری لڑائی کے اختتام پر پنجاب و ہزارہ انگریزی سلطنت میں شامل ہو گئے ۱۸۲۹ء میں ہزارہ کا پہلا ڈپٹی کمشنر ایٹ صاحب مقرر ہوا۔ جو ۱۸۵۳ء تک رہا مطابق مردم شماری ۱۹۰۱ء صرف ہزارہ علاقہ انگریزی میں سواتی کی تعداد ۳۶۱۹ تھے۔

تقسیم یاوش منقوہ علاقہ قبیلہ سواتی

تقسیم کی اصطلاحات در قبیلہ سواتی حسب ذیل ہیں:

- (۱)۔ ٹیکٹی۔ تقسیم اولیٰ یا قوم کہتے ہیں۔ جو بنیاد پر ہے۔
- (۲)۔ تریا۔ تقسیم ثانی کو کہتے ہیں۔ جو تین جگہ حصہ مساوی ہو۔

تاریخ صوبہ سرحدی پشاور صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۸

(۱۳)۔ ٹل۔ موضع بنہ میں تقسیم ثالث کا نام ہے۔ باقی علاقہ میں علی العموم
بنزلہ طرف ہے

(۱۴)۔ خیل۔ تقسیم رابعہ کا نام ہے۔ کسی جگہ تقسیم ثالث کو بھی کہتے ہیں۔

(۱۵)۔ کڈہ۔ نام حصہ کا ہے جو اندر خیل کے بکثرت و قلت حصہ داران
کے ہر گاؤں و ہر خیل میں کم و بیش ہوا کرتا ہے۔ اور آخر
درجہ تقسیم ہوتا ہے۔

(۱۶)۔ مویشی۔ بشرح صدر

(۱۷)۔ دفتر۔ ورثہ کو کہتے ہیں جو تقسیم قوم کے رو سے ملا ہے لے
قوم ترک سے ملے کر ۳۰۰۰۰ میں سواتی نے تقسیم یعنی ویش کیا۔ ۱۳۲۲ھ
میں دوبارہ ویش کیا۔ کل غنیمت ملک کا چہارم حصہ آستانہ دار یعنی سید جلال بابا
سید۔ بنون خیل۔ پیر خیل اور بنہ سے خیل کو دیا۔ باقی سہ چہارم (۳/۴) حصہ کا دسواں
حصہ ملک آلائی ٹوڑ سواتی کو دیل گیا۔ سواتی ٹوڑ کے کل آٹھ پاؤں سے چار پاؤں
آلائی بالا میرو کو اور چار پاؤں آلائی پٹانیں دشرائی کو دیئے۔

آلائی بالا میرو میں جنگیال ایک پاؤں۔ اشرال ایک پاؤں۔ بیال کو دو پاؤں ہیں۔
اور آلائی پٹانیں دشرائی میں ڈوٹیال۔ گیلال۔ میکوڑی اور پیٹے ایک ایک پاؤں
ہیں۔

سہ چہارم (۳/۴) کے باقی حصوں کو دو برابر حصوں میں اس طرح تقسیم کیا کہ
I۔ ایک حصہ میں یک نصف گبری سواتی پکھلی بالا (دوتلی) اور
II۔ دوسرے حصہ میں یک نصف میالی متراوی پکھلی پٹانیں
(تدلی) گڑ اور

لے تاریخ ہزولہ ویش مخم ۱۳۶۱-۱۳۶۱

۱۔ یک نصف گہوی سواتی پکھلی بالا در سہ تپہ (یک تپہ۔ دشرائی
اور میر) در نو نکئی۔ خانگیل یک نکئی۔ سرخیلی دو۔ جہانگیری یک
ارغشال ملکال یک۔ ازناہی مندرای یک۔ دودال یک
پنجول یک۔ اور پنجیرال یک نکئی۔

۲۔ یک نصف۔ صیالی متراوی سواتی پکھلی پائیں در دو تپہ
(صیالی۔ متراوی) در بارہ نکئی۔ پنجکوڑہ۔

پنجکوڑہ و شلمانی یک نکئی۔ شرور یک۔ رباطی یک۔ طور ملکال یک
اشلور نور یک۔ دیشی یک۔ بلاصوری و خانگیل یک۔ باجوری
ونیاں یک۔ جنگیال یک۔ چو جای یک نہم۔ شہوڑی یک نہم
نکئی۔

ویش تقسیم میالی مترادی پکھلی پائیں (ترلی۔ گز)

مترادی کے تپہ بیگال سے بزرگان عطا محمد خان سے اخون رحیم سوات
سے آیا۔ اپنی عمر میں ترلی پکھلی میں اپنا حصہ کھاتا رہا۔ اخون رحیم کے بیٹے
اخون عبدالغنی نے اپنے بیٹے اخون سعد الدین کی شادی صوبہ خان چیف
بلال تنولی کی بہن سے طے کر لی۔ ۱۳۲۴ھ میں سواتی نے دوبارہ ویش کیا
وگی اخون سعد الدین کو سیری دے دی گئی۔ بیگال و علی شیر برائے ویش
مل کر زمین کھانے لگے۔ اخون سعد الدین کے بیٹے غایت اللہ خان نے بہت
تور پٹرا۔ جس قدر متراوی سے تپہ علی شیر اگر دس تھے۔ نکل کر پکھلی

۹۸۳۵ء تاریخ ہزارہ

۹۹۳۵ " " "

چلے گئے اور بیگال پکھلی سے نکل کر اگرور آ گئے۔ اور اس طرح علی شیری
کا وراثت اگرور سے اور بیگال کا وراثت پکھلی سے کچھ واسطہ نہ رہا۔ اس
وقت اخون عبدالغنی اور اس کے بیٹے اخون سہرالدین نے علاقہ اگرور کے
ویش درمیان اپنے قوم بیگال کے کی گئی۔ بیگال کا کل علاقہ اگرور ماسوائے
وراثت اولاد سید جلال کے بیس ٹکہ مقرر ہو گیا۔

۱۔ شہوڑی۔ دس ٹکہ

۲۔ چو جائے۔ دس ٹکہ

(۱)۔ شہوڑی۔ دس ٹکہ سے

۱۔ شہوڑی شہوڑے والے چھ ٹکہ بہ تفصیل ذیل

(۱)۔ بن سیری۔ ایک ٹکہ

(۲)۔ مامون خیل۔ ایک ٹکہ

(۳)۔ ملک خیل۔ ایک ٹکہ

(۴)۔ دودھ خیل۔ ایک ٹکہ

(۵)۔ بالیا خیل۔ ایک ٹکہ

(۶)۔ خان خیل۔ ایک ٹکہ

ب۔ شہوڑی کو مکہ والے چار ٹکہ بہ تفصیل ذیل

(۱)۔ اجا خیل۔ ایک ٹکہ

(۲)۔ ملا خیل۔ ایک ٹکہ

(۳)۔ اما خیل۔ ایک ٹکہ

(۴)۔ خان خیل و اجا خیل دو ٹکہ لے

چوبائے دس ٹکے سے

(۱) چوبائے بیلیاں والے پانچ ٹکے بہ تفصیل

گھلہ - دونیم ٹکے دو جگہ بھہ مساوی پیر خاخیل - خواجہ خیل

غازیکوٹ - دونیم ٹکے چار جگہ مساوی کا کوڑ - جلال خیل - جمال خیل - مدیا خاخیل

(۲) چوبائے گھنیاں والے پانچ ٹکے بر چار حصہ مساوی

دھنسال - مانچوڑ - الورہ - لدوڑہ

اور علاقہ اگور کے دیہات ان تہہ ہائے پر بموجب ان حصص کے اس

طریق تقسیم ہوئے۔ اور کھٹائی ادنیٰ کل قوم سواتی کے مشترک ہے۔ اولاد

سید جمال بابا بابت حصہ چہارم کل علاقہ اگور کے دیہات وراثت

باگڑیاں - کھٹہ - دلہوڑی - پیر دوپٹہ - تلواری - کھیل ترلا -

وراثت دیہات شہوڑی کو یکہ والے سے اماخیل - خاخیل - اجاخیل درلوکوڑہ باور

خسولہ شہوڑہ اور ملاخیل درچلہ دیاں - شاہ قوت - تراوڑے نصف - اور اجاخیل

کو یکہ دیول - کیول - مینول - شاتوت - کوٹہ چک بٹ - دیدوارہ - جبکوٹ

دیہات وراثت سیری چوبائے سے بیلیاں والے - بیلیاں - فخرے - لوگہ - حاجی قمر

مٹوڑہ اور گھنیاں والے - گھنیاں - کونگے - کاکوڑ - بھولہ گڈھیری - کوٹ - رشیدہ - اوگی

مٹوڑہ - بازار - سیری - مانچوڑہ کھیل اولہ - شہوڑہ میر بانڈی - کھٹائی تری - شاتوت

پاکان دا بانڈہ - گھنیاں ادنیٰ - چور کلاں - اتیر - سفیدہ - بانڈی صادقہ - فہر اولہ - موس

چتر - سنبل - بوسٹ - تراوڑے نصف - جنگ مشمولہ دھوڑہ -

۱۹۶۳ء میں اخون سعد الدین کو قوم سواتی نے مسجد خواجہ گال میں روک لیا اور غایت

اللہ سواتی قتل کر کے باپ اپنا اخون سعد الدین اپنے گھوڑے کے پیچھے چڑھا کر

مکی میں آیا۔

۹۹۵ء میں پانچ ہزارہ

۱۹۲۲ء ۹۹۵ء

ABDUR RAHIM SWATI Assistant

بعد مرنے انخون سعد الدین کے جب عنایت اللہ خان پور خان ہو گیا۔ تو اس کے وقت سرحد تناول پر نواب خان تناولی ہندوال پد پانندہ خان نہایت زبردست اور زور آور خان ہو گیا اور سرحد پٹان حسن زئی پد نادر شاہ دادا حسن علی خان کا قوی تھا یہ دونوں علیحدہ علیحدہ بھی اور اتفاق کر کے بھی اگر وز پر قبضہ کرنے کے عنایت اللہ خان سے لڑے لیکن عنایت اللہ خان خوب لڑتا رہا۔ اور علاقہ سب رکھا۔ اس لڑائی سے وارث لوگ علاقہ اگرور کے تنگ آ گئے تھے اس لئے عنایت اللہ نے اکثر دیہات و ارثان سے باختیار خود لے کر اپنے ملازموں کے سپرد کر دیئے۔ اور خان کمر بندی دونوں سے لیتا رہا۔ اس صورت میں علاقہ کے قبضہ کے لحاظ سے کیفیت یہ کہ:۔

کولکہ والے شہوڑی سے جاخیل۔ خاخیل در کولکہ۔ دیول۔ کیول۔ سبول۔ چک بٹ۔ کوٹہ۔ رتہ خیل اجاخیل خاخیل و باور خان۔ ملوگڑہ۔ مشمولہ اہل شہدھڑہ۔ انخون خیل چلندریاں۔ شاہ کوٹہ۔ تراوڑے نصف۔ قمر خیل در گڈھیری۔ دیدوار۔ بھولہ۔ جبکولہ شہدھڑہ والے شہوڑی در اراضی شہدھڑہ۔ بلیاں والے در ملوگڑہ۔ حاجی قمر۔ دھو فخرے۔ پھلوٹ۔ شہدھڑہ مشمولہ بلیاں گھنیاں والے در رشیدہ۔ کانگو۔ کونش کو گھنیاں۔ کہاں

سید در باگڑیاں۔ مہ موٹہ بار کھڑہ۔ دیوڑی۔ پیردو پٹہ۔ تلواری۔ کھیل اوتلا۔ شاتوت۔ بھاگل دا بانڈہ۔ سروڑی۔ گھنیاں اوتلا۔ چوکلان۔ اتیر۔ سیر۔ سفیدہ۔ بانڈی صادق۔ اوگی بازار۔ اربوڑہ۔ خیر اوتلا۔ میر بانڈی۔ شہوڑ ترلی۔ کٹھانی ترلی۔ کھیل اوتلا۔ برچہ۔ سنبل پٹ۔ تراوڑے۔ مہچورہ۔ بٹنگ۔ مشمولہ شہدھڑہ۔ اور یکجہان و برادران کو حصہ باعتبار وراثت نہیں ملا۔ بطور گذارہ قطعات متفرق ار کے دیہات متفرق میں دیتا رہا۔

اول اولاد ابراہیم خان پسران انخون رحیم کو نصف موضع کولکہ دیا۔ پھر نکال

۹۹۶ء تا ۹۹۷ء ہزارہ

اس کے عوض جسکوٹ دیا۔ وہ بھی نہ کھا سکے تو عنایت اللہ خان نے کٹھالی دی۔
 اس میں بھی نہ پھیر سکے تو علاقہ کونش میں آباد ہوئے لیکن اس علاقہ سے بھی بے دخل
 ہوئے۔ آخر موضع تراوڑے پر حملہ اری سرکار سے گوجر خان کا قبضہ بھرذاری ہو گیا۔
 موضع جسکوٹ میں قبضہ امان اللہ - بجلہ - شئی - ہو تر قندھار - ہو تر زکھنڈ - ڈب - موضع
 میں - در قبضہ جہانگیر خان - توت دی باڑی - جھاگ دے ڈوگے توت والے ڈوگے
 سوم اولاد انھوں عبدالغنی سے اولاد عماد الدین و محمد و فادران انھوں سعد الدین
 کے نکال کر زمین واسطے گذارہ کے اس طرح دی۔ قبضہ مدے خان - نظام الدین
 و عظم دین - سمٹ خان و میر زمان در موضع کٹھالی - سیف اللہ خان موضع ستاول
 جیم خان مع غفار موضع دیول - محمد جی موضع دیول -

سوم اولاد سعد الدین سے رحمت خان جید زمان خان کو موضع بازار ویا۔ ۷۰
 اس بعد بس بعد بازار سے نکال کر موضع کوئٹہ میں پانچ ہل کی زمین دی۔ آخر یہاں سے جدا
 کر کے سوم حصہ بلیاں پر جو بھر شاہ کا حصہ تھا قابض کرادیا۔ میر عبد اللہ دادا اللہ داد
 کو بھی موضع اوگی میں اور کوئٹہ میں ملی۔

عنایت اللہ خان کے نو فرزند پانچ عورتوں سے تھے۔ جمال خان بڑا بیٹا نصف
 دولت پر قابض رہا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا احمد خان قابض ہوا۔ اور لا ولد مر گیا صرف
 محمد خان پدر عطا محمد خان اور کمال خان پدر ولی محمد خان کے باقی فرزند عنایت اللہ خان کے
 لا ولد مر گئے۔ کمال خان علاقہ بڑے میں مجاہدین ہندوستانی کے ساتھ ہے مارا گیا۔ عطا محمد خان
 نے اس علاقہ پر ۱۸۴۰ء میں حمل پایا۔ اور ۱۸۴۸ء میں اپنے ایک ہزار روپے کی جاگیر ہو گئی۔
 ولی محمد خان پسر کمال خان بالغ ہو گیا۔ تو عطا محمد خان نے اپنی جاگیر سے موضع تلواری
 پر چڑھ کر مشمولہ باگیاں جسکوٹ سے زمین لکھندہ اس کے کو دی۔ راج حاکم مکھان سرکار
 کا ہزارہ میں تھا سردار ہری سنگھ نے پھل میں موضع ترنگی عطا محمد خان کو جاگیر دی

بطور مختار گادی اللہ داد خان بھی ہمراہ رہا اور کھاتا رہا۔ ۱۸۴۰ء میں ہمارا جہ پرتاپ سنگھ اور راجہ گلاب سنگھ نے ایک ہزار روپے کی جاگیر خاص اس علاقہ میں عطا محمد خان کے نام دی دیہات گھنیاں۔ باگڑیاں گندڑہ۔ تلوار۔ دیدوار۔ کھیل اوتلا۔ اوگی۔ ٹولی۔ چلندیاں شاوٹ۔ کانگو۔ ایتر۔ چورکلاں۔ کونگلہ۔ دیوڑی۔ پیردو پٹہ۔ کھیل ترلا۔ اسی کو دید۔ اسی سال عطا محمد خان واللہ داد خان نے آبادی اپنی موضع کونگلہ میں کی اور علاقہ اکثر آباد کیا۔ ۱۸۴۶ء میں جب یہ ملک ہمارا جہ عیوں کو سرکار سے ملا۔ اور دیوان کرم چند اس کی طرف سے امید توڑ دی۔ انتظام بدستور بحال رکھا۔ سرکار انگریزی سے بھی ۱۸۴۹ء میں جاگیر بحال رہی۔ بلکہ ۱۸۵۷ء کی خدمات میں سماعے روپیہ کی اور جاگیر غایت ہو گئی۔

یکم نومبر ۱۸۶۷ء کو محکمہ فرائض حکام وقت اس علاقہ اگرور میں مناسب تصور ہو کر تجویز ایک تھانہ کی ہوئی۔ اور تھانہ موضع اوگی کے کوٹھ ہاے خام میں بنا۔ شاہزادہ اسماعیل خان بمشاہدہ نئے روپے ماہواری مع عیہ مقرر سپاہی کے تھانہ دار مقرر ہوا۔ مئی ۱۸۶۷ء سے بندوبست قانونی کے مطابق حدبست اس علاقہ کی ۲۲ جولائی ۱۸۶۸ء سے شروع ہوئی۔ بعد ایک سال چھ ماہ کے۔ ۳۰ جولائی ۱۸۶۸ء کو قوم حسن زئی۔ چیز زئی۔ اکازی۔ دیشی وغیرہ یاغستان سرحدی سے بہت آدمی مسلح ہو کر بطور دھاڑہ کے صبح کے وقت تھانہ پر حملہ کیا۔ ایک سپاہی قتل اور تین سپاہی جرح ہوئے۔ اسباب اسباب لوٹ لئے گئے۔ چھ نفر آدمی ان کے تھانہ میں قتل ہونے سے بھاگ گئے۔

عطا محمد خان کی جاگیر سرکار انگریزی نے ضبط کر لی۔ اور ۷ اگست ۱۸۶۸ء کو راولپنڈی اور پھر لاہور بھیجا گیا۔ بعد عیال اطفال لاہور میں رہا اور روزیہ بھی ملا۔ بعد مارے جانے تھانہ و گرفتاری و روانگی عطا محمد خان طرف راولپنڈی یاغستانی لوگوں نے اکثر یہ علاقہ جلا دیا۔ سرکار انگریزی نے اکتوبر ۱۸۶۸ء میں کالا ڈھا کہ پر لشکر کشی کی۔ اور ۱۱ اکتوبر ۱۸۶۸ء کو یہ سبب حاضری جرگہ ہائے و ادائے جرمانہ کے فوج سرکاری واپس ہوئی۔ اور تھانہ رستہ

یس ہزار روپیہ کی لاگت سے موضع رشیدہ کی زمین میں تعمیر ہوا۔ ۱۰ جولائی ۱۸۶۹ء کو غلجی لوگوں نے پھر موضع برہنچر اور گل دھیری کے کوٹھے ہائے جلا دیئے اور بہت نقصان کیا۔ ۲۵ اگست ۱۸۶۹ء کو موضع جبکوٹ پر دھاڑا مار کر پانچ آدمی قتل اور ۱۵ گیارہ آدمی مجروح کر دیئے جن میں سے پانچ اور مر گئے۔ کل دس مر گئے اور ۱۵ اگست ۱۸۶۹ء کو مویشی مار ڈالے۔ ۱۷ اکتوبر ۱۸۶۹ء کو پھر سرکاری فوج اس علاقہ پر مقرر ہوئی۔ موضع شاکوت اکاڑی کا ۷ اکتوبر ۱۸۶۹ء کو جلا دیا۔ زراعت برباد کر دی گئی۔ ملکیت ضبط سرکار انگریزی ہوئی۔ فوج موجود رہی۔ جون ۱۸۶۹ء میں پشائش فارسی اس علاقہ کی شروع ہو کر ختم ہوئی۔ ۱۵

۱۹۱۰ء میں میر جان میر صاحب نے بندوبست سرسری اس علاقہ اگر ورکا شروع کیا۔ توجاگیر عطا خان کی دستور رہی ۱۵

چند شہر

۱۔ مانسیرہ۔ حد جدون ختونی پر واقع ہے۔ آبادی اس کی پرانی ہے۔ قوم سواتی نے بعد جنگ و جدل کے تنکوں سے فتح کیا۔ ۱۸۷۴ء میں آبادی ۳۱۷۱ اور تعداد گھر ۵۳۷ تھی۔

۲۔ بفسہ۔ ندی سرن کے کنارے واقع ہے۔ سواتی نے قبضہ کیا اور اس کی آبادی کرائی۔ دو تین بار حملہ داری سکھاں میں اس کی دی گئی ہوئی۔ مگر پھر قوم سواتی نے آبادی کی ۱۵

۱۵	وہی تاریخ ہزارہ	۹۹۱
۱۵	تاریخ ہزارہ	۱۰۱۱
۱۵	تاریخ ہزارہ	۳۸۶
۱۵	تاریخ ہزارہ	۳۸۶

ABDUR RAHIM SWATI Assistant

۴۔ **گل باغ**۔ ترکوں کا دار الحیاست تھا۔ جلال الدین اکبر بادشاہ اور چانگیر بادشاہ بھی ترکوں کے یہاں ہوتے تھے۔ جن کا حال ترک چانگیری میں درج ہے۔ یہاں خاص ترکوں کے مقبرے تھے۔ جو خراب دیران ہو گئے ہیں۔ البتہ زیارت دیوان راجہ فیروز محمد کی جو ترکوں کے وقت تھا اب تک موجود ہے۔ اور تبرک سمجھی جاتی ہے۔ اور اس جگہ عید پر میلہ لگتا ہے۔

۵۔ **شنکیاری**۔ قوم سواتی نے اس کی آبادی کی۔ آخری ویش میں یہ گاؤں تپہ سرسبز کے قبضہ سے نکل کر تپہ میر یعنی دودال۔ پنجول۔ پنجیرال کے حصے میں آئے۔ ہر سہ تپہ اس میں آباد ہیں۔ نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ درخت چنار کی زیادتی کی وجہ سے چنانچی یا چنکیاری جو سندات عہد سکھاں میں درج ہے مشہور ہوا۔ اور بعد میں شنکیاری نامزد ہو گیا جو آج تک اسی نام سے مشہور ہے۔ ایک سرکاری خانہ ڈپٹی کمشنر انارہ بیچر صاحب نے ۱۸۵۸ء میں بنوایا تھا۔ جو آج تک اچھا مضبوط موجود ہے۔ ۱۸۶۲ء میں آبادی ۱۲۲۸۱۔ اور تعداد گھر ۲۶۶ تھی۔

۶۔ **جھوگر منگ**۔ قبضہ قوم سواتی کے بعد اولاد سید جلال بابا سے نور شاہ بابا آباد تھا۔ جو بہت بہادر اور غازی مرد گذرا ہے۔ نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ترک ایک ہزار آدمی کی رجمنٹ کو منگ کہتے تھے۔ ہر رجمنٹ کا نام اس کے سردار کے نام سے مشہور تھا۔ جس مقام پر یہ رجمنٹیں موجود تھیں۔ وہ جگہ بھی رجمنٹ کے نام سے مشہور ہو گئی۔ جیسے دھڑ منگ۔ سم الہی منگ۔ چوڑ منگ۔ کڑ منگ۔ لاجی منگ۔ بالی منگ۔ عزیز منگ۔ جوٹ منگ۔ ککنا منگ۔ لار منگ۔ منگ پرتو منگ۔ چیر منگ وغیرہ۔

۱۔ تاریخ ہزارہ صفحہ ۳۹۲

۲۔ تاریخ ہزارہ صفحہ ۲۸۹

۳۔ تاریخ ہزارہ صفحہ ۳۹۰

کاگان۔ اس جگہ ایک کا فرعون کاگی رہتی تھی اسی کے نام سے کاگان نامزد ہو گیا غازی بابا نے فتح کر کے آبادی کی اور پیران کو آباد کیا

تفصیل آبادی

مردم شماری ۱۹۵۱ء

مردم شماری تحصیل علاقہ موضع قوم بنبرداران گھر آبادی جاگیرداران گھر آبادی

۳۷۲۹ ۸۹۲ ۱۲۷۱ ۵۳۷ ۱۲۷۱ ۵۳۷ ۱۲۷۱ ۵۳۷

محمد حسن ناصر علی
حسن علی خان بھٹو

۳۹۸ ۱۷۱ ۱۷۱ ۱۷۱ ۱۷۱ ۱۷۱ ۱۷۱ ۱۷۱

۱۰۶۲ ۳۹۰ ۳۹۰ ۳۹۰ ۳۹۰ ۳۹۰ ۳۹۰ ۳۹۰

۹۲۶ ۲۶۷ ۲۶۷ ۲۶۷ ۲۶۷ ۲۶۷ ۲۶۷ ۲۶۷

۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱

۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱

۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱

۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱

۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱

۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱

۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱

۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱

۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱

۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱

۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱

۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱

۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۲۱

تایخ بنو
مغیر بنو تحصیل علا موهن قوم نبردان اکر آبادی جاگیرداران مگر

ریاست امیر
ریاست چلتر

۱۳۸ ۸۸۶ مانهره لکان لکان گرج فتح علی شاه احمد شاه ۲۴۵ ۲۳۲۵ لکان قوم سید ۹۶۰ ۵۲
خاص نادرشاه جمدی شاه

تحصیل بنو

۵۸ ۵۸ بری پد بونک لادنگ تنولی احمد امیرفان فیرفان ۵۹ ۲۷۱ نایب اکرم خان ۳۷۴ ۶۵
سمند

۶۸ ۱۹۰ بری پد لادنگ تنولی شیر علی
آوان

۱۰۰ ۶۹۸ بیت پد دینور تنولی میر خیر علی
دبانک تنولی ۵۵ ۴۳۰

۱۱۲ ۶۵۳ بیت پد دینور تنولی میر خیر علی
دبانک تنولی ۱۱۹ ۹۹۳

۱۱۶ ۶۶۵ بیت پد دینور تنولی میر خیر علی
دبانک تنولی ۲۲ ۱۳۲

۱۳۲ ۸۲۲ مانهره لکان لکان گرج باقم

۱۳۲ ۸۲۲ مانهره لکان لکان گرج باقم

۱۳۲ ۸۲۳ مانهره لکان لکان گرج باقم

۱۳۲ ۸۲۳ مانهره لکان لکان گرج باقم

۱۳۲ ۸۲۳ مانهره لکان لکان گرج باقم

۱۳۲ ۸۲۳ مانهره لکان لکان گرج باقم

۱۳۲ ۸۲۳ مانهره لکان لکان گرج باقم

۱۳۲ ۸۲۳ مانهره لکان لکان گرج باقم

۱۳۲ ۸۲۳ مانهره لکان لکان گرج باقم

۱۳۲ ۸۲۳ مانهره لکان لکان گرج باقم

ABDUL RAHIM SWATI Assistant Professor

Swat Sharif

۱۲۲ ۲۶

۷۳ ۱۷

• •

• •

• •

ریاست امب. حلقہ گجراتی ترنگ

ریاست پھلڑہ حلقہ دیالہ ترنگ

علاقہ سکریہ چیرنگ

علاقہ دیشیاں پرنگ

محکمہ ہنسہر و سرنگ داخلی ڈیپو ڈیال

جاگیرداران گھر

ان قوم ہید ۹۹

کرم خان ۳۷۲ ۴۵

۷۱۲ ۲۱۷

۳۲۶۳ ۷۸۰

۷۴۵ ۲۵۸

۳۸۹ ۷۲

۸۵۰ ۱۳۹

۲۸۷۲ ۶۳۰

۱۷۳۶ ۲

۲۲۰۴ ۸

۲۲۹۷

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt: P.G Jahanzeb College Saidu Shari Swat

کچھ تواریخی حوالہ جات

مطابق خلاصۃ الانساب منہ نمبر ۷ تاریخ افغانہ حصہ اول صفحہ نمبر ۱۱۳ اور حصہ
منہ نمبر ۲۱۲۔ قوم سواتی دراصل سواتی سے خیال کیا جاتا ہے اور سواتی۔ فوج
برکائی اور فرطی شاخ ہائے تاجک ہیں۔ سواتی اصل میں افغان نہیں۔ لیکن افغانوں کی زبان
اور عادات اختیار کر لینے سے ان کے ساتھ مل گئے ہیں۔ اور افغان کہلانے لگے ہیں۔ اور
انہیں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ یہ ملک سوات اور باجوڑ میں آباد تھے۔ یوسف زئی نے
پایا۔ تو یہ سوات لے گئے۔ تو پھر سواتیوں کو اس علاقہ سے نکالا۔ تو سواتی نکل کر پختی
کو چلے گئے۔ مگر اصل تاجک ہیں۔ اور تاجک ان عروں کی اولاد ہیں۔ جو پہلی صدی
ہجری میں ملک ایران و خراسانی وغیرہ کو فتح کر کے اسی جگہ قیام پذیر ہوئے تھے۔ یہاں
دراصل مدانی ہیں۔ اور متراوی اپنے آپ کو یوسف زئی کی اولاد بتاتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ بعض
حالات میں یوسف زئی سے اس وقت ملکر ہو گئے تھے جب یہ قذہار کے حوالہ سے
کارا اور ونگا میں رہتے تھے اور پچھے سوات میں جا آباد ہوئے تھے۔

پشتو دیوان عبدالعظیم صواتی کا انتخاب

جن میں صواتی کو رانزی زئی پشتون کہا گیا ہے۔
جبر عیوب دی بھساب حکام پہ تن کب
بادے نہ ونیم اخیل نسب کب راج
زہ صواتے عظیم لہ اصلہ رانم زئی سیم
دروغ کشہ دے پہ داکنن وایم سیم
و دنیا لہ بے وفا و آشنایانو
زہ صواتے عظیم یئم تو بکار دیر

د دُنیا فادے به بیا پہ نکاح نہ کرم
 کہ پنبتون عبد العظیم یُم پہ نسب کنیں
 رانوی زئی عبد العظیم و ساقہ ریا
 پہ امان د مفسد انو لے طلاح
 پہ کہاں سر وصال لے خدائے نصیب کہ
 رانوی زئی عبد العظیم دے بختورن
 لے شیطان سرور د بنی کوہ عظیم
 د صواتی فورخان رگے د دو لار شی
 زہ لا عظیم چہ یُم د دوی لے لسلہ
 حکمہ ما کنیں دے آثار د رانوی ز
 خیل کما دیلا رنیکہ وطن صوات دے
 دوی پہ خیل کنیں رانوی ز وودلر بایہ
 لار بنی د د بنی انرا بی اخیلے
 ربودہ کرم لے صواتہ تردے حاید
 بل عظیم دے پہ وطن و اشغز کنیں
 پہ نامہ کنیں دے شریک لہ ما گرایہ
 د تصنیف د محسن وادہ مستامعہ
 سن یوزر دودہ سرور دے بخوس وایہ
 خاتمہ د خیل مکتوب عبد العظیم
 دا غزل کمرہ بس کہ نور اشعار مہ وایہ
 شہل تیا کالہ م تیر کرل پہ عذاب کنیں
 پہ خوار بی پہ مشقت پہ اضطراب کنیں

سیر ۱۱۳ اور حد
 مرواتی۔ فج
 انصافوں کی زی
 لگے ہیں۔ ا
 سرف زئی نے
 واتی نکل کر پ
 جو پہلی صدی
 ہوتے تھے یہ
 کہتے ہیں۔ بعض
 کے حوالہ سے

گی ہے

نسب نامہ قوم سواتی افغان تحصیل ماسہرہ

ضلع هزارہ مغربی پاکستان

گبری سواتی - پکھلی اوتلی (بالا بری) یک حصہ سہ تپہ زمکٹی

I (زمین)

تپہ دیرشرائی			تپہ میر		
جہانگیری	ارغشال و لکال	ارنالی و مندرای	دودال	پنجفول	چمچیرا
(۳)	(۴)	(۵)	(۶)	(۷)	(۸)
خانی	تپہ	تپہ	تپہ	تپہ	تپہ
(۱)	(۲)	(۳)	(۴)	(۵)	(۶)

میالی مہراوی سواتی پکھلی ترلی دایین بری یک حصہ بارہ زمکٹی

II (زمین)

میالی			مہراوی		
پنجوڑہ و شمالی شوڑہ	رہاٹی	طور لکال	اشکو	نروڑ دیشی	مہراوی
(۱)	(۲)	(۳)	(۴)	(۵)	(۶)
پنجوڑہ	پنجوڑہ	پنجوڑہ	پنجوڑہ	پنجوڑہ	پنجوڑہ
(۷)	(۸)	(۹)	(۱۰)	(۱۱)	(۱۲)

ٹوڑ سواتی آلائی

III

دیرشرائی آلائی			میر آلائی برہم پاؤ		
گھوٹیل	گیلال	پیائی	جنگیل	اشرال	میالی
(۱)	(۲)	(۳)	(۴)	(۵)	(۶)
گھوٹیل	گھوٹیل	گھوٹیل	گھوٹیل	گھوٹیل	گھوٹیل
(۷)	(۸)	(۹)	(۱۰)	(۱۱)	(۱۲)

گیری سواتی

اولی سیکھلی یک نصف در سہ تپہ در نو نمکی تحصیل ماہرہ ضلع تیراہ مغربی پان

۹۸۳ (تاریخ هزاره دس ص)

تیمیر
محبول

شیخ دیو دھیری۔ ناڑیاں دیو دھکی۔ بکاہ۔ برکوٹ۔ نیم حصہ مانسہرہ۔ ہڑالہ۔ غازی پور۔

گستان علاقہ: راجدواری، ملی سنگ، ٹاکوٹ، نادرگاہ، اوٹل، کھنڈر، کوٹ گلہ۔

تھنہ لکے۔ پسواہ

جب قبضہ حال رہا تو خان وغیرہ اولاد محمد امین خان گڑھی والا غنیل کے قبضہ میں

اور نیز اور خائیل ہئے کا ورثہ بھی ہے مرادہ اکثر قوم گو جریں۔ قوم یب بھی کچھ زمین کھاتے ہیں

مسلمان میں خائیل کا پورا قبضہ ہے۔

موجودہ فیض خاں کا پستان ^{نہی} راجداری - ملی شنگ - ہل - شمالی - بن سیر پر ہے

علاء الدین کو روئے کر کے دیکھو۔ ہم جہاں پہنچے وہاں ہتھیاریاں۔ مارے۔ دھڑیل۔ ترکان

۳۸۶

درخان سوارو قبا خیل نے گڑھی حبیب اللہ کی آمد کی خبر

تاریخ هزاره ولس صفحہ ۱۱۴۱ جاگیر دار ۱۱۳۱ محمد حسین خان ولد غنیض طلب خان قوم خاٹھیل

آل ساکنین ماہرہ عہد سکھاں سے پہنچا دیا۔

تاریخ هزاره ولس صفحه ۱۱۴ جاگیردار ۱۳۲ سمندر خان ولد محمد امین خان سواتی خانیسل

حضرت حبیب اللہ خان بہرہ کمال سے علاقہ گڑھی۔ کوشش شنیدی مامونہ دہلی رضی سرکار

تاریخ قزاقان و بیس صفحه ۳۳۳ کرسی نشین ۴۲ - سمندر خان و ملا محمد امین خان جاگیردار

حضرت مولانا محمد علی حنیف اللہ خان انصاری صاحب مدظلہ العالی

ABDUR

تاریخ ہزارہ ولس صفحہ ۳۳۳ گری نشین ۲۵ محمد حسین خان بھائی گروہ دار منسہرو
تاریخ ہزارہ ولس صفحہ ۳۰۲ صوبائی دباری ۱۱ محمد حسین خان ولد سمندر خان سوات بھائی خان
خان خیل گڑھی حبیب اللہ خان پیدائش ۱۸۶۷ء
تاریخ ہزارہ ولس صفحہ ۳۰۵ ضلع دباری ۲۲ محمد حسین خان ولد فیض طلب خان وادیات
سواتی خانیل منسہرو پیدائش ۱۸۵۹ء

خان محمد عباس خان سواتی خانیل منسہرو ایم۔ ایل۔ اے صوبہ سرحد ۱۹۳۸ء وزیر
جنگلات کاشمیر وزارت ۱۹۳۸ء ڈیپارٹمنٹ پارٹی۔

نواب رستم خان سواتی خانیل ہل ایم۔ ایل۔ اے صوبہ مغربی پاکستان
خان بہادر خان سواتی خانیل گڑھی حبیب اللہ خان مسلم لیگ ایم۔ ایل۔ اے صوبہ
سرحد اسمبلی ۱۹۵۱ء

خان محمد حنیف خان وکیل سواتی خانیل منسہرو ۲۸ اپریل ۱۹۶۲ء کو پاکستان نیشنل اسمبلی
کے ممبر منتخب ہوئے ۱۹۶۵ء میں دوبارہ ممبر قومی اسمبلی منتخب ہوئے موجودہ پارلیمنٹری سیکرٹری وزارت خزانہ ہیں
تاریخ ہزارہ ولس صفحہ ۹۸۲ خانیل سواتی کا جد اعلیٰ بھائی خان بہادر سید جلال بابا کے
بیرے گلی باغ پکھلی آباد بھائی خان سید جلال بابا کا مختار کار اور وکیل تھا بھائی خان کا فرزند
مراد خان پاس سلطان شاہ محمود ترک حاکم گلی باغ کے تھا کار تھا بعد تقسیم ملک سرداری اور
خانی بھائی خان کے گھر کی اور سید جلال بابا کی اولاد کی اور ان میں غایت اللہ خان کی رہی
۱۳۱۰ سید جلال بابا ملک بیرے بہادر مراد خان قوم عرب تھے گوجاتے ہوئے گلی باغ میں
مقیم ہو گئے ۳۸۶ قوم سواتی نے بعد قابض و خیل پکھلی میں ہونے کے جرگہ کیا کہ منسہر حد جلال
و تنولی پر ہے گڑھی حبیب اللہ خانیل ہر کوٹ کی حد علاقہ جوں کیمیر سے ملتی ہے اور
پھانکوٹ واقعہ علاقہ یاجستان قوم پٹان کی حد پر ہے جواب ٹاکوٹ کے نام سے مشہور ہے
سب لکھت سرحیات کی کریا ان پر چار جگہ پر اصل قبضہ قوم خانیل سواتی کا قرار
پاویں اور باقی کل واران پکھلی ادنیٰ بھی مشترکہ اس میں آبادی بناویں تاکہ وقت ضرورت
بد انتظامی نہ ہو جاوے کل قوم خانیل سواتی آباد ہوئی حبیب اللہ خان بزرگ سمندر خان

شاہ ہے کہ بھائی خان مورث اعلیٰ خانیل سواتی کے بزرگ تھانہ بختہ سوات میں آباد تھے۔
 بھائی خان بن شہر یار بن مصری احمد بن یعقوب خان تھانہ مطابق افغان ایٹڈ چٹان
 سکاٹ صفحہ نمبر ۷۰۔ بھائی خان پٹھان بدخشاں سے سینکڑوں آدمی لے کر ہندو کش
 طلب خان کے ساتھ کو عبور کر کے گلی باغ تک پہنچا۔ اور گلی باغ کو بھی فتح کر کے قبضہ کیا۔
 قابل تحقیق روایت کے مطابق خانیل سواتی صدیقی قریشی ہیں۔ جس کا نسب نامہ

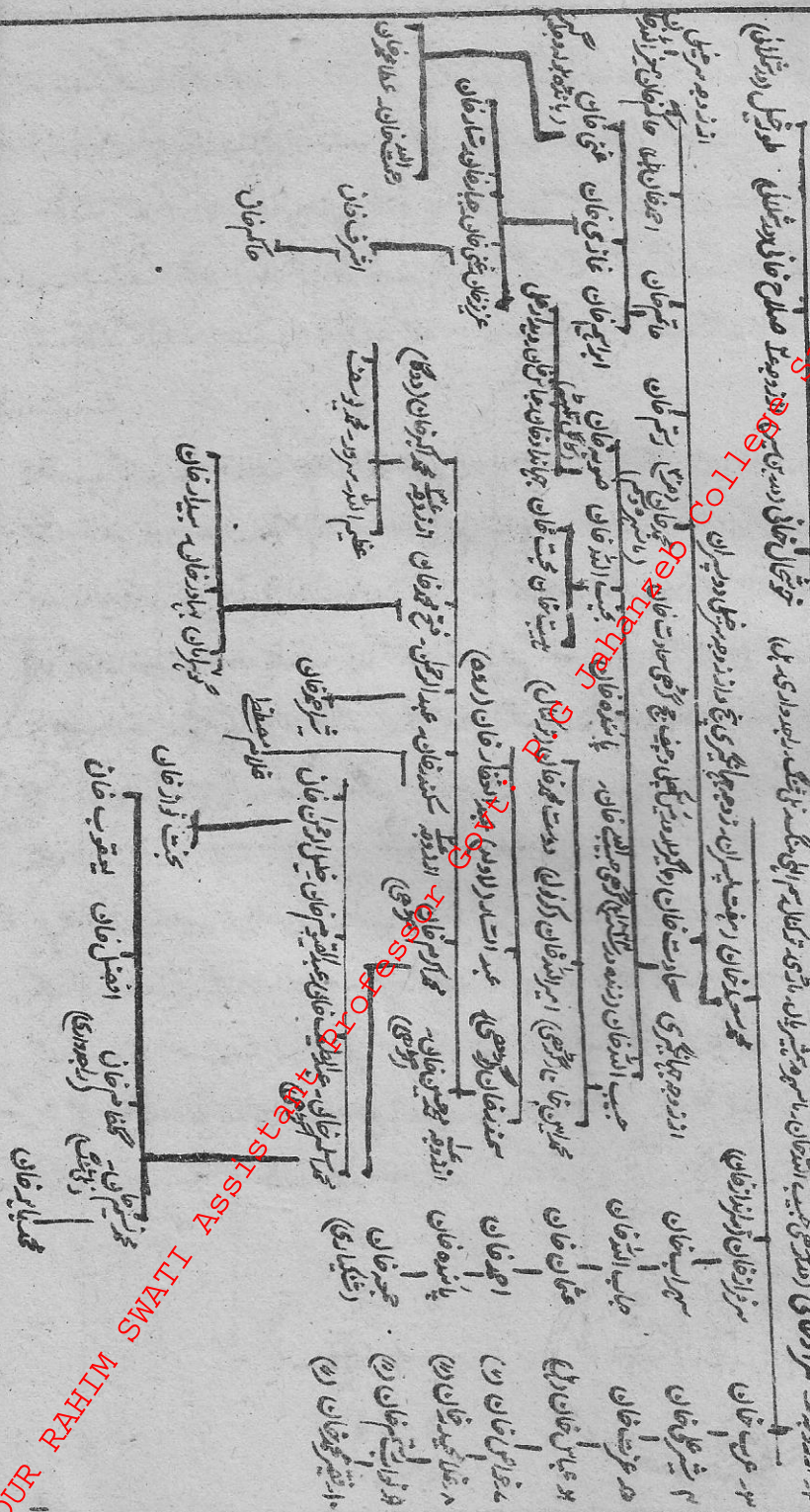
۱۹۳۸ء ذی قعدہ

یعقوب خان بن سلطان یحییٰ (مکہ معظمہ) بن سلطان جعفر (شام) بن سلطان زید
 (شاہ کوفہ) بن سلطان قاسم قاسم (کوفہ) بن سلطان منصور (بغداد) بن سلطان
 حمیدی (مدینہ) بن حاج (میلان) بن داہر ثابت بن دارا شان بن شادم بن
 ہما نگیر بن عابد بن نامہ عارف بن شمس النور بن احمد نور (روم) بن یوسف نور
 بن عبید اللہ بن جعفر ثانی بن ملک بن عمر الدہر (عجمہ) بن منصور ثانی (کوفہ) بن
 خار بن حاج (شام) بن ملک الملک (بغداد) بن برانند (شام) بن ناہیر (لوتان)
 بن قباد (ستواد) بن تاجر (حیم) بن عواد (کوفہ) بن مبارک (شام) بن جمال (مکہ)
 بن صنخان (مدینہ) بن غفران بن طلب بن یامول بن حضرت محمد (گورنر مصر) بن
 بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اول بن ابو جعفر عثمان بن عامر بن عمرو
 بن کعب بن سعد بن تیم بن فرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر قریش
 اس طرح بھائی خان چوالیسویں پشت میں ہیں۔ بھائی خان کا اصلی نام عبد الرحمن تھا اور
 اس کے تین بھائی تھے۔ قتلان۔ جمال خان اور نعل خان



ABDUR

بھائی خان مورث و جد اعلیٰ خاخیل سواتی

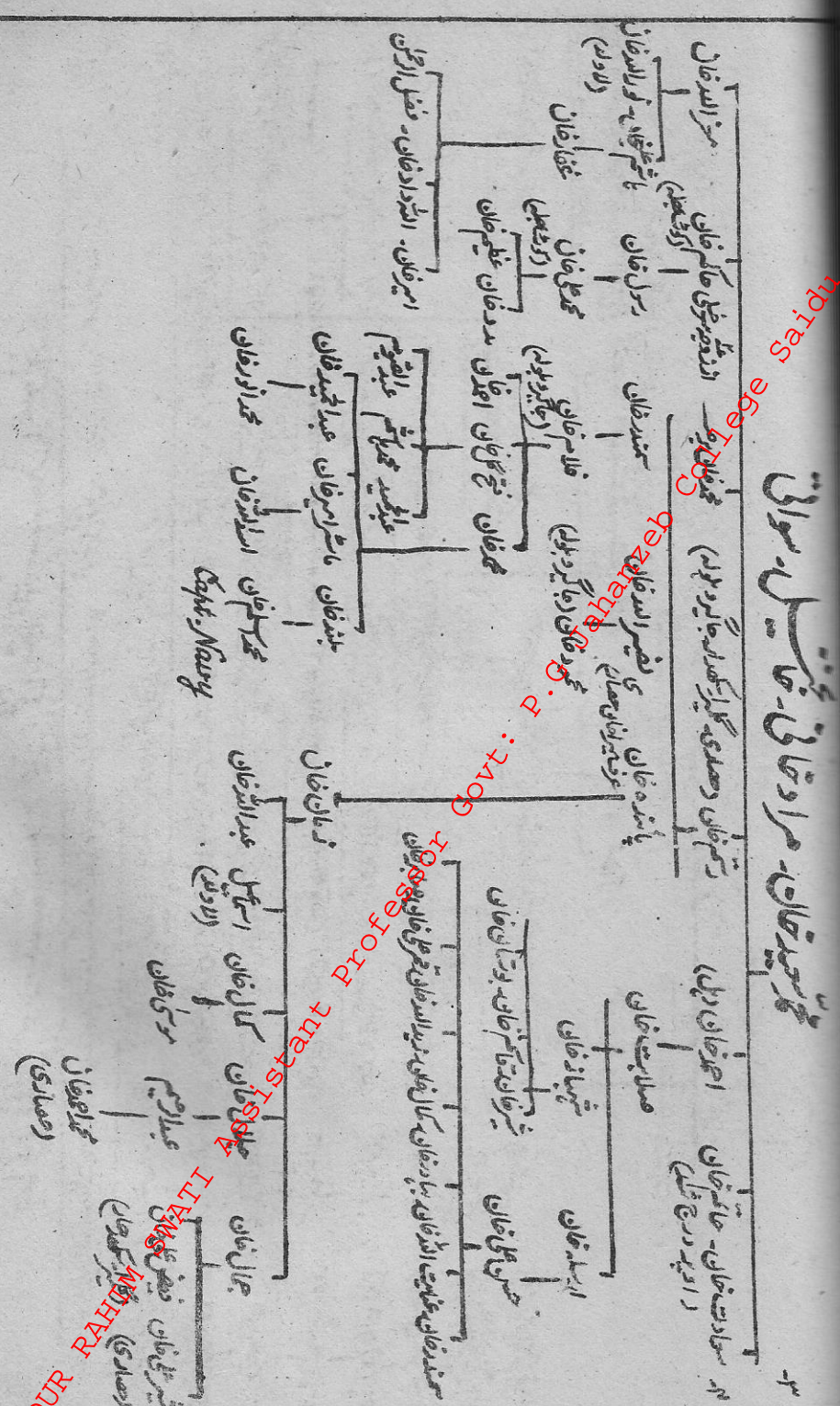


ABDUR RAHIM SWATI ASSISTANT

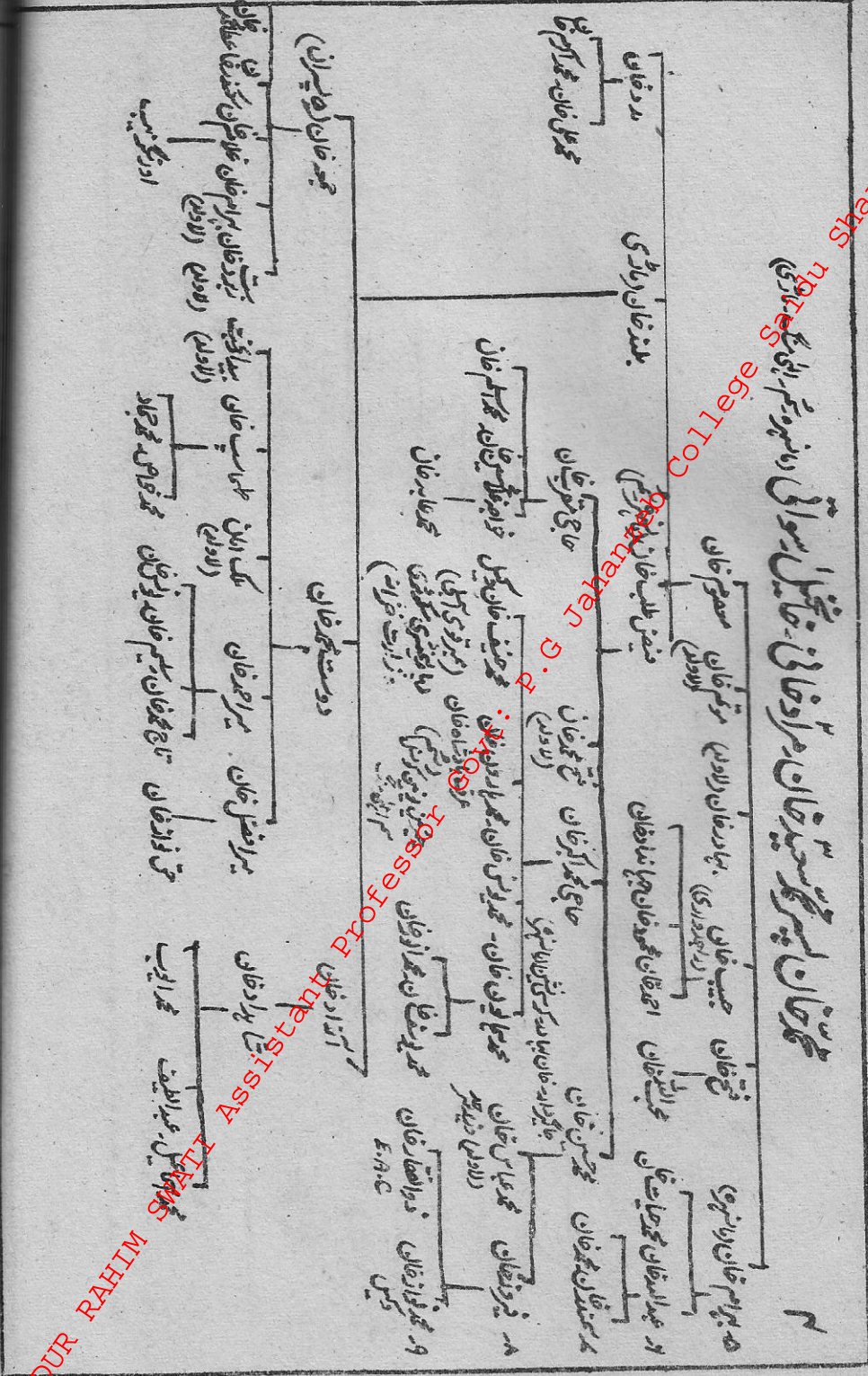
Shari Swat

محمّد سعید خان - مراد خان - خاخیل - سواتی

محمد سعید خان۔ مراد خان۔ خانی۔ سہیل۔ سہیلی۔



محمد خان پسر محمد سید خان مراد خان - خلیل سواتی (دانشور و شاعر نامور)



ABDUR RAHIM

Assistant

Professor

Jahan

College

Swat

Sharif

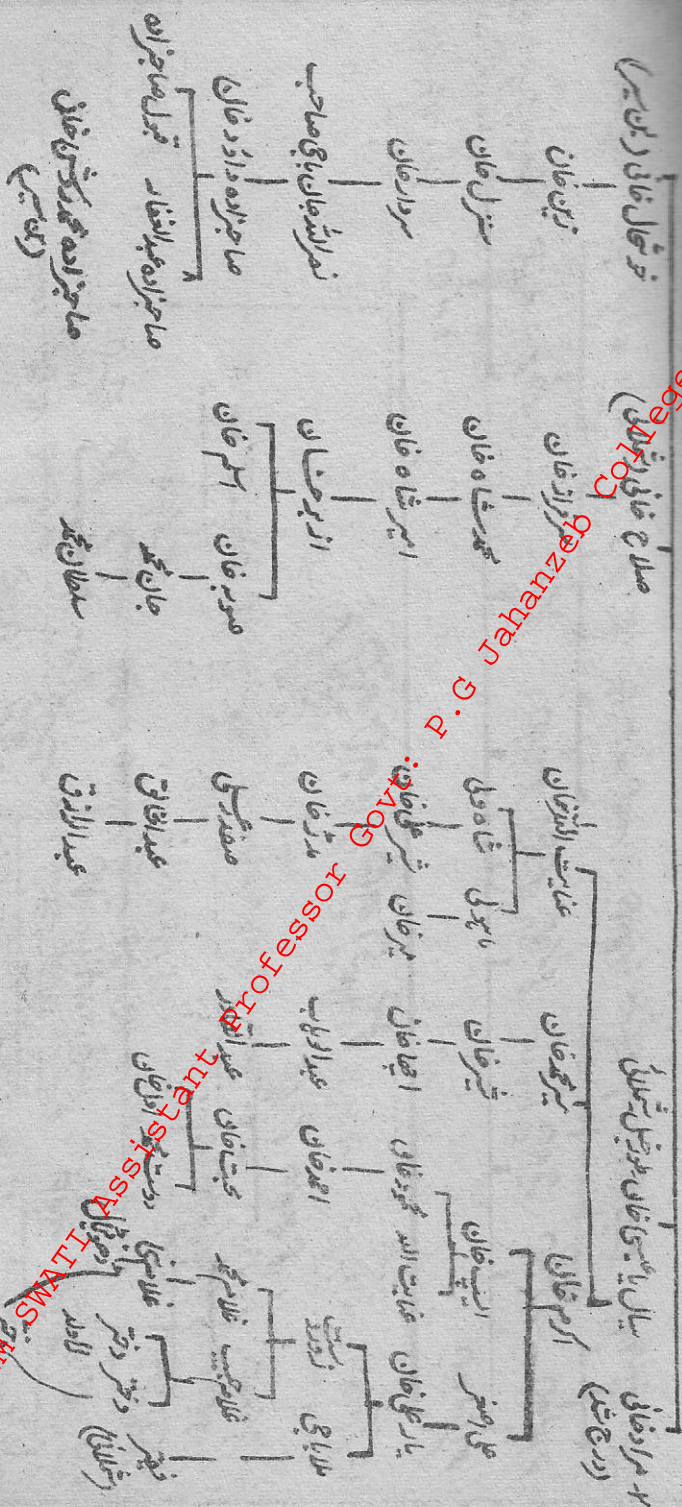
Swat

Swat

Swat

خان خلیل - سواتی

خوشحال خانی (بن سید)



Swat

عبدالغنی خان - مراد خان - مختار خان

۱. محمد حسن خان

۲. محمد حسن خان

۳. محمد حسن خان

۴. محمد حسن خان

۵. محمد حسن خان

عبدالغنی خان - مراد خان - مختار خان

۶. محمد حسن خان

۷. محمد حسن خان

۸. محمد حسن خان

۹. محمد حسن خان

۱۰. محمد حسن خان

۱۱. محمد حسن خان

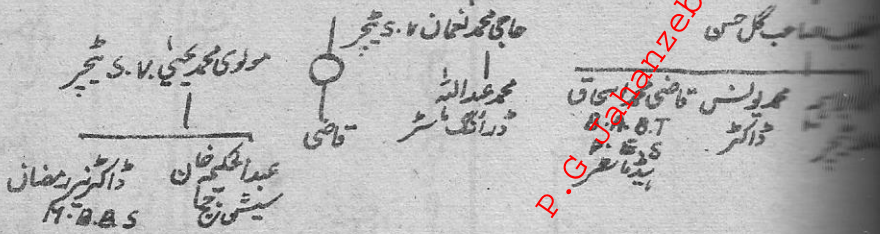
۱۲. محمد حسن خان

ABDUR RAHIM Swat Assistant Professor P. G. Jaharzeb College Saidu Sharif Swat

مردم شماری ۱۹۵۱ء سنہ نمبر ۵۰

شمار	نام موضع	رقبہ مربع میل	آبادی	گھر
۶۵	بفہ ڈھوڈھاری	۵,۹۵	۹۲۶	۲۶۷
۶۶	بفہ لغمانی جہاڑی			
۶۷	بفہ لغمانی	۲۵۰۳	۳۹۸	۱۷۲
۶۸	بفہ بجوری خواجہ خیل	۳,۱۵	۱,۰۶۲	۳۹۰

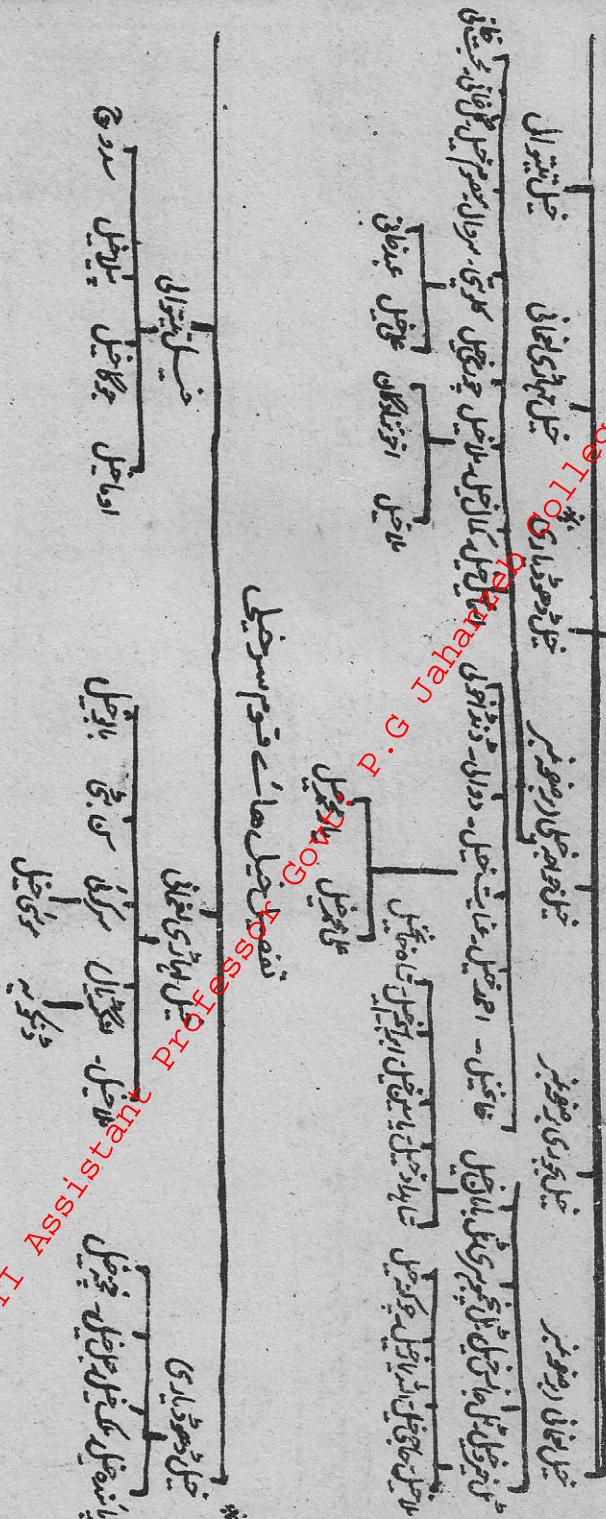
لغمانی سیخیلی لفہ



بفہ ڈھوڈھاری

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. P. G. College Saardu Sharif Swat

تفصیل خیل ہائے قوم سخیلی



ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

Saidu Sharif Swat

سرخیلی سولہ

انسانی وسطانی کالہ بن سلطان نوشاہی سلطان بہرام پانی پانی سلطان کچاکن از سلطان طہر بن

سید علی سولی

نحانی سلطان کلا بن سلطان توستان سلطان پور پانی پتی بن سلطان اچاس از سلاطین

بانی خلیفہ عالم برصغیر ۹۸۰

نیر علی بن سلطان

۱. سید علی خاں (نیر علی خاں) ۲. دولت خاں ۳. خلیفہ خاں

۴. ناصر خاں ۵. ناصر خاں ۶. ناصر خاں

۷. ناصر خاں ۸. ناصر خاں ۹. ناصر خاں

۱۰. ناصر خاں ۱۱. ناصر خاں ۱۲. ناصر خاں

۱۳. ناصر خاں ۱۴. ناصر خاں ۱۵. ناصر خاں

۱۶. ناصر خاں ۱۷. ناصر خاں ۱۸. ناصر خاں

۱۹. ناصر خاں ۲۰. ناصر خاں ۲۱. ناصر خاں

۲۲. ناصر خاں ۲۳. ناصر خاں ۲۴. ناصر خاں

۲۵. ناصر خاں ۲۶. ناصر خاں ۲۷. ناصر خاں

۲۸. ناصر خاں ۲۹. ناصر خاں ۳۰. ناصر خاں

۳۱. ناصر خاں ۳۲. ناصر خاں ۳۳. ناصر خاں

۳۴. ناصر خاں ۳۵. ناصر خاں ۳۶. ناصر خاں

۳۷. ناصر خاں ۳۸. ناصر خاں ۳۹. ناصر خاں

Sharif Swat

Jahanzeb College Saidpur

خوشحال خان۔ جانشین۔ خانانہ سرخلی گبری سواتی

اردوستان

نبردست خانہ رحمت اللہ خانہ جرات خانہ۔ قلعہ سواتی

مصلحت خان

جہل خانہ صیہ خان

شہادت خان

خانہ برہان خان

صحت خان

مجتب خان

رستم خان

خیر زمان خان خوشہ علی خان

میر میر اللہ خان

خوشحال خان

دراصل خان

سائبر خان

شرف خان

خوشحال خان۔ جانشین۔ سواتی۔ گبری سواتی

ABDUR RAHIM SWATI Assistant

نوح خان خان - جانشین - عثمانی - گبری - سواتی

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

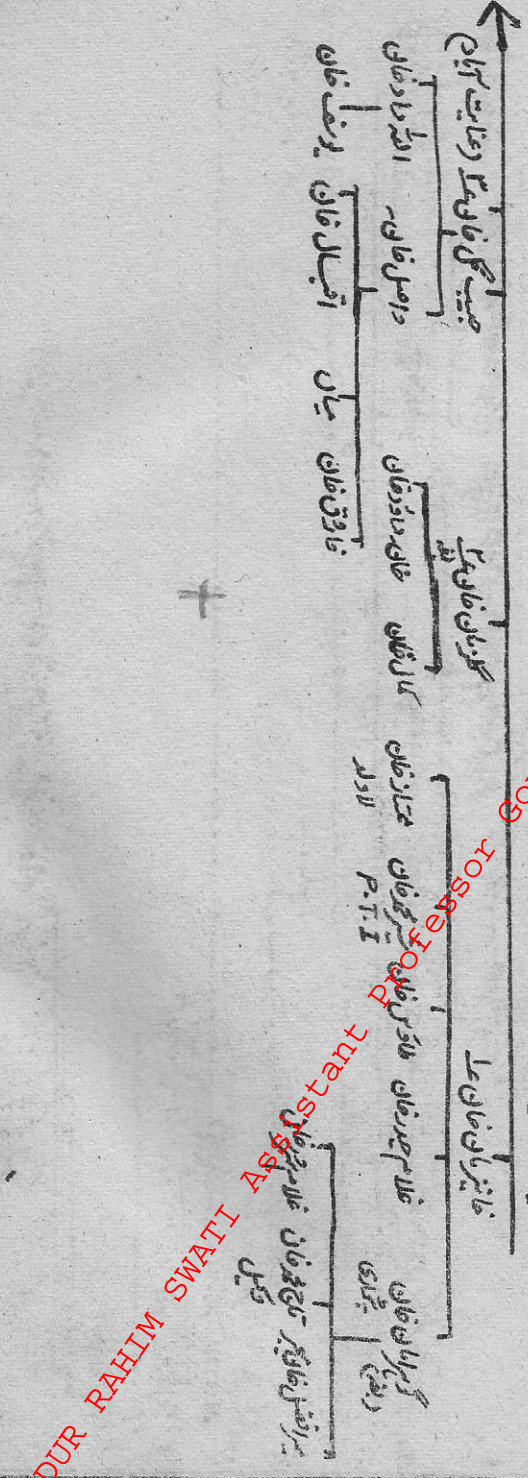
۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

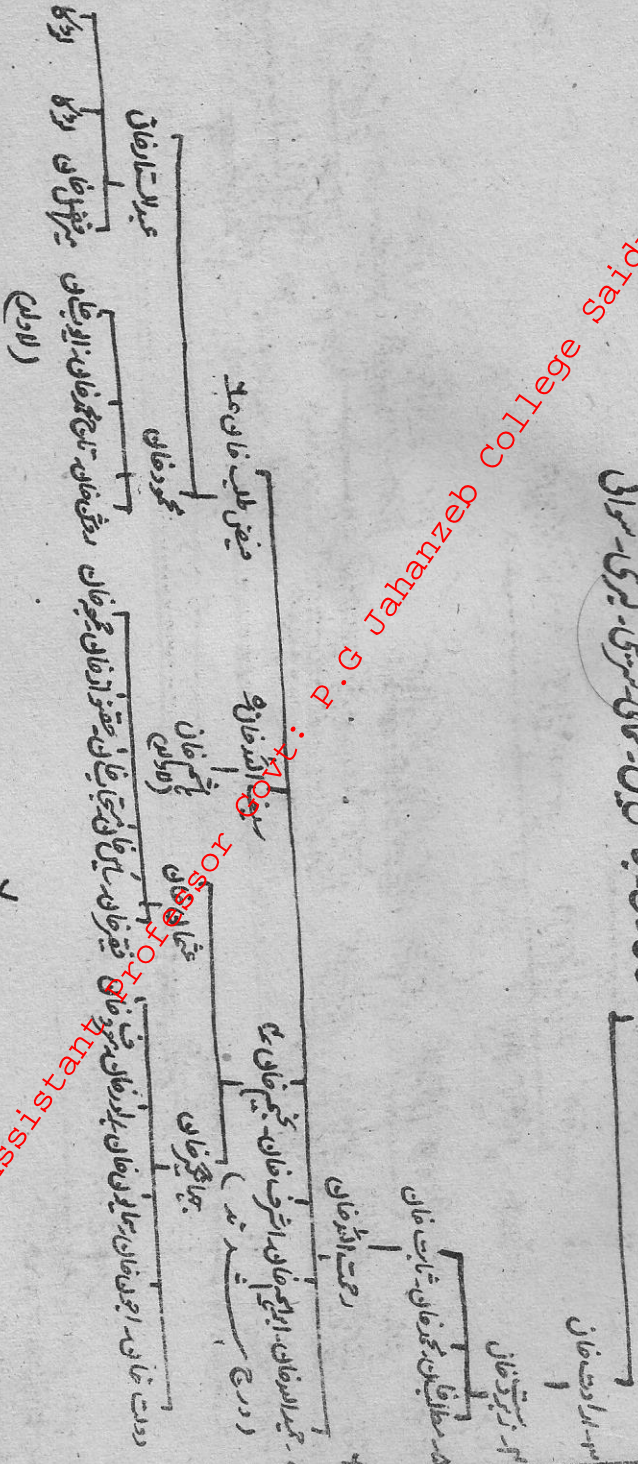
۱۱۴



Sharif Swat

P. G. Jahanzeb College Saidu

نوشحال خان پشگل - لغمانی - سرگل - گری - سواتی



x

ABDUR RAHIM SWATI Assistant

نوشحال خان - جاس خیل - لغمانی - سرگل - گری - سواتی

یاماخیل - بام خان بن کاخان - لغانی پیر خلی سواتی

نیز خان (برص ۳۴)

شاه خیل - شام خان

حاکم الله

رحم الله

عالمی

دول خان

مصور درجہ

حافظ کریم (صلابت خان نورانی)

شاہ ندیم بیگم - سرور علی بندہ - کت خان - بیگم خان

نعمان دانی الله جمال بیگم

فتح علی حبیب رحمتی - قاسم خان - جیم خان

علی

یاسین خان

احمد خان

احمد خان

شاه زور محمد خان

بگوان محمد

سراج خان

عالم خان

احمد خان

آدم خان

نور خان

ابراہیم خان

ایکس خان

یحییٰ خان

شاه خیل - شام خان

اکرم خان

آدم خان

شم خان

بازار خان

خانی خان

علی خان

بیرا خان

عبدالله خان

عبدجلیل

دریغ

لاہور

آدم خان

سنگار خان

یاماخیل - بام خان بن کاخان - لغانی پیر خلی سواتی

P. G. Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

ABDUR RAHIM SWATI Assistant

ابو یحییٰ خلیلی
(در مع شمد)

ایزید بن ابراهیم

عقبات

1960.16

一

३७६

داور خان

卷之五

RAT.

THE

1

Swat
Jirga Sharif
Saldu Sharif
Jahanzeb College
D.G. Jahanzeb
Professor
Assistant
SWAT
RAHIM
ABDUR

۱۴
۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳

شرعی سواتی

سرخی سواتی

خواجه خلی

عبد اللہ خان

اسماعیل خیل برہم

سلاکویتی

عبد الرحمن

پانہ خان

شیر خان

عثمان خان

مسعود خیل رگل غانی گلزیان محبت خانی

عبد الرحیم عبد خانی علی محمد علی خیل

بجوری خیل برہم

اسماعیل خیل برہم

عبد اللہ خیل برہم

کمال خیل برہم

مدینہ جوگڑنگ

ولایت خان ابوالحسن

فتح محمد

عبد الجبار

بوڈایا مجذوب

ولد وفا

محمد صدیق برہم

محمد شمیم

برہم

برہم

برہم

برہم

برہم

برہم

برہم

اخون عبد اکرم اخوندگان (شکریا دور باغوان) زویہ اول بی بی فاطمہ شش پیران

ضیاء الدین

محمد گل

محمد الدین

محمد جی

محمد جید

عبد الہادی

سور

(لاولد)

(لاولد)

(لاولد)

(لاولد)

(لاولد)

(لاولد)

(لاولد)

فقیہ

اسماعیل

عبد الخفاد

عبد الجبار

حمید اللہ ہدایت اللہ

احمد

اخوند علامہ

محمد عرفان

نور احمد

احمد

محمد رفیق طارق

فضل کریم

فضل کریم

فضل کریم

خاندان خواجہ محمد علی خیر محمد شیر دلاویہی غالبین

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

Sharif Swat

دانش خاں غلی

ابا

ولایت خان

نشین خان برزلا

دارش خان

تاج خان

میرزا خان

چند خان غانی الدین

عزت الدین

عبدالمجید عبدالحمید

عبدالمجید محمود خان

زاد خان

بوستان

میر عبداللہ

ابن خان

فیض احمد

مکرم خان

عبدالمجید غازی خان

محمد رفیع

سکین (لاول)

خوارج خان

سکین

دارش خان

اھ خان

صوفی خان عبداللہ

یاد علی

مکرم خان

ابو خان

ابو خان

ابو خان

ابو خان

ابو خان

ابو خان

ابو خان

ابو خان

ابو خان

عبدالمجید

شیر علی

تعلیم الدین

محمد علی داد محمد خان عبداللہ

محمد علی

محمد علی

محمد علی

محمد علی

محمد علی

محمد علی

محمد علی

محمد علی

محمد علی

محمد علی

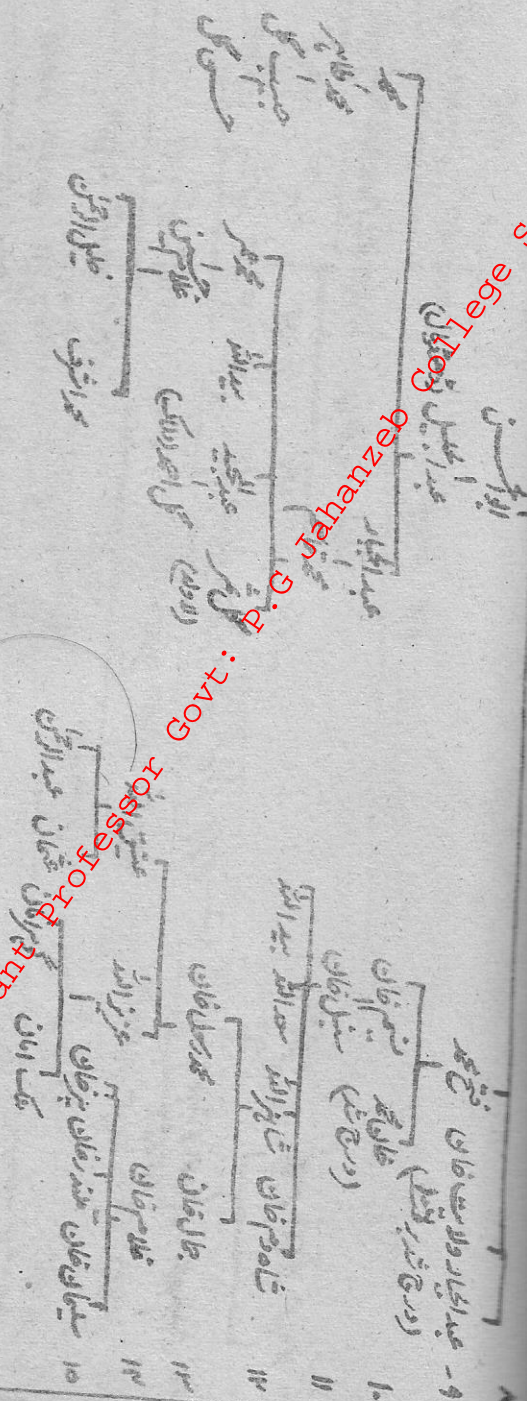
محمد علی

محمد علی

ABDUR RAHIM Swat

College Saidu Sharif Swat

مداخلہ - خزانہ دار - خزانہ دار



ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

کمال خیل - خواجہ غلامی - مشغی (دیر) - بالاکوٹ - میرید - لاکھڑی - سر ڈیھان

۱۹۱۱ - غرضان برہہ

۱۰ - شہزادہ خان / کفایت خان (مالک)

۱۱ - غلامی خان

۱۲ - میر خان

۱۳ - عیسیٰ

۱۴ - اصل خان

۱۵ - جمہ خان

۱۶ - حیات خان

۱۷ - محمد خان / محمدی محمد

۱۸ - شہزادہ خان

۱۹ - عطاء خان / محمد خان

۲۰ - عطاء خان / محمد خان

۲۱ - سرخان

۲۲ - بہرام

۲۳ - نواز

۲۴ - قاضی احمد

۲۵ - دران

۲۶ - حاجت خان

۲۷ - حاجت خان

۲۸ - بالہ خان

۲۹ - نیاز محمد

۳۰ - غرضان

۳۱ - ولایت خان

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

۳۲ - شہزادہ خان / محمد خان

۳۳ - شہزادہ خان / محمد خان

۳۴ - شہزادہ خان / محمد خان

۳۵ - شہزادہ خان / محمد خان

۳۶ - شہزادہ خان / محمد خان

۳۷ - شہزادہ خان / محمد خان

۳۸ - شہزادہ خان / محمد خان

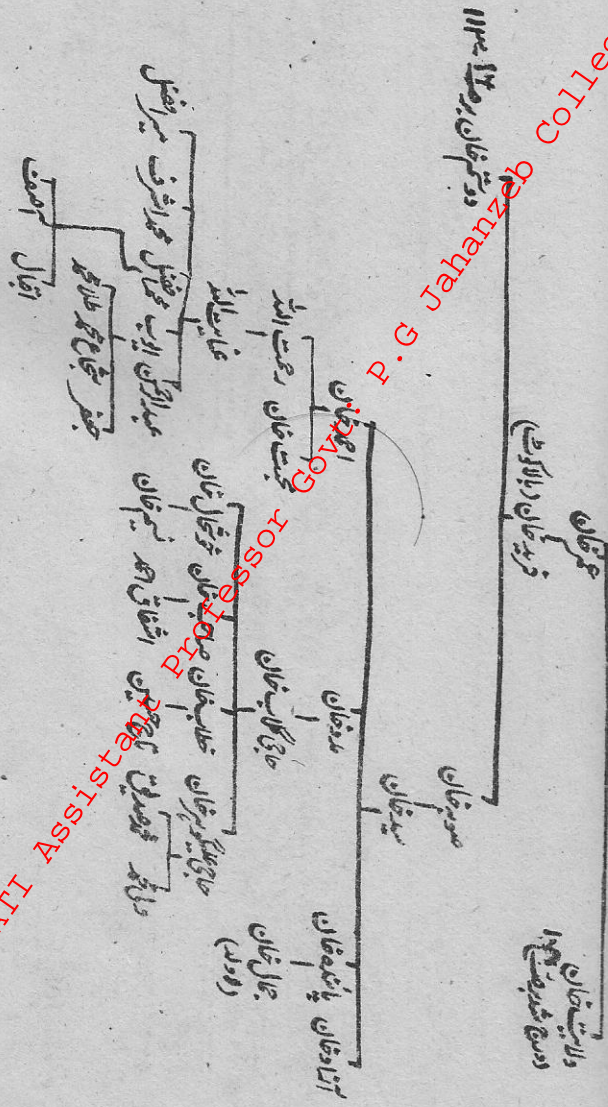
۳۹ - شہزادہ خان / محمد خان

۴۰ - شہزادہ خان / محمد خان

۴۱ - شہزادہ خان / محمد خان

عبدالله بن محمد
بابو خان
1515
1515

عالمی - خواتین کی



14

14

ABDUR RAHIM SWATI Assistant

موسس خان برٹ لاہور خان کا خلیہ توجہ کی لکھی

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

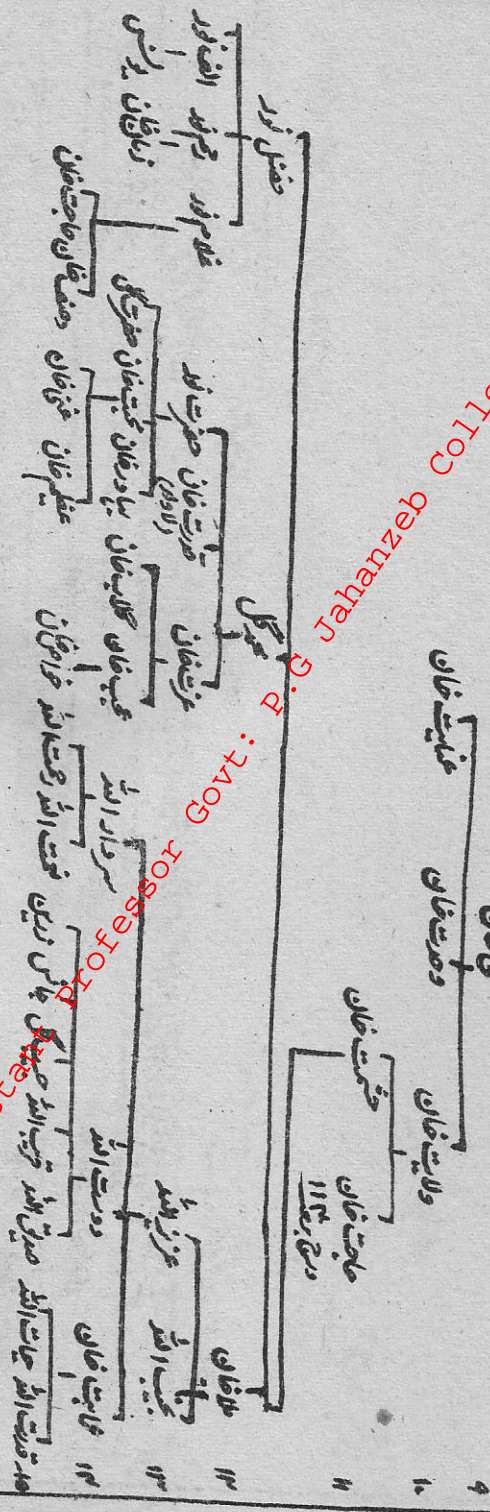
ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ملازمتی برٹ لاہور

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor P.G. Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

پہلوی سلسلہ خواجہ سید علی



ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor P.G. Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

چائستہ خان برٹس۔ رائٹل بن کلاویٹی غلام علی بھٹا

طیاضیل - علی محمد
(درجہ برہمچاری)

عبدخانی

برای

میدخان راولپنڈی

مجلس فافان

...

وہابی

三

1

三

1

سید محمد علی

11

5

خان

五

100

...lich

(۳) چہ سانگری

۳۔ جہانگیری۔ تپہ و شرانی۔ گیری سواتی۔ اوتلی کھلی۔ ریکٹ نمکی

موجب تقسیم قوم۔ سرکاری علاقہ۔ جمید۔ مٹھی خاص۔ چٹ بٹ۔ ریڑ۔ چٹ۔ شاہ خیل۔
میرا جمعدلی۔ ساٹھ سو۔ بروٹ۔ مانسہرو۔ دھڑیل۔ قری۔ شاد کو
نیل بی۔ بی بیچہ۔

بموجب قبضہ مال۔ شاہ خیل گرجی و حصہ چکاء میں اوان۔ چڑ گجر۔ ٹبر سید۔ جبر
ان کے سوائے سب دیہات میں قبضہ ہے۔ مزارعہ بائی چکوہ دیتے ہیں۔ اکثر مزارعہ
اوان۔ تنولی و گجر ہیں۔ یا مغان میں پورا قبضہ ہے مزارعہ گجر زیادہ ہیں۔

موجودہ قبضہ دار۔ درہ بھوگڑ سنگ۔ جوڑی۔ سچہ۔ کانڈی ہنسہرہ۔ کوشکے برکوٹ۔ سفید
ہنسہرہ خاص۔ چٹی ڈھیری۔ اوگرہ۔ دھڑیل۔ خان پورہ گلی پانچ۔ خون خیل موضع ٹالی واقع تریبہ ہزار
خون عمر کی اولاد سے عبدالوہاب و اصحاب الدین و عماد الدین وغیرہ خون خیل موضع ٹالی میں
موجود ہیں۔ اپنے آپ کو سواتی جہانگیری ظاہر کرتے ہیں۔

پہنڈ سر کردہ خوانین سماجی کارکن جن کا مکمل تسلیم شامل نہیں ہو سکا

محمد جان خان کیری۔ خان محمد عمر خان۔ عبدالقدوس خان۔ راجہ ذوق اختر۔ منشی حسن
عبدالرؤف سچکلاں۔ سائیں خان۔ محمد شوکت خان وکیل۔ محمد سلطان خان۔ تاج محمد خان
محمد اکرم خان جیوڑی۔ حاجی محمد جان خان۔ محمد فضل خان۔ محمد سرور خان پسران
خان بہادر محمد مظفر خان بیکوڑنگ اور میرداد خان۔ محمد عمار خان ولد عبد المجید خان دھڑریال
خان محمد فریدون خان بی ای ایس پریل کوٹکے حبیب الرحمن خان سیکرٹری۔ محمد فضل خان وکیل سفید
خوشحال خان اندلسی محمد بشیر خان سولنج، سنہرہ گھٹام دھامانی خان۔ گرواڑو ھوڈیال۔ عبداللہ خان ادگرہ
محمد خان مسافر ادگرہ و محمد سلیم خان ادگرہ۔ دھڑریال

الحمد لله الذي بلغنا هذا اليوم من شهر ربيع الأول سنة ١٢٨٣

تفصیل آبلوی موجوده قوم جہانگیری

تاریخ پراش
میرزا تحصیل علاقہ وضع قوم مخبرداران گھر مردم جاگیرداران گھر آباد
محققین

۱۲۹۱	۳۶۶	۵۸۱	۱۰۲	نادرخان	میرزا ادرہ	۶۸۲	۱۱۸
۸۰۹	۱۶۰	۴۹۱	۴۳	ساقی غلامخان	کنڈی سفید	۱۱۳	۱۲۰
۱۲۲۹	۸۹۲	۲۱۰۱	۵۳۰	حسین خان زبانی	میرزا	۱۱۴	۱۲۲
				محمد حسن ناصر علی			
				حسین علی بن علی خان			
				مخبرداران			
				(معتبر لاغایت)			
۱۳۹۱	۳۴	۹۱۸	۱۳۹	مجتبی خان راجہ	برکوت	۱۱۹	
				یاسم علی خان			
۱۲۲۹	۳۱۲	۵۹۰	۹۳	میرزا یاسم علی خان	کوٹے	۱۲۰	
۱۱۶۳	۳۵۹	۵۴۰	۸۸	زبان	چٹہ	۱۲۳	
۱۰۰۰	۲۱۸	۳۰۳	۱۳۲	برہم خان	سانکسر	۱۲۴	
۶۵۷	۲۰۶	۲۵۳	۲۸	ابراہیم خان	ریڑ	۱۲۵	
۶۹۳	۲۱۷	۲۹۶	۳۷	احمد خان	میرزا	۱۲۶	
۱۲۲۱	۲۱۹	۷۷	۷۶	سل خان	ٹیکاری	۱۲۸	
۱۲۲۰	۶۶۹	۱۱۰۳	۱۵۸	میرزا	دھڑل	۱۳۳	
۲۲۰۳	۸۰۶	۷۹۷	۱۱۷	مظفر خان	بورجنگ	۱۳۳	
۲۱۵۲	۸۱۷	۸۰۹	۱۱۹	کالا خان زبانی	جبری	۸۶۸	
۲۱۱	۲۱	۹۲	۱۵	حسین خان	میرزا	۸۷۰	

بکیتی
شاہ خیل گھر
تمری۔ شارک
سید۔ جری
اکثر مزاحمہ
برکوت۔ سفید
مالی واتح تربیل
موضع ثالی

وسکا

اختر۔ منشی
ن۔ تاج محمد
خان
مجید خان دھڑ
ل خان وکیل سفید
ریال۔ عبداللہ خان
خان ادرہ۔ دوست

۱۳۲ ۸۷۱ ہنزہ جوگڑنگ سچہ پالا سواتی احمد خان بقر شانی ۱۴۹ ۱۳۱۷ ۱۳۱۷ ۵۴۱ ۵۴۲
محمد خان نید الدخان

تفصیل جاگیر داران قوم جہانگیری

نام و جاگیر

تاریخ ہنزہ نویسی
عنقر بن بشار

۱۱۷۰ ۱۱۲ جاگیر دار مولوی محمد ولی ولد مولوی محمد علی قوم جہانگیری سواتی (عد لائی) ساکن اوگرہ

عہد کھان سے اوگرہ برٹ گنڈہ شہیلیہ بختہ موہانیاں تیالہ حسیاں
دیب گراں سے آباد جاگیر اعلیٰ

۱۱۷۱ ۱۱۴ جاگیر دار زمان خان ولد سردم خان قوم جہانگیری سواتی (حسی) ساکن ہنزہ

عہد کھان سے بھلہ ہنزہ سے حین حیات

۱۱۷۱ ۱۱۶ جاگیر دار لال خان ولد رحمت خان قوم جہانگیری سواتی (حسی) ساکن گلی باغ

عہد کھان سے بھلہ گلی باغ بعد یک پشت حکم ثانی ہوگا۔ غدا عام
و حفاظت راستہ دوم گلی

۱۱۷۳ ۱۳۲ جاگیر دار ظفر خان معروف مظفر خان ولد نواب خان قوم جہانگیری سواتی (بلیری)

ساکن جوگڑنگ عہد کھان سے بھلہ جوگڑنگ ماطہ دوام تا مرنی سوار
بشرط خدمات جنگی ہنگام ضرورت

۱۱۷۳ ۱۳۵ جاگیر دار بہادر خان ولد دیدار علی خان قوم جہانگیری سواتی ساکن جوگڑنگ

بعد لینے ملک پنجاب پنشن ماطہ حین حیات

۱۳۷ ۱۳۷ جاگیر دار کالا خان متوفی ولد احمد علی خان قوم جہانگیری سواتی ساکن جوڑی

عہد کھان سے بھلہ جوڑی دوام تا مرنی سوار
سوار کلی

نام و جاگیر

تاریخ ہزارہ دیس
نمبر نمبر شمار

جاگیر دار احمد خان ولد حیدر خان قوم جہانگیری سواتی ساکن سچہ پالا	۱۳۸	۱۱۴۲
عہد کھاں سے منجملہ سچہ پالا لکھ دوام تاملی سرکار کل ۵۲/۱۰		
بشرط خدمات عام		
جاگیر دار مسماۃ درمہ جان بیوہ محبت خان قوم سواتی ساکن دھڑال	۱۳۸	۱۱۴۲
عہد کھاں سے پنشن حیات ماضی محبت خان خاوند ماضی جاگیر		
کھاتا قبالہ اولہ مرگیا جاگیر ضبط ہو کر پنشن حق بیوہ عطا ہوئی		
کری نشین مولوی محمد ولی خان جاگیر دار اوگرہ علاقہ دھڑال مانہرو	۲۸	۱۳۲۳
خان خدا داد خان قوم جہانگیری سواتی ساکن جوگڑنگ مسلم لیگ M.L.A.		
ممبر صوبہ سرحد ۱۹۵۱ء - M.L.A. ممبر صوبہ مغربی پاکستان فیڈر		
صحت صوبہ مغربی پاکستان ری پبلکن پارٹی		

تفصیل خیل ہائے قوم جہانگیری

نمبر شمار	مورث اعلیٰ خیل	دیہات	معتبرین و رؤسا قوم
۱	فیروز شاہ	بیری سلطانی سچہ جوڑی جوگڑنگ	محمد اکرم خان کرسی نشین سچہ رغیف خان
	و نقرتی	بڑکٹ کٹے	محمد جان اور عبدالرحمن جوڑی محمد جان
	یہ	چٹہ بڑ	ولد خان بہادر مظفر خان جاگیر جوگڑنگ
			محمد ایوب خان کٹے
۲	حسن شاہ	حسنی	مانہرو چٹی دھیری گل باغ مانہرو میں سردار خان و محمد امیر خان
			(درہ جوگڑنگ) چٹی دھیری اور گل باغ گل باغ میں
۳	امان شاہ	مان شاہی	مظفر دھڑال خانپور
۴	عبد اللہ شاہ	عدلائی	اوگرہ

- ۵ قمرشاه جزوینی برص
۶ یوسف خان حب دینی
۷ عمران شاه حسدانی
۸ ظریف شاه ایسپ علی خیل
۹ پروم خان ایسپ خیل
۱۰ علی خان علی خیل
- کاٹدی - دھریال - دده بھوگرنگ سچ

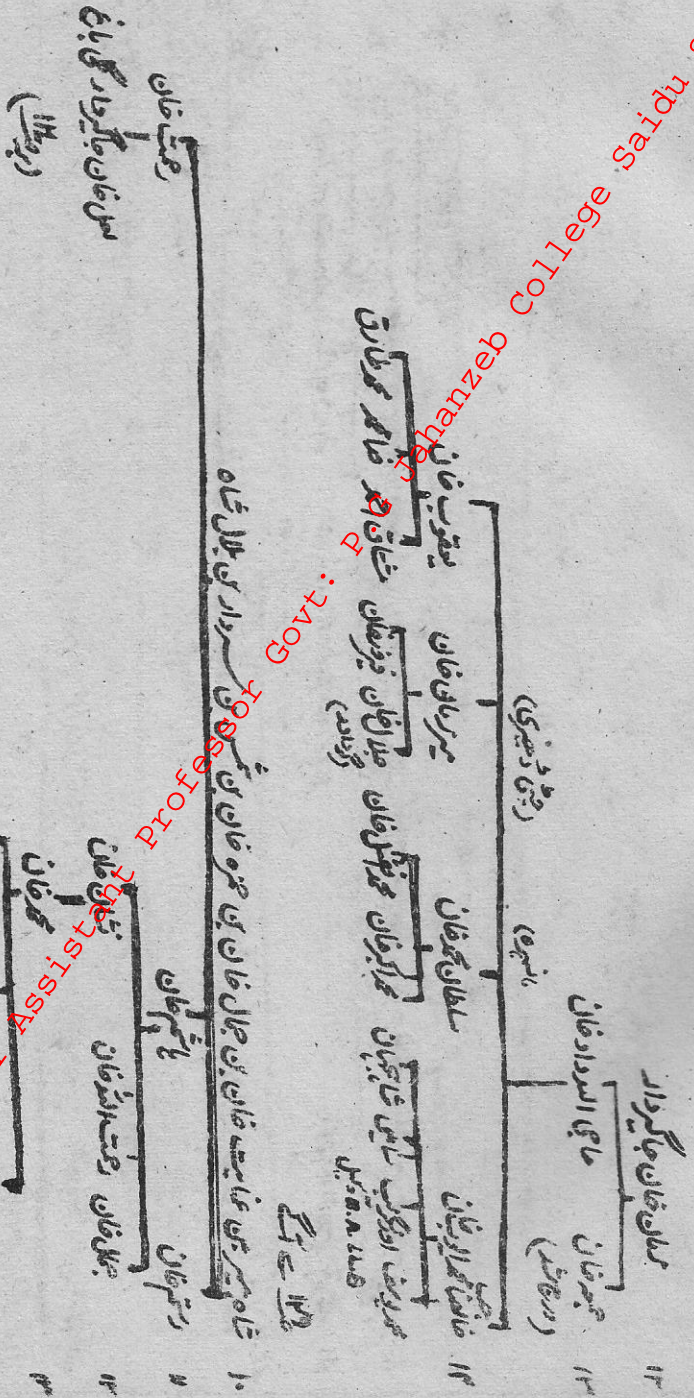
علی خان علی خیل جہانگیری دشرانی گبری سواتی
(خانپور داخلی دھریال تحصیل مانسہرہ)

- ۲ شاہ مراد خان نسیم خان حیات خان ابراہیم خان محب خان
جامی خان

- ۳ یوسف خان ایسپ خان (خانپور دھریال)
۴ کبیر خان قیصر خان
۵ ابراہیم خان (خانپور دھریال)
۶ قاسم خان محمد خان میر حمزہ محمد جی محمد اسحاق مولوی محمد حسین خان
۷ گل خان قلندر شراب سیمان برغان (لاہور) محمد خان غلام محمد خان
۸ فضل الرحمن ملج محمد خان عبد اللہ اول خان حسین عبد اناصر
۹ عبد المنان

شیر شاہ بن حسن شاہ جہانگیری دشرانی گبری (خانپور داخلی دھریال تحصیل مانسہرہ)

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor



سلاطین خان باجیرادر

ABDUR RAHIM SWATI ASSISTANT PROFESSOR Govt. P. 7405

احمل خان باجیرادر

ایوب خان علیاح
 نرجال عبدالقدیر یوسف خان
 برادر
 سمن خان نواب خان
 خطاب خان مقبر خان

اصل خان جاگیر دار لگی باغ بن حیرت خان بنی حیاتگیری

غفور خان

جمبر خان

نیر نواب خان

نیر حسین خان

نیر کمال خان

کمر خان

نیر نواب خان

اکبر خان

سید خان

خشت خان

۱۳

ادریغزیب سروزان خان

نیر نواب خان

نیر حسین خان

نیر کمال خان

نیر نواب خان

نیر حسین خان

۱۴

فادق عبدالرؤف محمد قویب محمد فادق اقبال

غفور خان

جمبر خان

نیر نواب خان

نیر حسین خان

نیر کمال خان

نیر نواب خان

نیر حسین خان

نیر کمال خان

۱۵

کلاخان شاپوراز حقیدار

نیر نواب خان

نیر حسین خان

نیر کمال خان

نیر نواب خان

نیر حسین خان

۱۶

ABDUR RAHIM SWATI Assi

Said Nazim

Shazil

P.G.D.

Pro

شمس الدین بن نصر الدین خان بن حسین خان بن سید خان بن گوهر خان بن عثمان بن یوسف خان بن قمر شاه جوڑی جہانگیری
(جوڑیہ جہانگیری درجہ پٹہ۔ پٹہ عبداللہ خان شہر)

پتہ صدیق الدین خان

غلام علی خان درش۔ پٹہ عبداللہ خان

۱ سلطان خان سلطان خان سلطان خان

۲ محمد حسین خان

۳ عبدالحمید خان امیر الدین خان

۴ علی خان ایوب ایوبی اکرم سرد

۵ سلطان شرافت دیش خان پوتی علی اختر الدین خان

گورنام دلداد

گلزار خان

پہلوان

عبداللہ خان

اکبر خان سینا

محمد زبیر

عبداللہ خان

عبداللہ خان

پٹہ (دوبلہ) حسن جہانگیری۔ سواتی

محمد

زادہ

فضل احمد

دلی احمد

امیر عبداللہ دھندلگری کلان

محمد قاسم

محمد عبداللہ

ABDUR RAHIM

GOVT. P. G. JAHANZEB COLLEGE

Assistant

Swat

Sharif Swat

۴-۵ ارغشال - ملکان

۴- ارغشال - تپہ و شرانی - گبری سواتی [اوٹلی پھلی - یک میسٹی (ڈھوڈیال)
۵- ملکان - تپہ و شرانی - گبری سواتی]

بہ موجب تقسیم قوم سرکاری علاقہ - گھنول - بن سچہ - شاد کول - شاد کوئی نیل بن - ڈھوڈیال
منگن - پھی پول - ہاشمی میرا - گڑھی خاص - کشترا - مانسہرہ

بہ موجب قبضہ مال موٹن دیکھوال میں تنولی - کشترا ہٹورامیں گوجر و قبضہ سمندر خان سولہ
ان کے سب دیہات پر قبضہ ہے۔ بٹانی اور چکو تہ لیتے ہیں۔ اور خود
کاشت بھی زیادہ ہے۔ مزارعہ اکثر گوجر و تنولی و کشمیری ہیں۔ یاغشتان
میں پورا قبضہ ہے۔ مزارعہ گوجر زیادہ ہیں۔

بابو فامس ^{۱۴} ملک کابل کے تومان پور کے باشندے اوغانشال ہیں۔ غالباً یہ نفظ

افغان شاعر ^{نہ} ارغشال اور اوغانشال قابل غور ہیں۔
موجودہ قبضہ، ڈھوڈیال - ششی بالار - اہل - شاد کول - نیل بن - بن سچہ - گھنول
مانسہرہ - شاد کول - مانسہرہ - ٹاکوٹ کاپیان قاضی آباد

خان خیل ارغشال ٹاکوٹ

برادر خان (خان ٹاکوٹ)

جان محمد خان (خان ٹاکوٹ)

ابو خان جہان بخش سرخروز خان عالم زیشان امان اللہ خان سلطان محمد خان غلام علی خان
شاہ ایران (یہاں ملک)
(اشادوکی)

طاوود خان
سلطان محمد شیر بہادر رستم

سکندر
فریدون
برہ خان
فک ناز محمد نواز ہارن خان عجیب خان

تفصیل آبادی قبضہ موجودہ قوم افغان ملکال

۶۵۱
مردم شکاری

گھر آبادی

گھر مردم جاگیرداران

نمبر اران

نمبر نزاره عقل علا موضع قوم

۲۸۱ ۸۷

۱۲۲ ۲۰

دوست محمد خان

الشیخ شتر جان

بانیہ

۲۳۶۵ ۷۳۹

[۲۳۶۵ ۷۳۹ ملکال

شکاری چوپال سواتی محمد عبدالہ بہرام

۱۲۸ ۷۸۹

۱۲۸ ۷۸۹

۲۲۲۲۰ ۸۰۱

[ارشال

امیر دی خان

میدان

بنبرداران علی خان

احمد علی - قدرت اللہ

محمد علی

مستبرق علی

۹۵۹ ۳۳۶

۲۲۸ ۷۹

بیاد اللہ درایت بنبر

شتر جان

۷۸۳

۱۰۵۰ ۳۸۰

۱۰۱۵ ۱۱۱

احمد علی شاہ

مردم

۷۸۶

۱۵۹ ۲۸

۲۳ ۱۰

کوش شکاری چچان ہشتم علی

۸۲۷ ۱۳۲

۲۲ ۷

۱۵ ۲

بن سچہ ترک

۸۲۸

۱۵۰ ۲۰

۳۷ ۵

نعل بنی گوہر عمر

۸۵۲

۲۲۷۲ ۷۶

۱۳۱۲ ۲۳۷

شاہ میر عبداللہ شاہ خان

۸۷۸ ۱۳۸

کاکان گول کوہ

محمد سلام - حلیم

تفصیل جاگیرداران قوم افغان ملکال

نام و جاگیر

نمبر نزاره

جاگیردار شریف اللہ خان ولد محمد خان قوم سواتی ملکال ساکن ڈھوڈیال ساکن کھاس سے منجملہ

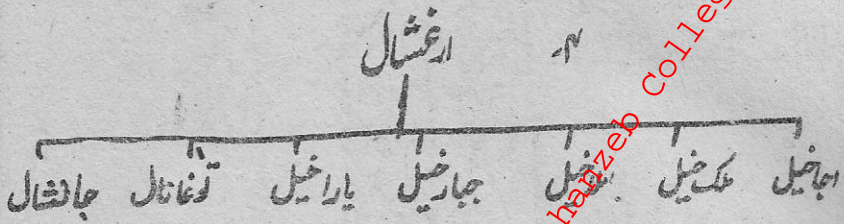
۱۲۱ ۱۱۷۲

ڈھوڈیال عامہ جاگیر بعدیک پشت حکم ثانی ہوگا خدمات عامہ

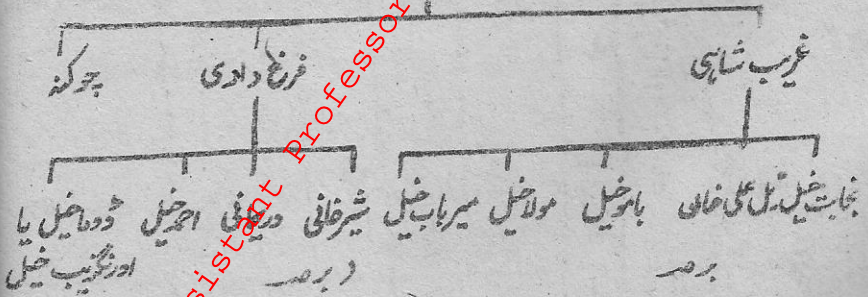
مولوی محمد اسماعیل قوم سواتی ملکال (غیاث بن) فیلو غیاث بنور سٹی

انجیری مجسریٹ۔ والیسریگل درباری مصنف کتب

تفصیل خیل ہائے قوم ارغشاں و ملکال (دھوڑیاں تفصیل نسرو ضلع ہزارہ)



۵۰ سلطان ملکال



ارغشاں در کونش۔ اہل میں قادر خان۔ آدم خان۔ پرستان خان۔ آدم زین خان
کامیان قاضی آباد میں قاضی عبداللہ۔ قاضی عبدالوکیل۔ قاضی عبدالکفیل۔ قاضی عبدالرحمن

نجات خیل مل علی خانی۔ غریب شاہی۔ ملکال۔ دھوڑیاں

P. G. Jahangzeb College Saidu Sharif Swat
ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt.

جانبین میں علی خان - غریب شاہی - ماکل - روضہ دیاں

७५

८३

۱۱۱

9

...

حکومت

کتابخانه

برجیاتی

7.

一

17-10-94

IN

10/10/10

(U)A.8

bioRxiv preprint doi: <https://doi.org/10.1101/000000>; this version posted January 1, 2016. The copyright holder for this preprint (which was not certified by peer review) is the author/funder, who has granted bioRxiv a license to display the preprint in perpetuity. It is made available under aCC-BY-NC-ND 4.0 International license.

محمد رفیع جان پیرا خان بن ملک خان بن صام الدین بن علی بن محمد بن نجار بن شیخ ابی طالب

برطان الدین وفات ۱۸۹۴ء درون لہور

محمد اسحاق بیگل وفات ۱۹۰۵-۱۱ اردنی پورہ ڈھوڑیالی

محمد بیگل بن شیخ ابی طالب

محمد جانی آری شیخ ابی طالب بن شیخ فاضل

محمد جانی آری وفات ۱۲۰۴-۱۱

محمد جانی آری وفات ۱۲۰۴-۱۱

محمد جانی آری وفات ۱۲۰۴-۱۱

محمد جانی آری وفات ۱۲۰۴-۱۱

محمد جانی آری وفات ۱۲۰۴-۱۱

محمد جانی آری وفات ۱۲۰۴-۱۱

محمد جانی آری وفات ۱۲۰۴-۱۱

محمد طارق

محمد طارق

محمد طارق

محمد طارق

محمد طارق

محمد طارق

محمد طارق

محمد طارق

محمد طارق

محمد طارق

محمد طارق

محمد طارق

محمد طارق

محمد طارق

محمد طارق

محمد طارق

مؤلف کتاب تحقیق الاغوان

ملک خان - نجابت خیل ملکان

خان عالم

شیر زمان

سیر زمان

گل زمان

گل زمان

گل زمان

گل زمان

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

عبد الستار

College Saidu Sharif Swat

GOV

Profess

کتابخانه

پیران زوراء و تم بیجان

محمد اسحاق بن محمد القاسم

محمد اسحاق بن محمد بن عبد الله

محمد الطائي، محمد طائون صفوان بن ابي اسحق بن

۱۵۱

۱۵۸۲

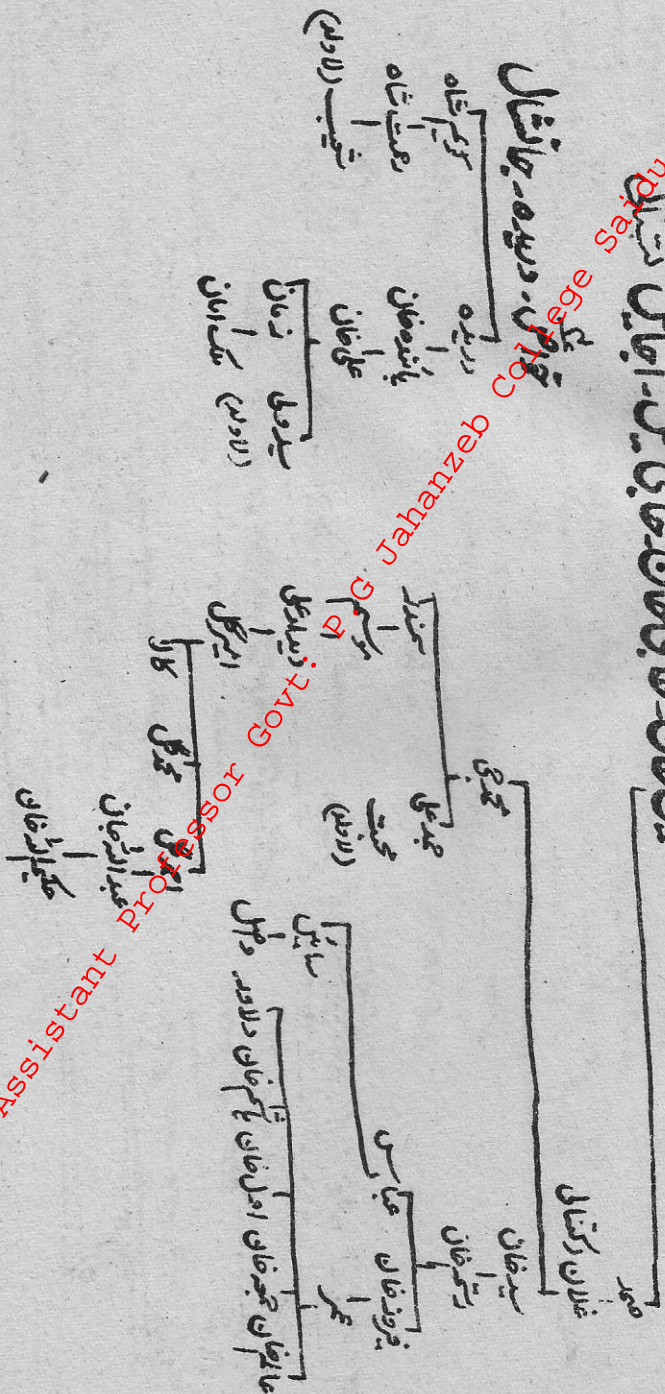
۱۵۰۰

三

خانہ بریل

ABDUR RAHIM

میرزاخان حاجی خان حاجی خیل - افغانی - کشتی



ملک جهان ملک حیل۔ اخیال۔ دھڑ دیاں

ملک حاکم بکریل۔ اقبال۔ دھوڑیال

محلہ جی
محلہ جی

五

521

15

124

١٥٨

۱۱۱۱

18/5

50

٧٦٥

عائز بن محمد بن بابا

حیدر خان

۱۰۰

一

١٠٠

1

بیجان شیر زمان کو ہر اکال

[illegible]

20

مستحقان

۱- جوفان

مجلس

عمر بن الخطاب

حسن کل فقیر ان کل خداداد میر عبداللہ عبدالرحیم

تاریخ ۱۳۰۵

مجلس خوارزم

903

10.

بسم الله الرحمن الرحيم

7.5

五

ABDUR RAHIM

[illegible]

1-1

一

1

P.G.

...

...

9

9

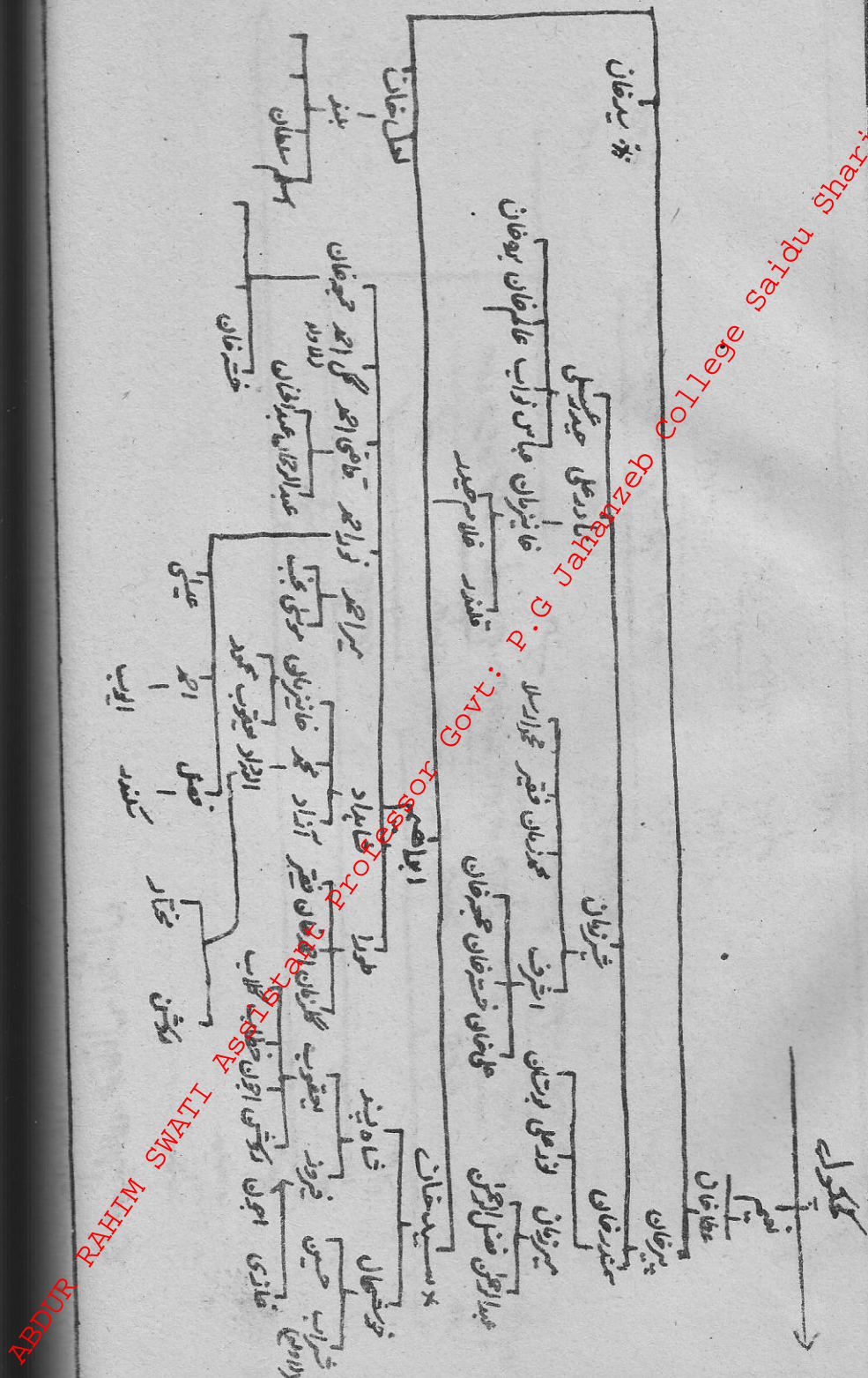
1000

1

بسم الله الرحمن الرحيم

میت

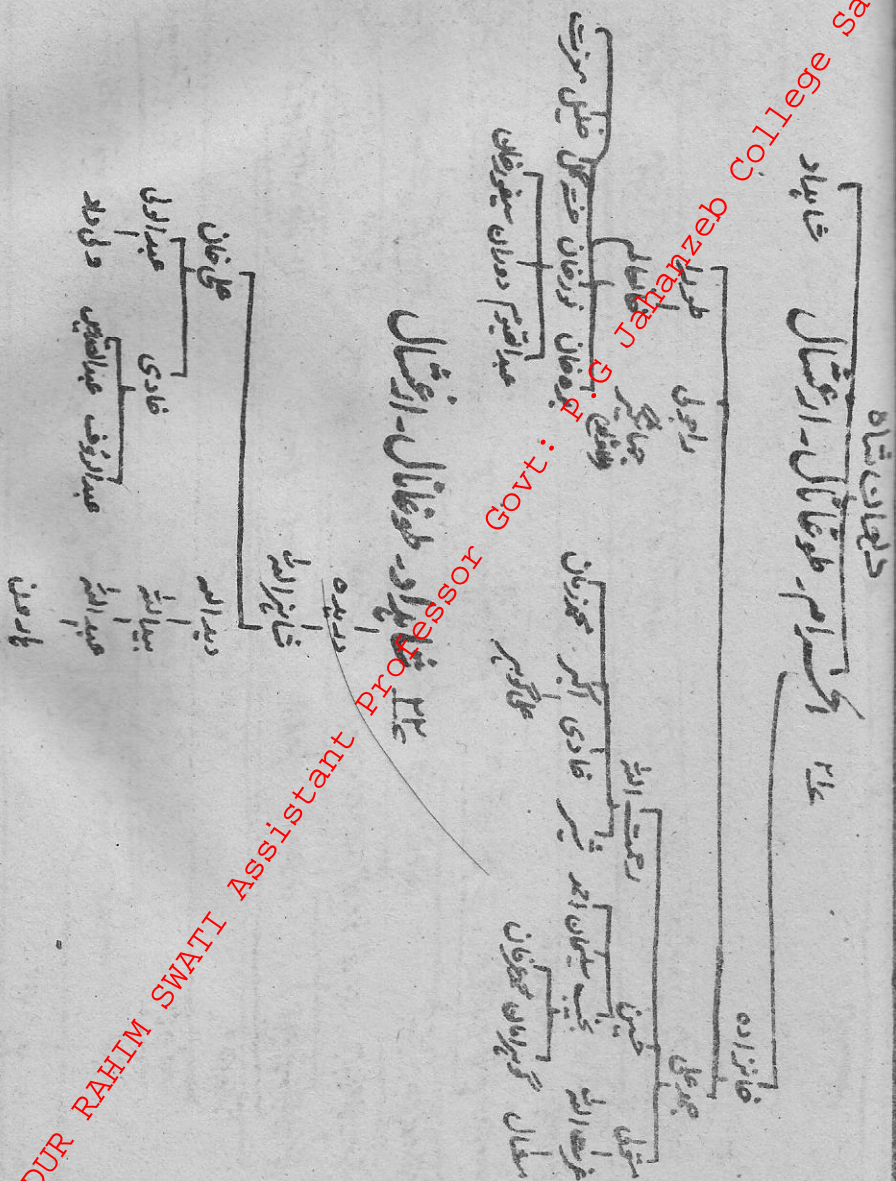
ABDUR RAHIM



دعوات شاه
الحمد لله طوعنا له - انعم الله
عنه ۲۱ شهاد

11

ABDUR RAHIM SWATI Assistant



سلطان ملک حکمال مریض و هو دیال تحصیل لاس

نور شاه فرزندی

رومان خان دمنشیل

امرخان (امخیشل)

امیرک شاه (امیرکزیجیل)

دیی خان (دیجانی)

شیرخان (شیرخانی)

مبارکباب

مخروان

مخروان

غفورخان

طرافان (زورته خانی)

فادق خان

جیدری

عربان

میرکاتب

مخروان

علام خان

علی خان

فخرمحمد

سیراج

سلطان

میرکاتب

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

میرکاتب (میرکاتب شاهی)

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

دشت شاه

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

مخروان

عطا کریم خان

عطا کریم خان

نامر
عزیز
مرغ خان
جاس

کریم خان
دعیم خان
پوش

خلیل الله
مغی الله
ابون
مغی الله

عبدالله
عبدالله
عبدالله
عبدالله

عبدالله
عبدالله
عبدالله
عبدالله

خواجه
عبدالله
محمد
محمد

عبدالله
عبدالله
عبدالله
عبدالله

عبدالله
عبدالله
عبدالله
عبدالله

عبدالله

محمد
عبدالله
عبدالله
عبدالله

عبدالله
عبدالله
عبدالله
عبدالله

عبدالله
عبدالله
عبدالله
عبدالله

عبدالله

ABDUR RAHIM

عبدالله

Saidu Sharif Swat

اھڙيل - فرخ داري - ملڪال

علاء صديق خان يا قدير خان

عبد آفتاب

عبدالحق ملن
عبد راولد

نور خان يا حصول خان

مير خان يا صوفان

صفيت نند

رحمت الله

مير محمد

نور محمد

عبدالله غاري

ارسل

عبدالله

عبدالله

عبدالله

محمد رفيع

غلام حيدر

عبدالمعز

انزاله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالحق
عبدالله

احمد علي فرخ داري - ملڪال

ولد سلطان محمد شيريني

غني الله

غلام رسول

مير محمد

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

مير محمد

غلام رسول

مير محمد

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

ابن محمد

غلام رسول

مير محمد

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

(۲۰۳)

ABDUR RAHIM SWATI

۱۴ دست علی بن ابی طالب

۱۰۰

عبدالحی احمد میل مال

محمد بن
عبد المطلب
أحمد بن محمد

محمد بن
عبد المطلب
أحمد بن محمد

وزیرین
سلطان
نصیر الدین
مغنی الدین

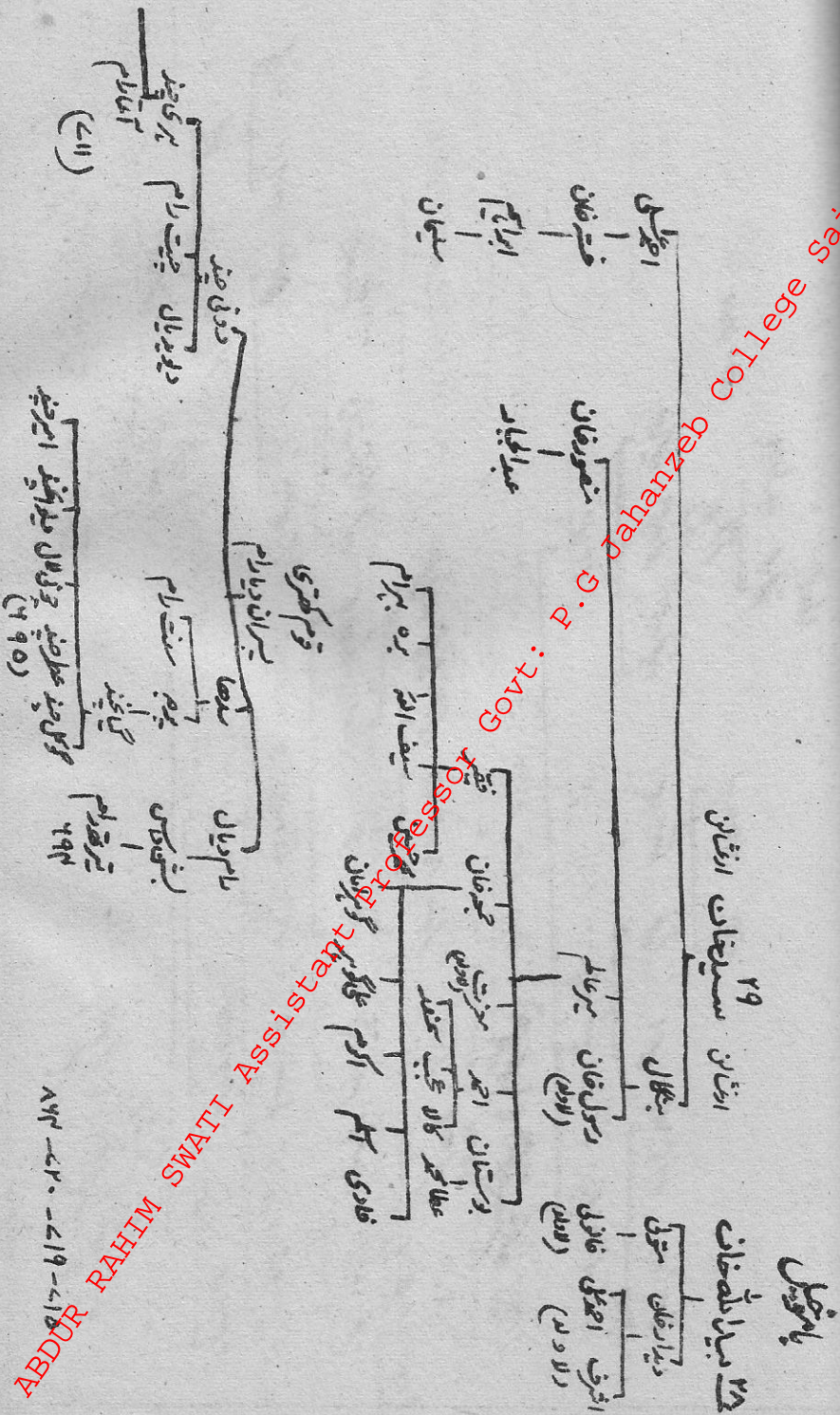
[illegible]

رحمت الله مالک قبضه بیاضه شاد است
 ۴۷۷
 ۱۱۵۹
 نوذریه کشفه رخاں بلاهه شاد است

411 64.9 230/2

[illegible]

卷之六



عالمی (Eng)

مذہب۔ سوائی ملک غریب شاہی

۱۲۱۵۲۷

۱۲۸۱

卷之四

وہی ہے جس نے

مفتی محمد امجد علی غازی

سید فقیر

PROF

حافظان
(دلاویز)

اقبال

ع ۳۷ احمد خان میرزا بختی

۱-۵۵۵

باری خان

7.

باری خان

12345678910111213141516171819202122232425262728293031323334353637383940414243444546474849505152535455565758596061626364656667686970717273747576777879808182838485868788899091929394959697989910010110210310410510610710810911011111211311411511611711811912012112212312412512612712812913013113213313413513613713813914014114214314414514614714814915015115215315415515615715815916016116216316416516616716816917017117217317417517617717817918018118218318418518618718818919019119219319419519619719819920020120220320420520620720820921021121221321421521621721821922022122222322422522622722822923023123223323423523623723823924024124224324424524624724824925025125225325425525625725825926026126226326426526626726826927027127227327427527627727827928028128228328428528628728828929029129229329429529629729829930030130230330430530630730830931031131231331431531631731831932032132232332432532632732832933033133233333433533633733833934034134234334434534634734834935035135235335435535635735835936036136236336436536636736836937037137237337437537637737837938038138238338438538638738838939039139239339439539639739839940040140240340440540640740840941041141241341441541641741841942042142242342442542642742842943043143243343443543643743843944044144244344444544644744844945045145245345445545645745845946046146246346446546646746846947047147247347447547647747847948048148248348448548648748848949049149249349449549649749849950050150250350450550650750850951051151251351451551651751851952052152252352452552652752852953053153253353453553653753853954054154254354454554654754854955055155255355455555655755855956056156256356456556656756856957057157257357457557657757857958058158258358458558658758858959059159259359459559659759859960060160260360460560660760860961061161261361461561661761861962062162262362462562662762862963063163263363463563663763863964064164264364464564664764864965065165265365465565665765865966066166266366466566666766866967067167267367467567667767867968068168268368468568668768868969069169269369469569669769869970070170270370470570670770870971071171271371471571671771871972072172272372472572672772872973073173273373473573673773873974074174274374474574674774874975075175275375475575675775875976076176276376476576676776876977077177277377477577677777877978078178278378478578678778878979079179279379479579679779879980080180280380480580680780880981081181281381481581681781881982082182282382482582682782882983083183283383483583683783883984084184284384484584684784884985085185285385485585685785885986086186286386486586686786886987087187287387487587687787887988088188288388488588688788888989089189289389489589689789889990090190290390490590690790890991091191291391491591691791891992092192292392492592692792892993093193293393493593693793893994094194294394494594694794894995095195295395495595695795895996096196296396496596696796896997097197297397497597697797897998098198298398498598698798898999099199299399499599699799899910001001100210031004100510061007100810091010101110121013101410151016101710181019102010211022102310241025102610271028102910301031103210331034103510361037103810391040104110421043104410451046104710481049105010511052105310541055105610571058105910601061106210631064106510661067106810691070107110721073107410751076107710781079108010811082108310841085108610871088108910901091109210931094109510961097109810991100110111021103110411051106110711081109111011111112111311141115111611171118111911201121112211231124112511261127112811291130113111321133113411351136113711381139114011411142114311441145114611471148114911501151115211531154115511561157115811591160116111621163116411651166116711681169117011711172117311741175117611771178117911801181118211831184118511861187118811891190119111921193119411951196119711981199120012011202120312041205120612071208120912101211121212131214121512161217121812191220122112221223122412251226122712281229123012311232123312341235123612371238123912401241124212431244124512461247124812491250125112521253125412551256125712581259126012611262126312641265126612671268126912701271127212731274127512761277127812791280128112821283128412851286128712881289129012911292129312941295129612971298129913001

654

۱۳ حسن خان میرزا

五

1

1

عبد المظفر
اقبال

خطبہ
جلالہ

ابو بکر خان خانم

محبوب خان

५३५

علي خان

۱۰۰

عالمی فضائل

五

五

5

ABDUL

•

五

五五

0

سیدتی

فتحان

محمد گرامر علما دہریہ بنیں شہرہ

دارت مشا



پروفیسر مینا پوری کو انسٹرکٹور و ڈیپوٹل سیکرٹری سے منتخب ہوئے۔ سیکرٹری ٹیٹل ٹیٹل ٹیٹل کی

علم دینی ہر سنی رسول خدا صلی علیہ وسلم

تاریخ بنام	بنام	بنام	بنام	بنام	بنام
۱۳۲	۸۳۶	کوش پکوت	رانی	راجه خان	۸۱ ۲۲۹
"	۸۴۱	"	"	نورک	۳۳ ۲۱۷
"	۸۴۷	"	"	بانی	۸۲ ۸۷۷

تفصیل جاگیرداران وغیرہ قوم اتالی مندراوی

نام و جاگیر	تاریخ بنام
جاگیردار محمد خان ولد عطائی خان قوم سواتی مندراوی ساکن بٹل	۱۱۷۳
پیشن مار حسین حیات	۱۸۵۹
خان صاحب محمد عطائی خان M.L.A. ممبر اسمبلی ۱۹۰۸ء ص ۱۹۰۸	
ڈیپا کریشن پارٹی ساکن بٹل	
خان شاد محمد خان B.A., B.T. مسلم لیگ M.L.A. ممبر اسمبلی	
صوبہ سرحد ۱۹۵۱ء M.L.A. ممبر اسمبلی مغربی پاکستان	
ساکن بٹل	
خان جمہ خان بیر ستر ساکن بٹل (نائب نامہ برص)	
خان سرہند خان ساکن اجپڑیاں شمس الدین خان خیر خان اجپڑیاں	

تفصیل خیل ہاک قوم اتالی مندراوی (درہ غازی خیل مانہر ضلع خیر)

خانی	علی خانی	شاہ دوط	دوط	عمر خیل	ظریف خیل	بہول خیل	برغان خیل	سنگو خیل	منداوی
------	----------	---------	-----	---------	----------	----------	-----------	----------	--------

مندراوی

دروہی	درغانی	نام خانی	تالی	برغانی	دروچیاں	تلاپان	سکوٹ	کپورہ
-------	--------	----------	------	--------	---------	--------	------	-------

دروہی مندراوی (درہ غازی خیل مانہر ضلع خیر)

ABDUR RAHIM SWATI ASSISTANT

Sharif Swat

دیروی - مندراوی (شکل قبیلان دیویش خاں)

عطا خان

محمد خان (سردار دیویش خاں)

محمد اسیر خان - خلیف خان

محمد اسیر خان

محمد اسیر خان

محمد اسیر خان

محمد اسیر خان

محمد اسیر خان

صالح خان

صالح خان

صالح خان

صالح خان

صالح خان

صالح خان

عبدالوکیل خان و سید

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

B.A.S.T
M.E.S.

صالح خان

صالح خان

صالح خان

صالح خان

صالح خان

صالح خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

عبدالوکیل خان

F.S.C.T.

F.S.C.T.

F.S.C.T.

ABDUR RAHIM

ABDUR RAHIM

محمد خان ولد عطا خان دیہوی مندراوی

محمد اشراف خان

I خان صاحب محمد عطا خان برادر زبردست پسران

زبد اول محمد عثمان خان تلخ محمد خان محمد محمد خان زبد دوم سرزنز خان اکرم خان شاد خان شاد خان اکرم خان

محمد خان ولد عطا خان

III کند خان

زبد علی محمد یعقوب خان عبداللہ خان زبد دوم پسران خان عبداللہ خان

محمد ایس خان ملک خان شیخ علی خان

VI مقرب خان

محمد عزیز خان عطا محمد خان

طایف نر خان احمد خان

دھانی

گدیران محمد عرفان

سورطان صوفی خان

محمد اکبر محمد شریف محمد ظفر

VII محمد امیر خان

محمد فرید خان

VIII ظریف خان

محمد خان

V فیض علی خان

یاد محمد خان حسن شاد محمد خان محمد اکرم خان

زبدہ درویش علی اکرم خان

عبداللہ خان

عبداللہ خان

عبداللہ خان

عبداللہ خان

عبداللہ خان

عبداللہ خان

محمد شاد و دیپا مندراوی

خان خان و دیپا مندراوی

Sharif Swat

Saidu College

7499 : P.G.D.

7499 : P.G.D.

ABDUR RAHMAN

دیں تاریخ ہزارہ صفحہ ۹۸۳

۸۔ دودال

۸۔ دودال رتہ میر گبری سواتی۔ یک ٹنگی دینے۔ سیکر تحصیل مانہ ہر ضلع ہزارہ
 بسو جب تقسیم قوم۔ سرکاری علاقہ۔ بجنہ۔ شکاری غاصہ غایت آباد۔ مانہ ہر
 کوٹے۔ جابہ۔ عرب کھن۔

یاغستان علاقہ۔ سجدہ تھا کوٹ۔ ارغوشوڑی۔ اکوڑیدہ بانڈہ۔ بٹی۔ بٹ گراں

سانڈہ سری۔ ارغوشوڑی۔ کونے۔ قلعہ گے۔ رکھنہ۔ بٹ۔ چنہ

ڈیری۔ کوپے۔ مے ریے

حال قبضہ۔ گاندھیاں میں تنولی۔ جابہ میں گوچر۔ باقی دیہات پر قبضہ اس خیل

کا ہے۔ زمین اپنی خود کاشت ہے۔ مزارعان قوم گوچر۔ تنولی۔

کشمیری۔ ملیار تیلہ۔ یاغستان میں پورا قبضہ ہے۔ مزارعہ اکثر

گوچر تیلہ

موجودہ قبضہ دیہات۔ بجنہ۔ سانڈہ سری۔ شوہال بٹ خان۔ جریہ۔ منور۔ چھہ منڈا گچ

کوٹری۔ باکوڑ۔ بچو۔ ہنگرائی۔ سبگرام

تفصیل آبادی قبضہ موجودہ قوم دودال

دیں تاریخ ہزارہ	غیر شاہ تحصیل علاقہ موضع قوم	نبرداران	گھر قوم	بلگردان	گھر آبادی	مردم شماری ۱۹۵۱ء
۱۳۲	۷۲۱	مانہ کندی سانڈہ سواتی بہرام خان	۱۳۲	۸۰۳	۳۱۸	۱۰۰۰
۱۲۶	۷۵۹	بلاگر بٹ خان	۱۲۸	۸۱۹	۳۲۲	۱۱۸۰
۱۲۸	۷۸۰	شکاری بجنہ	۱۴۵	۷۵۷	۵۲۶	۱۸۱۰
۷۸۸	۷۸۸	کندی جابہ گوچر غلام محمد	۷۰	۱۷۱	۷۹	۹۳۷

ABDUR RAHIM SWATI
 Assistant Professor Govt.

Shahzeb College Saidu Sharif Swat

تفصیل جاگیران وغیرہ قوم و دال

تاریخ ہزارہ
پیشینہ
نمبر
۱۳۶
۱۳۳۳

نام و جاگیر

جاگیردار مظفر خان ولد ناصر خان قوم سواتی دودال بنگراں علاقہ غیر
عہد سکھاں سے منجملہ پنچول / ۸ جاگیر دوام تاملرضی سرکار بشرط
خدمات عام
کری نشین مظفر خان سواتی جاگیردار تندرہاڑی

۱۳۳۳ ۲۹

تاریخ ہزارہ ۱۹۰۷ء
صفحہ نمبر ۵۸ ۳۰۲

غلام خان ولد امیر خان ضلع درباری ساکن تندرہیاٹ
ملنگ خان ولد جہانگیر خان سواتی دودال بٹ گراں M.L.O.A
ممبر اسمبلی صوبہ مغربی پاکستان ۱۹۵۷ء
ملنگ خان ولد جہانگیر خان سواتی دودال بٹ گراں ممبر صوبائی
اسمبلی مغربی پاکستان ۱۹۶۲ء
انواللہ خان ولد عطائی خان قوم عمرانی دودال سکنہ بجنہ
کیپٹن شاہ زمان قوم عمرانی دودال ساکن سانڈہ سر
پرہام خان ولد خوشحال خان۔ نواب خان کوہ پور حسن خان بگرام۔
جہانزیب خان۔ کالا خان۔ سانڈہ سر۔ جہانگیر خان۔ محمد اسرار خان
ولد جہانگیر خان۔ عبدالباری بی۔ ایل ایل بی دکن جمنہ محمد یوسف بی دی
بجنہ۔ عجب خان۔ مولوی عبدالجبار۔ مولوی عبدالحکیم۔ عجب خان بجنہ عبدالجبار بجنہ
عبدالستار خان حاکم خان محمد سلطان ڈرائنگ شائیکہ رانی

تفصیل خیل ہائے قوم دودال

دودال (سلطان داؤد)

عمرالی (عمرخان) لاغونی (راغون خان) بہرام خیل
 فقیر خیل انداوی پائندہ خیل آدم خیل بشگونی میوڑ خیرٹ کوتاکی بابو خیل
 بمص ۱۳۲

کتاب تعارف مغربی پاکستان اسمبلی کے ممبر ۱۹۶۳ء مثلاً کردہ شعبہ مطبوعات محکمہ اطلاعات
 مغربی پاکستان لاہور ۱۵۔ ممبر ۳۲

جناب ملک خان آپ ہزارہ ۵۰ کے حلقہ نمبر ۳۲ سے منتخب ہوئے ہیں۔
 آپ موضع بٹگرام (ضلع ہزارہ) کے رہنے والے ہیں تعلیم میٹرک تک
 گورنمنٹ ہائی سکول مانسہرہ میں حاصل کیا تاریخ پیدائش جون ۱۹۴۰ء
 ہے۔ مدرس بھی رہے ہیں۔ پٹی کوئٹہ کے بلا مقابلہ ممبر اور پھر ای یونین
 کوئٹہ کے صدر بھی چنے گئے ہیں۔ بیگم محمودہ سیم خان صاحب وزیر تعلیم
 کے پارلیمنٹری سیکرٹری بھی مقرر ہوئے ہیں۔

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

Said Sharif Swat

عالمی خان دہلوی
 عالمی خان دہلوی
 عالمی خان دہلوی

فاتح محمد اطریش

This micrograph shows a cross-section of a plant stem. A prominent, dark-stained vascular cylinder is visible in the center, surrounded by lighter-stained cortical and pith tissues.

یونہی

۲۰۰

پاکستان خفاں (سوات سے آیا۔ جبل) (لاہور کوڈ میڈی ہائی کورٹ)

تبریز (بجاریں) سید احمد خان خانان صاحب

جوزاء و ابنا و ابنتی

(۱) نیکو اندیشه‌ها را در مقام خیر

P. G.

2

১৯৭৬

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

ABDUR RAHIM SWATI Assistant

پاشا شهباز - ارغونی - دودال - دنگرام - زنده بید - شمس - تراز

ادیس خان (دشمن کوثر)

شهباز

غازی نامر خان (دنگرام)

محمد ظفر خان جاگیر دار

ابیر خان

غلام خان

جهانگیر خان

سنگ خان

نور خان

مجتب خان

ابو کیم خان

عالم خان

عالم خان

۵ نواب خان حاکم خان

۵ رفیع خان (میرزا نندھیا)

۵ مجتب خان

۵ خواجه خان

۵ رحیم خان (میرزا نندھیا)

۵ سیال خان

۵ حکیم خان

۵ بدرازان

۵ نواب خان حاکم خان

۵ رفیع خان (میرزا نندھیا)

۵ مجتب خان

۵ خواجه خان

۵ رحیم خان (میرزا نندھیا)

۵ سیال خان

۵ حکیم خان

۵ بدرازان

۵ رفیع خان (میرزا نندھیا)

۵ مجتب خان

۵ خواجه خان

۵ رحیم خان (میرزا نندھیا)

۵ سیال خان

۵ حکیم خان

۵ بدرازان

۵ رحیم خان (میرزا نندھیا)

۵ سیال خان

۵ حکیم خان

۵ بدرازان

Saidu Sharif Swat

P.G. Jahanzeb College

ABDUR RAHIM

ABDUR RAHIM

نخبه

باغستان

حال

۱۲۶

تاریخ ہندوستان ۹۸۳

۹۔ پنجمیرال

۹۔ پنجمیرال۔ تپہ میر گبری۔ سواتی یک نمکئی (شکاری) تحصیل شہرہ نہراہ)
 بموجب تقسیم قوم سوکاری علاقہ شکاری خاص۔ بیدادی شنی۔ عنایت آباد
 مانہرہ۔ عرب کھن۔ جابہ۔ بچی

یاغستان علاقہ غیر۔ منجملہ تحاکوٹ۔ رچہ میرا۔ شکواری۔ کنکر ٹنگ۔ کھویاں ہر دو بعد
 وضع سیری ۳ حصہ۔ منجملہ بٹہ موڑی۔ ۳ حصہ بعد وضع سیری۔ بیہلہ

کھٹیئے۔ بیزوکس۔ سیری۔ منترےئے۔ ولاڈرگٹ۔

حال قبضہ ۲ حصہ گاندھیاں۔ جابہ۔ حصہ کوٹکے۔ سواتی دیگر ان دیہات پرتقاض ہیں

باقی پرکس خیل کا قبضہ ہے۔ گوہر۔ تنولی۔ کشمیری اور طیار مزارعہ ہیں۔

یاغستان میں پورا قبضہ ہے۔ مزارعہ اکثر گوہر ہیں۔

تفصیل آبادی قبضہ موجودہ قوم پنجمیرال

مردم شاری رائے

گھر آبادی

گھر مرد

جاگیرداران

نمبرداران

قوم

نمبرداران

نمبرداران

نمبرداران

نمبرداران

نمبرداران

نمبرداران

۶۱۵۹ ۲۴۲

۲۲۸ ۷۹

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۳۲۰۳ ۸۲۱

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

۱۲۲۸ ۱۲۲۸

محمود قدرت علی خان

علی خان۔ احمد علی خان۔

محمود خان۔ عبدالحق۔ محب الحق

تفصیل خیل ہائے قوم پنجمیرال

پنجمیرال

جان ڈوڈ

کالہ پنی

پشورہ

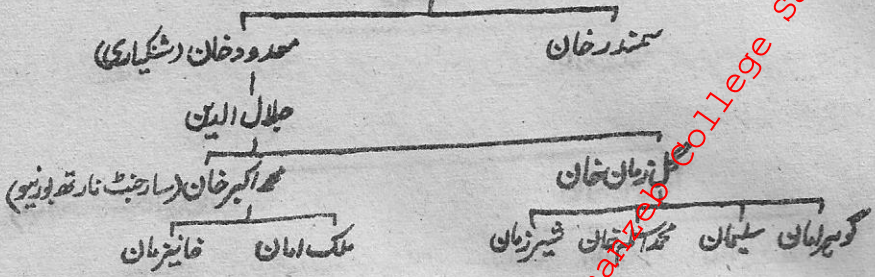
لردان

ABDUR RAHIM SWATI Assistant

تاریخ ہندوستان ۹۸۳

محمد خان بن قاسم خان بن نمون خان بن باژن خان بن الشد دوست خان
بن حیدر علی بن عادل خان دودل سوئی بن سید عالی بن میر جلنگ
نمل دروان بمبیسیرال

محمد خان



میرزا خان - نوبت خان -
افغانه پستان پشوری
میرزا خان - نوبت خان -
افغانه پستان پشوری
میرزا خان - نوبت خان -
افغانه پستان پشوری
میرزا خان - نوبت خان -
افغانه پستان پشوری

پنجول

۱۰. پنجول - تپه میر - گبری - سوانی - یک نمکی (مانده تحصیل ناسه - تپه)

به موجب تقسیم قوم - سرکاری علاقہ مانده شیکار خاص - مانده پیران - غایت آباد -
گاندھیال - مانسہرہ - ریڑ - کوڑ - مونڈھار - بالی منگ

یاغستان علاقہ - منجہ خاکوت - اجیرہ - تمانی - چپر گراں بود وضع سیری
۲. منجہ جان - بلانی - سود - جیال - نندھیا گوڑہ - کندولے -
شرونے - چپر گرام - کرامار - تمانی - باڈا گوڑہ - نارتقشنگی
بانڈی گئی ریشنگی - اجیرہ - بیدادی شنگی - لونڈی شنگی - نوشیرہ
گندولے - دیوان قلعه - دہلی کندو - بشورا - کولت - گریہ کورال
حال قبضہ - خوشحالہ نوپڑ - سید داتہ والے کابضہ ہے - مونڈھار - کوڑ -

گور - باقی چاہ حصہ دیہات پر قبضہ اس خیل کا ہے زمین اپنی خود کاشت
پر قوم گور - تنولی کشمیری اکثر فرارند ہیں - یاغستان میں پورا قبضہ ہے

تفصیل خیل ہائے قوم شرور

شرور (شیرخان)

محمد خان تخت علی خان احمد خان نگر افغان نگر خیل

محمد خان تخت علی خان نگر افغان نگر خیل نگر افغان نگر خیل

۱۲۔ ریاطی

۱۲۔ ریاطی۔ میاں سواتی۔ یک نمکئی۔ ترلی کھلی (خاک کی تفصیل ہنہ شلح ہزار)
بہوجب تقسیم قوم۔ سواتی علاقہ۔ خاک۔ سوسل۔ ہاڑی دامیرا۔ کہنیاں نیلور سکندر
آبادی کچھ زمینی

حال قبضہ۔ سواتی خاک کے سب سے دل ہیں۔ یعنی سکندر سید۔ سوسل تنولی
وادان۔ نیلور تنولی۔ سید۔ ہاڑی دامیرا۔ سید۔ پٹھان۔ کہنیاں
شیخ زادہ۔ ہزار علاقہ کٹر تنولی ہیں۔ ہائی و چکوٹہ و کھیوٹ ہر قسم
کا ہزار عہد ہے۔ یا غسان میں کچھ قبضہ نہیں۔

تفصیل آبادی قبضہ موجودہ قوم ریاطی

تاریخ ہزارہ غنیمت تحصیل علاقہ موضع قوم بنبردار
دیو بھنگر

۱۳۔ ۹۹ ہاڑی بھنگر خاک سواتی ناصر خان شکر خان ۱۳۸۸ - ۲۱۲۹ ۹۹۹
میدان فیض اللہ خان بھاگو خان

تفصیل خیل ہائے قوم ریاطی

ریاطی

حکیم خیل اللہ داخل شاہ داخل ملک خیل چنور خیل ند خیل غایت خیل جگر خیل

۱۵۔ طور ملکال

۱۵۔ طور ملکال۔ میمالی سواتی۔ یک نیکی۔ ترلی کھسلی

علاقہ غیور شکی۔ میرا پوریئے کنڈر۔ چیم گئی۔ لنڈیئے۔ شارب

چیم۔ مٹ۔ گزبانڈہ۔ ڈیریئے۔ امام سیری۔ صوفیان۔ بیلہ۔ تنگ

خیرمیدان۔ گدڑیئے۔ چیرنگ۔ نارغنا۔ چھریئے۔ مٹ۔ کانگرٹئے

لنڈی شاہ۔ منو میرا۔ کیونہ۔ بیاج میرا۔ دیدل۔ جیہ۔ گورایہ

شکی۔ ڈیرے۔ مٹ۔ ڈیونہ۔ ڈھنڈا۔ ٹانگیئے۔ بانڈے گئی۔ چوبان

جلال کوٹ۔ وڑیئے۔ سمل میرا۔ ڈانگیئے۔ خوارى

مورخان ملکال میں ہیبت خان نامور خان گزرا ہے۔

تفصیل خیل ہائے قوم طور ملکال

طور ملکال

مکر وزی عثمانی جلالی جو کاخیل واکوڑ خدوڑ بخارا

طورخان

(تنگے کا ریونہ۔ اندر لے) (نارضا)

بند۔ چرنگ۔ گدڑی۔ خیرمیدان۔ ٹانگیئے۔ چھریئے۔ مٹ۔ بر بانڈہ

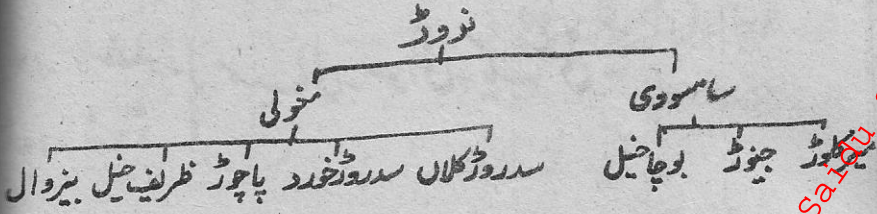
کانگرٹئے

کیٹن عبدالرشید شکی مال لغہ۔ آدم خان۔ سکندر خان۔ بہادر خان۔ عبدالقیوم میرا

ABDUR RAHIM SWATI

Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

تفصیل خیل ہائے قوم نروڑ



۱۸۔ ویشی

۱۸۔ ویشی میمالی۔ سواتی۔ یک منگی

علاقہ دیشان: گجوڑی۔ سیرے۔ قلعہ گے۔ سرخی بانڈہ۔ عرتوب۔ ڈیری۔ ہالیوڑی۔
 تولا۔ منگری۔ گجوڑی۔ کیسر۔ خوان۔ ہاڑی۔ خاڑ گاڑے۔ کوڑے۔
 چیلہ۔ برشنگلی۔ کز شنگلی۔ باجو۔ کینڈی۔ ادغز بانڈہ۔ ہاڑا۔ شارٹ
 بیہ۔ گدا کوٹ۔ کزہر قے۔ برہہ قے۔ پتوڑہ۔ سیری۔ پرمنگ
 کوٹ گلہ۔ شام سیری۔ ہو۔ ڈب۔ صوبہ ڈیری۔ نڑیا۔ ہٹلے
 کز گانڈول۔ چھپرے۔ چور منگی۔ کز جولہ۔ کارواڑ۔

تفصیل خیل ہائے قوم دیشی

(برصفہ ۱۸۹)

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

Sharif Swat

یل بیروال

یالہوڑی
سے کھڑے ہو
یالہوڑا شاہ
یالہوڑا شاہ
یالہوڑا شاہ

دینی (۱۶ پاؤ)

دکھوڑے گڑانہ (۳ پاؤ)

نذرانہ جملے شہر پورے ڈاکوڑے غافل شاہیل شیخیل

(۱۶ پاؤ ہوتی) باقریل غافل ڈاکوڑے | (۱۶ پاؤ گھوڑی)

(۱۶ پاؤ کوڑھ) ڈاکوڑے

مضیل ماضیل (۱۶ پاؤ کوڑھ)

بہارن پاپا (دقن ٹھک)

ملا طوڑھ پاپا (دقن شنگھی سرپران)

اخترزادہ احمدی بابا (دقن کارہاڑ - پتھ لیران)

مصابحتی (دقن کارہاڑ) محمد لائی (دقن آمد جانا)

نصرت اللہ (۳۴) احمد

گوہر (دقن غفرانہ) سیانل

برایت لائی شہر لائی غنایت لائی شیخ لائی

غیم لائی محبت لائی (دقن غفرانہ) فیر لائی

نام لائی محمد لائی

صلحتی

غلام ربانی

غلام شجاع کر غلام خان

غلام جیلانی برمان لائی (دقن غفرانہ)

غیر لائی (دقن غفرانہ) غلام لائی

ABDUR RAHIM SWATI

Professor Govt. P.G. College, Jalandhar

Page 19

Saidu Sharif Swat

۱۹-۲۰ خیال و بلا سوری

۱۹۔ چٹانیل { علی شیری۔ مٹراوی۔ سواتی۔ یک نمکئی۔ ترلی کھلی۔ ملک پور
۲۰۔ بلا سواری {

بہوجی تقسیم قوم، سیکاری علاقہ :- بھیرکٹہ، مسوال، ماڑی شاہ ولی، پانڈھیری
شیخ، تمبر کھولا، کنہٹ داخلی ہمیشریاں۔

حال قبضہ، بہو چھر، نیالی، شیر پور، شمولہ گید پور باقی پر قبضہ ہے اور کھیوٹ
سے معاملہ وصول ہوتا ہے۔ مزارعان سے چکوٹہ بھی لیا جاتا ہے اور
موضع ترہا پر دو پر بھی دعویٰ کرتے ہیں۔ مزارعہ تنولی و گوجر ہیں۔
یا غسان میں کچھ قبضہ نہیں ہے۔ لے

تفصیل آبادی قیضہ موجودہ قوم خلیل بلاسوی

تاریخ	مبلغ	موضوع	محل	توضیح
۱۴۸۸	۴۹۲	مبلغ	محل	توضیح
۱۴۸۹	۴۹۶	مبلغ	محل	توضیح
۱۴۹۰	۸۰۲	مبلغ	محل	توضیح
۱۴۹۱	۸۰۳	مبلغ	محل	توضیح
۱۴۹۲	۸۰۵	مبلغ	محل	توضیح
۱۴۹۳	۸۰۶	مبلغ	محل	توضیح
۱۴۹۴	۸۰۷	مبلغ	محل	توضیح

۳۱-۲۲۔ باجوری ورنسیال

۲۱- باجوری { علی شیری مترادی سواتی - یک نکی ترلی کھلی - بھیر کنڈ
۲۲- رنسیال

موجودہ تقسیم قوم سواتی مشترکہ علاقہ بہ بہو چتر۔ بیلے گیدڑ پور۔ سید پور
شنئی پائیں۔ مراد پور۔

حال قبضہ مسوال تنولی وادان۔ تیر کھولہ سید۔ بارو کنیت تنولی۔ باقی
دیہات پر قبضہ ہے مگر اکثر کھیوٹ ہے بٹائی چکو تہ نہیں اور
مزارعہ اکثر تنولی۔ وادان اور کشمیری ہیں یاغستان میں کچھ قبضہ نہیں
بھیر کنڈ۔ ترما ہردو۔ بھ۔ جوہرہ داتھ سیانکوٹ

تفصیل آبادی قبضہ موجودہ قوم باجوری ورنسیال

تاریخ نبرہ	نبرہ شمار	علاقہ	موضع قوم	ممبر داران	مگر مردم	ہاگیر دار	مگر آبادی
۱۳۰	۷۹۵	دانبہو	بھیر کنڈ مراد پور	تنولی میرکان	۴۳	۴۵۵	۳۲۵
"	۸۱۲	"	"	کندی شنئی پائیں سواتی مدد خان	۲۲	۶۷	۱۷۵
"	۸۱۵	"	"	گیدڑ پور سواتی محمد کبر خان	۲۴	۲۱۱	۳۶۲

جلنگیال

۲۳۔ جنگیال۔ علی شیر۔ مٹروای۔ سواتی۔ یک۔ نیکی
(مٹروای پیکلی۔ شیرپور۔ خواجگان)

بجوہ تقسیم قوم سوکاری مشترکہ علاقہ :- ترمادو - لکپور تنازہ - شیرپور تنازہ
خواجگان

حال قبضہ کوئی گاؤں خاسج از قبضہ ان کے نہیں ہے۔ اور کھیوٹ وارشان
سے اور مزارع ان سے بٹائی و چکوٹہ بھی لیتے ہیں۔ مزارع اکثر تنولی
اور کشمیری ہیں۔ یاغستان میں قبضہ پورا ہے۔ اور مزارع گوجر ہیں
بہت سی لی جاتی ہے۔

موجودہ قبضہ در گید پور بہرال - تاتار - چوکی - علاقہ تری پھلی - چھڑو شا کوٹ
علاقہ اگرور - پڑپلی - کرگ پائیں - دمرے علاقہ آلائی ہے۔

تفصیل آبادی قبضہ موجودہ قوم جلست گیل

مردم شاری ۱۵۶

ردیف	نام و نام خانوادگی	تاریخ تولد	تاریخ وفات	سابقه خدمت	محل تولد	محل وفات
۱۳۰	مهندس شریف سواتی	۱۳۱۶	-	۲۳۴	۳۱	۳۱
۱۳۱	مهندس خواجه	۱۳۸۲	-	۲۰۰	۹۸	۹۸
۱۳۲	مهندس	۱۳۸۶	-	۲۰۰	۴۰۲	۴۰۲
۱۳۳	مهندس	۱۳۹۲	-	۱۸۳	۲۲۲	۲۲۲
۱۳۴	مهندس	۱۳۹۵	-	۲۱۱	۲۲۱	۲۲۱

۹۸۴۳

تفصیل جاگیرداران وغیرہ قوم جنگیال

نام و جاگیر	تاریخ پورا	نمبر شمار
جاگیردار محمد اکبر خان ولد غفار خان قوم سواتی جنگیال ساکن گیدڑ پور	۱۱۷۲	۱۲۳
لہد کھان سے گیدڑ پور ^{۱۳۵۲/-} ^{۶۴۷/-} میزان میں حیات لیا ^{۱۳۵۲/-} ^{۶۴۷/-} دوام		
تامرضی سرکار بشرط خدمات عامہ		
کرسی نشین محمد اکبر خان پسر غفار خان جمعدار گیدڑ پور علاقہ	۱۱۳۳	۵۰
بیسرکنڈہ مانسہرہ ضلع درباری نمبر ۶۸ پیدائش ۱۸۳۱ء		
ضلع درباری محمد اکبر خان ولد غفار خان جمعدار گیدڑ پور	۶۸	
پیدائش ۱۸۳۱ء		

تفصیل حیل یا قوم جنگیال

جنگیال (ایر جنگ خان)

سیمان خیل	بلند خیل	رمز خیل	اجیل	باتو خیل
(در آلائی بالا)	(در تلی تلی)			برہمنا
				خان بازار غلام ربانی خان وکیل و ملیح اللہ خان مانسہرہ
				بیہرہ شوکت بیہرہ ممتاز محمد بشیر اسٹنٹ کمنٹر

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

پاؤنسل جنگیال اگڈیوڑ تاتار

جمہور غفار خان

عطا محمد خان

بدست محمد خان زاتار

اھل خان

محمد خان

جانبی محمد آبر خان

حافظ محمد خان

محمد باولون

اورنگ زریب

محمد ابراہیم خان

یوسف خان

اسماعیل خان دھیرا گڑھ

بدایا خان

محمد یونس خان

جہانزیب اقبال

محمد یونس خان

مختار محمد خان زریب اختر زریب اورنگ زریب محمد ابراہیم خان زریب اختر زریب

مدار حسین انجمن تدریس اطفال

خلیل الرحمن بچوں کی

محمد زمان

محمد زیدون محمد اقبال محمد صادق محمد شوکت محمد حیات محمد طارق محمد طاہر

بدست محمد خان

علی گوہر خان

عبدالروف خان

عبدالستار خان

محمد ارباب خان

محمد محبوب خان

پرویز محمد بھٹی

محمد سلیم خان

آفتاب احمد

علی اکبر خان (لاہور)

محمد انور خان

عبداللطیف خان

شاد محمد عاشق

میا دارالمنین

صلاح الدین

محمد داؤد خان

سید عزیز علی

محمد سعید خان

محمد سلیم خان

آفتاب احمد

علی اکبر خان (لاہور)

محمد انور خان

عبداللطیف خان

شاد محمد عاشق

سید شمس علی محمد زریب محمد سلیم خان محمد عزیز علی محمد داؤد خان صلاح الدین میا دارالمنین

ABDUR RAHMAN

۲۲-۲۱

پیر خلیل خان

۲۵

تاریخ پیر خلیل خان

۱۵۱

Jahanzeb College Saldu Sharif Swat

Professor

Assistant

۲۲۔ چو جاے

۲۲۔ چو جاے۔ بیگال۔ متراوی۔ سواتی۔ یک نیم نمکئی

علاقہ اگرد۔ بیلیاں گھنیاں۔ کوٹ نصف۔ چھٹری۔ رشیدہ۔ بنکوٹ
 ملوگہ۔ حاجی تھر۔ دھڑہ۔ پھاگاں دا پانڈہ۔ تراڈے۔ دیدوارہ۔
 دیوڑی۔ کونگے۔ کانگو۔ نصف شاہ کوٹ کولائے

تفصیل خیل ہائے قوم چو جاے۔ بیگال

خیل خویل کاوڑ۔ ملا خیل۔ خیل دریا خیل۔ دھنسل۔ ماچوہ۔ الہ۔ لڈوہ۔ قمر خیل

۲۵۔ شمہوڑی

۲۵۔ شمہوڑی۔ بیگال۔ متراوی۔ سواتی۔ یک نیم نمکئی

علاقہ اگرد۔ شمدھڑہ۔ ادگی۔ بانڈہ۔ بھولہ۔ برادری۔ جسکوٹ
 کوٹ۔ شاہ کوٹ۔ ٹول۔ کھائی۔ دیدوارہ۔ گل ڈھیری۔ نیول۔ کیول
 دھڑہ۔ اریوٹہ۔ سیری۔ کوٹہ۔ شاہ پورہ۔ چھٹری۔ تری۔ اوتلی

تفصیل جاگیر داران قوم شمہوڑی۔ بیگال

نمبر شمار نام و جاگیر

۳۱ جاگیر دار اللہ داد خان ولد حبیب خان قوم سواتی بیگال ساکن دیوڑی
 اگرد عمر ۶۳ سال عید کھان سے سینہ چورہ صاعے جاگیر ۵۹۲/-

حیی حیات خدمات عام

تاریخ پیدائش مقام پیدائش	نمبر شمار	نام و جاگیر
۱۱۶۶	۱۱۵	جاگیردار زمان خان ولد نصیر خان قوم سواتی بیگال ساکن باگڑیاں
		اگرور بدینے ملک پنجاب منجملہ مانسہرہ مانسہرہ ۱۹۳۷ء بعد یک پشت حکم
		ثانی ہوگا بشرط خدمات عامہ
۱۱۶۷	۱۱۶	کرسی نشین علی گوہر خان ولد عطا محمد خان جاگیردار اگرور مانسہرہ
	۱۱۷	ضلع درباری غلام حیدر خان ساکن دھڑیاں پیدائش ۱۸۶۱ء
		صوبیدار مجر آدم خان پیدائش ۱۸۹۸ء او۔ بی۔ آئی (O.B.I.)
		انزیری کپٹن۔ مسلم لیگ ایم۔ ایل۔ اے (M.L.A.) ممبر
		پہلی صوبہ سرحد ۱۹۵۱ء قوم سواتی بیگال ساکن دیوڑی

تفصیل خیل ہاٹ شہوڑی۔ بیگال

شہوڑی

ملاحین رتھیل اجیل مختیل بائیل دھیل ملکیل ماحیل بنیری

ملاحین شہوڑی۔ بیگال (علاقہ گروہ)

(دستخط خیر احمد)

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

P. G. Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

شاہل - شہوڑی - بیگل (علاقہ گروہ)

شاہ خان
نہان خان
اخون رحیم (مرات سے آئی)

ابراہیم خان

قاسم خان (زود اول) و لائل شاہ کوٹ سے پیران زود دوم سرائی گھنڈی سے پیران

عبدالحکیم عبدالحمید علی محمد
امان اللہ
عسکرت

جہانگیر خان
آدم خان

آدم خان

بذ محمد فا

زود اول محمد عیسیٰ

فیض الشہان

زود اول باغی خان

ABDUR

اخون عبدالغنی

بذ محمد فا

عبدالرحمن

سندھ خان میرزان

قیام الدین قطب نام الدین
جلال خان
دب الدین سوری خان نظام الدین

زود دوم محمد سعید

شاہد خان محمد علی خان

عالم خان محمد علی

سیف اللہ خان

محمد حسین

محمد حسین

محمد حسین

پشت حکم

دور ماہرہ

۱۸۹۰

(O.B.O.)

دہلوی

دہلوی

نہان خان

اخون محمد الدین یون اخوند عبد الخدی بن اخون جیم (صلوات اللہ علیہ)

زوجه زلی مو بنانی غایت اللہ خان (وفات ۱۲۸۳ھ)

نہد بنانی محمد الشکور خاں (وفات ۱۲۸۳ھ) زوجه خانی محمد بنانی میرزا بیگ اللہ محمد بنانی

زوجه سولی مامولی خان زوجه خانی محمد بنانی میرزا بیگ اللہ محمد بنانی

زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان

زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان

زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان

زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان

زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان

زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان

زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان

زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان

زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان

زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان

زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان زوجه سولی کمالی خان

لوئے پاد (بیاری) راضہ پالک شمشیر اسلی

سمندر خان قلندر خان

علی اکبر خان

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. D. 7405

Sharif Swat

۲۴۔ بیال

۲۴۔ بیال۔ میر۔ ٹوڑ۔ سواتی۔ برآلاتی۔ (ووپاؤ)

تفصیل خیل ہائے قوم بیال

بیال

لوئے پاؤ بیال۔ موسیٰ خیل (یک پاؤ)
 (بیاری۔ پول۔ کو بیار۔ رچہ بنڑ۔ کوٹکے)
 راؤ بانڈی۔ روپ کٹڈی۔ پچولہ ڈیرہ
 پانگ۔ دوانہ۔ سیکہ۔ کس خور۔
 (یک پاؤ بیال پاشوال (یک پاؤ)
 (چنگرٹے۔ اوتو۔ بنگی۔ کوچہ۔ نائیے)
 برہیک۔ سیرے۔ ڈیرے۔ اچھاڑ
 گیانہ لونڈ)

موجودہ خان بیاری قوم موسیٰ خیل بیال سے خان محمد ایوب خان ممبر مغربی پاکستان اسمبلی ۱۹۵۷ء۔ ممبر قومی اسمبلی پاکستان ۱۹۶۲ء کا نائب نامہ درج ذیل ہے۔

ارسلہ خان (خان پول ۱۸۷۷ء)

ارسلہ خان بی جمال خان بن حاکم خان بن محمد خان بن گل محمد خان بن خواجہ محمد خان بن
 بی خان بن محمد خان بن راجہ خان بن احمد علی خان (خان کرگ پائے) مور اعلیٰ قوم

موسیٰ خیل۔ بیال۔ الائی

سند خان
 خاندان
 زور موسیٰ خیل سے پیران روشن خان (خان ہاری)
 خان محمد ایوب خان (موجودہ خان بیاری)
 اچون خان
 برکتی خان
 فضا بھر خان
 تاج محمد خان
 عبدالرشاد خان
 شاہنشاہ خان
 شاہنشاہ خان
 اکبر نامہ خان
 محمد خان شیر علی خان
 محمد خان

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

Saidu Sharif Swat

۲۷۔ جنگیال

۲۷۔ جنگیال۔ میر۔ ٹوڑ۔ سواتی۔ بر آلائی۔ (یک پاؤ)

شاخ سیماں خیل۔ جنگیال۔ در دیہات :-

دُمرے۔ پول۔ کرگ پائیں۔ برکاٹڑا۔ چیران۔ ڈیری۔ بابہ۔ چڑی۔ غریہ
دیکھیں صفحہ نمبر

۲۸۔ اشراں

۲۸۔ اشراں۔ میر۔ ٹوڑ۔ سواتی۔ بر آلائی (یک پاؤ)

میرپ کانٹری۔ اشراں۔ بوچڑی

۲۹۔ ڈوٹیاں

۲۹۔ ڈوٹیاں۔ دشرائی۔ ٹوڑ سواتی۔ کز آلائی۔ (یک پاؤ)

کرگ بالا۔ بانڈی۔ ربات۔ کارخانہ سر۔ ڈولہ بانڈہ۔ غم رنگ۔ گیٹو سر۔ بے زار

لنڈے ہورا۔ میر علی قلعہ۔ ڈرنگ ٹانگی۔ سیوئی۔ تیلوس۔ مرین۔ کبی

بنان۔ خروگاڑی۔ مارگافوکلے۔ سرگاہ

موجودہ خان تیلوس قوم ڈوٹیاں سے محمد زین خان ممبر اسمبلی مغربی پاکستان

۱۹۵۷ء کا نسب نامہ حسب ذیل ہے

(دیکھیں صفحہ نمبر ۱۰۳)

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt.

Saidu Sharif Swat

حاکم خان۔ ڈوئیال انداولد سلطان بہرام پاپینی بن سلطان کچامن و سلطان بلخ
جد اصلی قبیلہ سواتی

اورنگ خان

یار علی خان

ملوک خان

کمال خان

علیم خان

کریم خان

سلیم خان محبت خان

محمد اکبر خان

شیر محمد خان

محمد بواہر خان

سردار محمد آلم خان

(میردی درگئی)

گیال

۳۰

۳۰ گیلال۔ دشرالی۔ ٹوڑ۔ سواتی۔ گز آلالی ریک پاوی کرگ بالا
ٹنڈول۔ بنگو بانڈہ۔ جیڑی۔ سوکر سر۔ ربانڈہ۔ کابو۔ براچٹر۔ غم زندگ

خیل ہائے قوم گیلال

گیلال

پانڈہ خیل۔ اوخیل۔ تاجی خیل۔ رانڈہ خیل۔ زمان خیل۔ ملا خیل۔ حبیب خیل

۳۱۔ پیپائی

۳۱۔ پیپائی۔ دشرائی۔ لوط۔ سواتی۔ کزآلاتی دیک پاؤ

کونش گرام۔ کارخان سر۔ دم درہ۔ بٹے۔ کالے لوٹے۔ نرسوک۔ بوڑھے۔ جہڑ
نیر۔ فرگاٹے۔ شل خٹے

خیل ہائے قوم پیپائی

پیپائی

شاہد اخیل مرخیل گناگ

۳۲۔ شامکوری

۳۲۔ شامکوری۔ دشرائی۔ لوط۔ سواتی۔ کزآلاتی دیک پاؤ

نوگرام شامکوری راشنگ

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt: P.G Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

متفرقات

تاریخ پشاور - سیٹنگز ۵۹۲

لطیف خان قوم افغان سواتی

مالک در زخی - داؤدزی - باندہ جات

عابد خان قوم افغان سواتی

مالک یوسف زی - بائی زی - غری خیل شموزی

انور - شاہنواز قوم افغان سواتی

مالک یوسفزی - بائی زی - لوند خور - پیر سو

حیات افغانی صفحہ نمبر ۳۳

آتمان خیل بن برہان بن کی بن کوران

بہرے

مدہ

غلام اکبر ولی

تورزی ایندزی

سواتی ولی

شرف خیل

موسن خیل

تاریخ ہزارہ ولس صفحہ نمبر ۱۳۴۳

قوم سواتی

پرگنہ مانسہرہ۔ قوم سواتی۔ علاقہ مانسہرہ۔ گڑھی حبیب اللہ خان۔
 بالا کوٹ۔ شکیاری۔ بھیرکٹڈ۔ اگور۔ کونش۔ بھوگڑ منگ۔ کاغان میں آباد ہے
 اور ان علاقہ جات سواتی میں سوائے بالا کوٹ۔ کاغان۔ بھوگڑ منگ کے باقی سب
 علاقہ جات میں محنت کم اور پیداوار کثرت سے اور زمین وافر اکثر بے پتھر و سلاخ
 ہے زمین ہموار۔ آبی و خشکی۔ گرم معتدل ہے جس میں محنت کرنے سے بہت کچھ ہو سکتا
 ہے خصوصاً میدان کھلی میں مالداری کم ہے۔ محنت بھی کم ہے۔ کوئی قوم ایسی نہیں جو
 محنت میں مشہور ہو۔ سب سست اور بے محنت ہیں۔ بھوگڑ منگ کی زمین کم اور
 آباد زیادہ ہے۔ لوگ محنت بھی خوب کرتے ہیں۔ مال بھی ہے۔ اور بالا کوٹ و کاغان
 میں زمین سرد و خوب آباد اور سنبھالی ہوئی ہے۔ اور قوم گوجر و غیرہ زمین کے ساتھ بھی
 محنت کرتے ہیں۔ اور مالداری کا بڑا شوق ہے۔ مال بھی بکثرت ہے۔ اور چاہ عام۔
 اس میں زیادہ گنجائش ترقی آئندہ کی نہیں ہے۔

تاریخ ہزارہ ولس صفحہ نمبر ۱۲۵۳

رحیم خان نمبردار پچہ درہ بھوگڑ منگ نے شکایت اختلاف ہائے
 وزن سیر کی کری تھی۔ چنانچہ حسب تجویز میجر جان بیچر صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ
 ۱۸۵۲ء سے وزن سیر انگریزی بلفہ شکیاری۔ مانسہرہ وغیرہ تمام علاقہ پھلی
 میں رواج ہوا۔ اور ۱۸۵۲ء سے گز جاری ہوا۔ پہلے بہادر شاہی تھہ

تذکرہ تنولی

مردم شماری ۱۹۵۱ء

تذکرہ تنولی بمشاورت تحصیل علاقہ موضع قوم بنبرداران گھر مردم جاگیرداران گھر آبائی

۸۸ ۳۸۵ ایب آباد شیروان شوری تنولی صیب اللہ خان محمد امیر خان ۲۲ ۲۳۲

باشم خان

۳۹۰	۱۳۱	۵۰۹	کمال حسن شیری	۱۳۱	۵۰۹
۴۰۲	۵۱	۲۱۷	راجولی	۵۱	۲۱۷
۴۰۲	۵۲	۳۲۸	عبد اللہ خان	۵۲	۳۲۸
۴۰۸	۳۲	۱۸۸	نادر خان بہرام	۳۲	۱۸۸
۴۰۹	۲۰	۱۱۲	شیرخان - آزاد خان	۲۰	۱۱۲
۴۱۳	۴۲	۱۷۸	شیرخان	۴۲	۱۷۸
۴۲۳	۳۱	۱۹۰	نجیم خان - ارسلان خان	۳۱	۱۹۰
۴۲۸	۲۷	۱۷۵	راجہ شیر	۲۷	۱۷۵
۴۴۱	۸۳	۱۰۱	میر زمان	۸۳	۱۰۱
۴۶۱	۶۷	۳۳۰	غیاث اللہ سیدور - راجہ ارسلان	۶۷	۳۳۰
۴۶۲	۷۴	۴۶۸	راجہ غلام خان	۷۴	۴۶۸
۴۶۳	۲۳	۲۳۰	شیر علی	۲۳	۲۳۰
۴۶۶	۵۰	۲۴۷	شیرخان	۵۰	۲۴۷
۴۶۸	۲۲	۱۴۱	شاہ محمد علی	۲۲	۱۴۱
۴۶۹	۲۸	۳۳۸	اکرم خان عباس محمد علی	۲۸	۳۳۸
۷۰۱	۵۸	۱۱۰	غلام خان - ارسلان خان محمد علی	۵۸	۱۱۰
۷۰۱	۵۸	۱۱۰	راجولی	۵۸	۱۱۰

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. P.G. Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

تفصیل دیہات قبیله تنولی - ضلع ہزارہ

مردم شادی ہزارہ
گھر آبادی

آپس ہزارہ نمبر شادی عقیل علاقہ موضع قوم نمبر داران گھر مردم جاگیردار گھر آبادی

۵۲ ۳۷ ہری پور کولائی کرپیاں تنولی اٹکا شہباز خان ۳۷ ۲۱۹

۳۸ " " ڈیرہ " " عطا محمد خان ۶۳ ۲۲۱

۳۹ " " لاہولی تنولی ہاشم خان - رحمت خان ۱۲۰ ۷۰۳

ناصر خان - عبداللہ خان

۴۰ " " انورہ تنولی محمد علی - شیرگل - شہباز ۷۷ ۳۳۸

برکات

۵۲ ۴۱ " " کھوکھ تنولی - ہند علی خان - افضل - ۱۱۷ ۶۲۹ ہندو خان

اندال محمد خان - دولا

۴۲ " " توی چھانٹو فضل احمد جیل ۳۰ ۱۱۹

۴۳ " " بدھاک مراد پور آوان شیرگل ۲۳ ۲۳۳ ذاب محمد اکرم

۴۴ " " سید پور سید نور عبداللہ شاہ ۴ ۲۵

۴۵ " " چھانٹو آوان مرید حیات جمعہ خان ۱۶۵ ۷۳۶

۴۶ " " لشکر تنولی سیلاک قلندر شاہ ۹۵ ۲۷۹

اندول امین خان سرداد خالی

۴۸ " " مولی میرا ہنہ عبداللہ شاہ پور ان شاہ ۲۲۱ ۱۵۱۰

اندول تنولی ہودی شاہ

۴۹ " " کلنجر اندول حبیب - دولا ۲۵۲ ۱۲۰۷

بھگالی حاتم - محمد

مردم شاهی راجہ

گھر مردم جاگیرداران گھر آبلی

نبرداران

قوم

کھیل علائقہ موضع

پنج پڑاؤ

غلان

۱۸۹ ۳۸ ذابہ اکرم

۵۱ ۵۰ ہری پور بدھناک ماری اودال ہاشم علی

" ۵۱ " گندف سید تنولی سید عجیب سید اکبر شاہ " ۷۸۳ ۷۰

" ۵۲ " کیرے ^{ادال} فانیل ذابہ اکبر علی " ۳۵ ۱۰

" ۵۳ " بڈگراں تنولی بازخان " ۱۱ ۳

" ۵۵ " لاڑکی تنولی بوستان خان " ۱۱ ۳

" ۵۶ " کھارن شہال بہرام خان " ۵۰ ۱۱

" ۵۹ " چنیری تنولی جیوی عبد اللہ " ۱۱۸ ۲۲ ذابہ اکرم

" ۶۰ " بی جویال ^{ادال} تنولی سوز اللہ " ۱۶۷ ۳۰

" ۶۱ ۵۶ " آدھ تنولی سید آزاد خان " ۸۵ ۱۲ ازاد خان ۵۱ ۱۹۲

" ۶۸ " کنڈیال تنولی متولی خان " ۵۸ ۱۰ ذابہ اکرم

" ۶۹ " شہدہ گندہ ذابہ ہاشم علی " ۲۲ ۲

" ۷۱ " دھنکا " میرا " ۱۰۸ ۱۷ ۸۶ ۲۱۸

" ۷۲ " کونڈیال " ارسل " ۵۲ ۹

" ۷۳ " گھراہ " حسن " ۵۰ ۹ ۵۲ ۱۷۵

" ۷۴ " بانڈی تنولی مہندی " ۸۳ ۱۶

لابیال

" ۷۶ " برالیان تنولی ناصر خان " ۳۹ ۷

" ۷۷ " حال کالو " شہباز خان " ۳۰ ۹

" ۷۸ " کھائی " ارسل " ۱۱ ۲ محمد خان

" ۷۹ " چندد " محمد خان " ۳۰ ۲۶ ذابہ اکرم

" ۸۰ " چرمادہ " بوٹا خان - سرید خان " ۱۱ ۳

باغدرہ

مردم شاری
گھر آباد

نمبر	نمبر	قوم	موضع	علاقہ	تفصیل	گھر	مردم	جاگیرداران
۵۸	۸۱	برہم پور	بدھاک	گھر پور	تنولی	محبت اللہ	۲۳	۶
"	۸۲	"	"	"	بدھورہ	"	۱۲۱	۲۰
"	۸۳	"	"	"	رودہ	عزیز خان	۴۴	۸
"	۸۴	"	"	"	لارنگ	احمد امیر خان	۲۷۱	۵۹
فیروز خان سمندر								
۸۴	۲۴۳	ایب آباد	کچی	چنبیالہ	تنولی	رحیم خان	۱۲۰	۲۱
"	۲۴۴	"	"	"	کچی خاص	میر علی خان قلعہ خان	۱۳۹۱	۲۱۲
"	۲۴۵	"	جھٹی	جھٹی	"	ناشم امیر	۲۲۰	۳۹
"	۲۴۶	"	بیر	بیر	"	عطاء محمد خان	۹۰۲	۵۴
"	۲۴۷	"	"	"	سویا	ید خان میر خان شیر خان	۶۷۲	۱۳۵
ناشم علی								
"	۲۴۸	"	"	"	ککڑھاٹ	میر زمان جھوں	۱۰۵	۱۲
"	۲۴۹	"	"	"	جل	شیر زمان قاسم خان میر زمان	۶۹۵	۱۰۲
"	۲۵۱	"	بران	چک	"	کامور شیر علی	۲۰۳	۳۱
"	۲۶۲	"	بائیں	نورا	شیرال نورا	"	۱۹۵	۲۸
"	۳۶۶	"	"	"	بوسج	میر خان	۲۳۲	۵۹
"	۳۶۸	"	"	"	کلی کلا	بہادر خان برکت اللہ	۴۳۰	۶۱
"	۳۶۹	"	"	"	کلی خود	میر خان	۲۶۹	۴۱
"	۳۸۰	"	شیران	کوٹھالہ	"	فیروز خان سجاد خان	۹۵	۹۵
"	۳۸۶	"	"	"	بھٹیل	ساجد خان آرد خان	۱۱۹	۲۲
"	۳۸۷	"	"	"	شیران پرا	بہادر خان فیروز خان	۳۸۳	۶۷
"	۳۸۸	"	"	"	شیران پرا	شیر خان	۴۲۲	۸۰

نام علی خان

ABDUR RAHIM
SWATI Assistant
Professor
Govt. P.G. Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

تذکرہ متولی

مسل پراس
امیر خان

یرجبال
(رادنی پتہ)

برقہ پال خان۔ پال (علاقہ متاعول پائی۔ بدناک گڑھیان ضلع خیرات)

ہندو خان۔ ہندو وال در علاقہ متاعول بالا۔ ضلع خیرات

جوال بوبال بچال محمل انال مائے لائیں

جول خان۔ ساریال جمال

رادی شامی

لال جیدال بانیرال

ایسپ خان

یحیوی خان

گل محمد خان

۱۱ بیت خان زندہ در ۱۷۷۷ء (کر لائی)
وفات ۱۸۰۳ء

۱۲ نواب خان باشم علی خان وفات ۱۸۱۶ء

۱۳ پائندہ خان وفات ۱۸۴۳ء (اسب) چیف

۱۴ جہاندار خان وفات ۱۸۵۸-۱۱-۹ وزیر برستان خان

۱۵-۱۸ فیروز خان (کرسم خان) ۱۸۰۵-۱۱-۹ وفات ۱۸۲۲ء

۱۶ نواب خانیزار خان اسب۔ عبداللطیف خان پڑھند۔ محمد عرفان دھنی

۱۷ نواب محمد فرید خان اسب

۱۸- محمد حمید خان

بیٹہ۔ صوبائی درباری نواب سر محمد اکرم خان تنولی امسیب K.G.S. ولد جہاندار خان سیپ ۱۸۴۳ء وفات محمد علی خان ۱۸۴۳ء
بیٹہ۔ صوبائی درباری عطاء محمد خان ولد محمد الرحمن خان تنولی بھڑہ پیرالشی ۱۸۶۹ء

امیر خان بیربٹ

مرت خان بھڑہ وفات ۱۸۷۸ء

عبداللہ خان

عطاء محمد خان بھڑہ پیر ۱۸۷۹-۱۱-۹ء

۹۶۸ تاریخ خیراتہ دی مس ۱۷۷۷ء
تاریخ خیراتہ دی مس ۱۷۷۷-۱۸۷۹
تاریخ خیراتہ دی مس ۱۷۷۷-۱۸۷۹
تاریخ خیراتہ دی مس ۱۷۷۷-۱۸۷۹

مختار بولاسی

امیر خان

سید خان - بندال
(مؤرخ)

بولال
(افغان)

پال خان بولال (علاقه تناول پالی) ربضاک گڑھ صلاخ نزاره
لابال تیل بیکریل ڈیل جو دال بکال بکال انبال ماسد مایس
را د نل

صوبه خانی - زبردست خان سید محمد موجود

فتح شیر خان پھول

گل شیر خان بکیر

سز خان - شکر مری

امیر علی خان

شیر خان

اکبر علی خان

سربند خان (۱۸۳۳م موجود) (جیب بکال نمون)

نواب خان
مست محمد خان ۱۸۳۹م
(مستقل)

عطا محمد خان

سلطان محمد خان
۱۸۶۲م
وفات ۱۹۵۰

محمد خیر خان

محمد شایق خان

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. P.G. Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

ضلع درباری سلطان محمد خان ولد عظیم خان تنولی۔ پیدائش ۱۸۷۲ء۔ ایچی سن کالج
لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ جاگیر ۲۴۰۰ روپے آنریری میسٹریٹ

(داماد نواب امب)

ضلع درباری دوست محمد خان ولد نواب خان تنولی شکرگڑھی پیدائش ۱۸۳۹ء
جاگیر ۳۶۰۰ روپے۔ ایٹ کے زمانے میں ضلع میں سرکردہ

ضلع درباری رسالدار عبداللہ خان ولد عنایت اللہ خان تنولی چمپہ پیدائش ۱۸۵۲ء
ضلع درباری محمد خان ولد خیر اللہ خان تنولی کٹھالہ۔ پیدائش ۱۸۶۶ء

علی گوہر خان ولد محمد خان تنولی کٹھالہ۔ جاگیر ۵۳۰ روپے

حیات خان تنولی شیروان

مرحوم خان محمد فرید خان آف بیر پیدائش ۱۹۰۲ء۔ مسلم لیگ ۱۹۵۱ء
ممبر صوبائی اسمبلی۔ ڈپٹی سپیکر۔ وزیر بحالیات لوکل گورنمنٹ صوبہ سرحد ۱۹۵۵ء

تاریخ ہزارویں صفحہ ۷۷۷
ایڈیشن
ذبردست خان
پیشوا
نکاح جول ۱۱۶۰
یہ مہر صوبہ خان تنولی تپہ پلال کی ہے۔ اصلی نام
اس کا ذبردست خان تھا۔ صوبہ خان باعث ملازمت

بادشاہی کے مشہور ہو گیا

یہ فرخ شیر خان چھوہار کی ہے۔

حالات قوم تنولی

خاکانہ رسول رحمان
فتح شیر غلام محی الدین جیلانی
شد

تاریخ اقوام پونچھ محمد الدین فوجی ۱۹۳۶ء صفحہ ۷۷۷۔ بقول صاحب آئینہ قریش کے

عادل بن تاخت بن سجد بن عبد اللہ بن محمد بن عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بغداد سے ہندوستان آکر دہلی میں اقامت گزری ہوئے

عادل کی ساتویں پشت کے ایک نامور قزیش ضرب خان تھے۔ وہ ہرات سے کشمیر

آئے۔ کچھ عرصہ رہ کر علاقہ راوینڈی تحصیل کہوڑ کے موضع ضرب کوٹ پہنچے۔ آج کل اس

موضع کو دریاں کوٹ کھتے ہیں اس موضع میں آپ کا ایک فرزند گاہی خان پیدا ہوا۔
 گاہی خان کے بارہ بیٹوں میں سے دو بیٹے کھوندرخان اور تنولی خان تھے کھوندرخان اور
 تنولی خان کا شجرہ نسب سترہ واسطوں سے عبد المتانف اور چودہ واسطوں سے۔۔۔
 حضرت عباسؓ تک پہنچتا ہے۔ تنولی خان جس کے نام پر ضلع ہزارہ کی تنولی قوم مشہور
 ہے گاہی خان کا فرزند تھا۔ کھوندرخان کی چھٹی پشت میں ڈھونڈخان نامور شخص پیدا
 ہوا جس کی اولاد تحصیل باغ (پونچھ) علاقہ مری (راولپنڈی) اور ضلع ہزارہ کے کئی دیہات
 میں پھیلی ہوئی ہے۔ تنولی۔ ڈھونڈ۔ سراڑہ ہر سہ پسران گاہی خان بن ضراب خان
 قریشی الہاشمی اجماعی ہیں۔

مطابق پنجاب کاشس۔ سر ڈنزل آٹن ۱۹۱۶ء صفحہ ۱۵۲

ڈھونڈ اپنے آپ کو حضرت عباسؓ عم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کہتے ہیں۔ دوسری
 روایت ہے کہ ان کا جد اسکی تخت خان نیمور کے ساتھ آکر دہلی میں سکونت اختیار کر
 لی۔ اور اس کی اولاد سے ضراب خان Khan کا نام ملا۔ شاہ جہان کے زمانے میں
 کہوٹہ چلا گیا۔ جوہر وال۔ ڈھونڈ۔ سراڑہ اور تنولی قبائل کا جد اسکی ہے۔ صفحہ نمبر ۹۳
 تنولی اپنے آپ کو امیر خان کی اولاد سے کہتے ہیں۔ جو کہ ایک مغل بولاس تھا۔
 جس کے دو بیٹے ہند خان اور پال خان قریباً چار پانچ صدی قبل دریائے سندھ کو عبور کر
 کے تناول ہزارہ میں آباد ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ افغانستان میں اسی نام کی ایک جگہ کے
 باہت موجودہ نام سے مشہور ہوئے ہیں۔ لیکن تھوڑا شک یہ ہو سکتا ہے کہ وہ آریں
 اور شاید ہندی الاصل ہیں۔ ابتدا میں وہ دریائے سندھ سے پار تھان کے دامن میں پائے
 گئے۔ جہاں سے وہ تین صدی قبل یوسف زئی نے نکال کر دریائے سندھ کے مشرقی طرف
 دھکیل دیئے۔ وہ اب تناول یعنی دریائے سندھ اور میدان ریش کے درمیانی پہاڑی علاقہ
 پر قابض ہیں۔ وہ دو بڑے تپوں میں تقسیم ہیں۔ ہند وال اور پلال۔ شمالی حصہ تناول
 ہند وال کے قبضہ میں ہے۔ اور چیف آف امب کی آزاد جاگیر ہے۔ ہزارہ کے چالیس
 ہزار تناولیوں میں سے ۸۷۳۷ پلال اور ۱۹۶۴ ڈھراں ہیں۔ جو کہ پلال کی ایک شاخ

ہے۔ اور صرف ۱۰۷۶ نے ہندوستان بتایا ہے۔ اکثریت ہندوستان کی علاقہ امب میں ہے جو
شمار نہیں کئے گئے۔ وہ محنتی اور پر اس کاشت کار ہیں ان کے متعلق ایک مثل مشہور ہے
تاوولی ہے تو لے

تاریخ ہزارہ ویں صاحب صفحہ نمبر ۹۶۸

تولی قوم اپنے آپ کو مغل برلاس مشہور کرتی ہے سلسلہ نسب ایک شخص امیر خان
نک بیچا یا ہے جو ملک سوات میں ایک لڑائی میں مارا گیا تھا۔ اس کے دو فرزند ہندو خان
اور پال خان اس ملک میں آئے۔ ۱۷۷۲ء میں ہندو خان سے گیا رھویں پشت میں اور موجودہ
خان محمد اکرم خان ہندوستان کا پانچویں پشت کا جد اعلیٰ ہیبت خان ملک ہوا۔ تو اس نے
بہت قوت پائی۔ پچاس سوار اور ایک سو آدمی کے قریب پیادہ تھے ہیبت خان کافی
عزت بنا کر ۱۸۰۳ء میں گیا۔ اس کا بیٹا ہاشم علی خان اس کی جگہ قائم ہوا۔ تو تپہ پلال
میں احمد علی خان دادا عطا محمد خان بیڑوالے نے قوت حاصل کی۔ ہاشم علی خان کی ہمیشہ
احمد علی خان پلال کو اور احمد علی خان کی ہمیشہ ہاشم علی خان ہندوستان کو بیٹا ہی گئی۔ ہاشم علی خان
ہندوستان کی قوت و عزت اپنے باپ ہیبت خان سے بھی زیادہ ہو گئی۔

۱۸۱۶ء میں احمد علی خان نے قریب ودغاس ہاشم علی خان کو سو بیوی یعنی اپنی ہمیشہ کے
اپنے گھر موضع دھڑہ میں بلایا۔ اور ہاشم علی خان کو بیوہ ایک سو آدمی ہمراہیوں کے قتل کر ڈالا۔
اور اپنی ہمیشہ یعنی بیوہ ہاشم علی خان کو اس کے بھائی نواب خان ہندوستان کے پاس بھیج دیا۔
نواب خان نے بیوہ ہاشم علی خان سے نکاح اپنا کر لیا۔ اور ہاشم علی خان مقتول کا بدلہ لینے کی خاطر
قوم پٹھان سے مدد چاہی۔ کسی نے مدد نہ دی۔ پھر نواب خان ہندوستان واسطے مدد لینے حاکم درانی
کے کشمیر چلا گیا۔ صفحہ ۹۶۹

کشمیر سے عبدالرحمان خان حاکم درانی ایک افسر مع فوج کے نواب خان کے ہمراہ آیا۔
احمد علی خان پلال نے فوج کی آمد کا سن کر قریباً ایک لاکھ روپیہ کا اسباب سیدھا کھانہ کے
گھرانے چھوڑ کر خود وہاں کی طرف مفرور ہو گیا۔ نواب خان ہندوستان نے یہ درانی فوج کے پہنچ کر
احمد علی خان پلال کا گھربار جلا دیا۔ اور فوج واپس ہو گئی۔ نواب خان اپنے تہذیب والوں میں قائم ہو گیا۔

اور احمد علی خان پھر ماہین سے واپس آکر اپنے تپہ میں خان رہا۔ سرداران کابل میں سے محمد عظیم خان کشمیر سے ۱۸۱۸ء میں اس علاقہ میں آیا۔ نواب خان ہندو ال کو گرفتار کر کے اور چٹڑہ میں بند کر کے دریائے سندھ میں ڈال دیا۔ لیکن پانڈہ خان فرزند نواب خان اپنی چالاکی سے محمد عظیم خان کے لشکر سے سلامت نکل گیا۔

نواب خان کے وقت تک سب تنولی تپہ ہندو ال کے اپنے اپنے حصہ کے مالک و دفتری تھے۔ بعد ازاں جانے نواب خان کے جب پانڈہ خان واپس اپنے علاقہ میں آیا۔ تو ایک شخص تنولی نے اپنی قوم سے بطور طعن کے پانڈہ خان سے کہا۔ کہ اب باپ تو تیرا مارا گیا ہے تو بھی ہماری طرح ایک دفتری رہیگا۔ خانگی نہیں رہیگا۔ پانڈہ خان نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ مگر اس بات نے اس کے دل میں سخت اثر کیا۔ اتفاقاً چار سو سپاہی جرائی کشمیر سے بے نوکر ہو کر کابل کو جاتے تھے اور نوکری کے متلاشی تھے۔ پانڈہ خان نے سب اپنے نوکر کر لئے۔ اول ہی سب معتبر اپنا قوم کے جمع ہونے کے دو آدمی بڑے معتبر تو ایک ہی دن ایک ہی وقت میں قتل کر ڈالے۔ اور بہت سے دریائے سندھ میں غرق کر دیئے۔ اور پھر باقی ماندگان سے پوچھا کہ میں خان ہوں یا دفتری۔ سب نے اس کی خانگی مانگی۔ اور اپنی ایک حد وراثت و دفتری سے بھی لادھوئی بیان کیا۔ اس روز سے یہ سب لوگ مزارعہ اور پانڈہ خان واحد مالک کل تپہ ہندو ال کا مقرر ہوئے۔ اور بسبب شجاعت ذاتی کے پانڈہ خان کا روز بروز زور ہوتا گیا۔ قریب دو سو کے سوار اور پانچ سو کے پیادہ خاص قلمی ملازم اس کے رہے۔ اور باقی سب رعیت اس کی مکر بند تھی۔ بعد فتح مانگل کے اکثر میدان ہزارہ پر تسلط سردار ہری سنگھ کا ہو گیا۔ اور سر بلند خان محمد نواب خان تپہ پلال باغی رہا۔ سرکار کھاں سے لڑا اور شکست کھائی۔ تپہ پلال کا ملک بھی سرکار کھاں کے قبضہ میں آ گیا۔ اب پانڈہ خان بدستور باغی رہا۔

صفحہ ۹۵ سر بلند خان پوتا صاحب خان نے پھر شورش کی۔ سردار ہری سنگھ نے خود سوار ہو کر ڈنہ پر سر بلند خان سے لڑائی کی۔ شیر محمد خان پسر کلال سر بلند خان سردار ہری سنگھ کے ہاتھ سے بضرع ہندو مارا گیا۔ سر بلند خان مغرور ہو کر طرف موضع لساں علاقہ چوڑہ ملک پانڈہ خان کے چلا گیا۔ سردار ہری سنگھ نے پانڈہ خان کو پیغام بھیجا۔ کہ اگر سر بلند خان کے

گرفتار کر کے ہمارے حوالے کر دو۔ تو ملک تناول تپہ پلال کا بھی تجھے دے دیں گے۔ پانندہ خان نے منظور کیا لیکن سر بلند خان ہاتھ نہ آیا۔ اور کہان کے گھاٹ سے پار دریائے سندھ سے گزر گیا۔ پانندہ خان نے سردار ہری سنگھ کو کہلا بھیجا۔ کہ میں نے سر بلند خان کو پکڑنے کی پوری پوری سچی اور تدبیر کی۔ لیکن وہ ہاتھ نہ آیا۔ ملک تپہ پلال میرے سپرد کر دو۔ لیکن ہری سنگھ نے ملک نہ دیا۔ اس امر پر سردار ہری سنگھ اور پانندہ خان کا فساد شروع ہو گیا۔ لیکن آخر ۱۸۹۶ء بمبئی میں سردار ہنس سنگھ سندھ والیلے بمجلہ تپہ پلال کے علاقہ بدھناک و کولائی جاگیر میں پانندہ خان کو لکھ دیئے۔ مگر دخل کا حال نرم رہا۔ بھرویوان ہری چند کے وقت کچھ دخل ہوا۔ اور جاگیر قائم ہوئی۔ پھر سحر ایبٹ صاحب نے ۱۸۹۸ء میں پروفانہ جاگیر کا بحوالہ سند سردار ہنس سنگھ وغیرہ کے عطا فرمایا۔ اس کی تعمیل میں اب تک جاگیر قائم ہے۔ پانندہ خان شہنشاہی فوت ہو گیا۔ فرزند اس کا جہان داد خان قائم مقام ہوا۔ جو ۱۸۹۸ء کو راہی ملک بقا ہوا۔ پھر اس کا فرزند محمد اکرم خان مقرر ہوا۔ ۱۸۹۸ء میں اگر وہ کے فسادات کے سلسلہ میں خدمت سرکار کی۔ اور عنایت سرکار سے علاوہ جاگیر کے مزید پانچ سو روپے ماہواری اور خطاب نوابی سرکار سے عطا ہوا۔ تپہ پلال میں نواب خان سپر سر بلند خان اور شیر محمد خان سپر احمد علی خان کو جاگیر ملی۔ پٹھان مصنفہ نفٹ کرنل عتیقہ (انگلش) صوفی نمبر ۱۱۹۔ تنولی۔ امیر خان ایک برلاس محل کی اولاد سے ہیں جس کے دو بیٹے ہند خان اور پال خان سترھویں صدی کے آخر میں مہاراج کے گرد و نواح کے علاقہ سے آکر دیپے سندھ کو پار کر کے پہاڑی علاقہ میں مقیم ہو گئے۔ جس میں بھی آباد ہیں۔ اور قبیلہ کے نام کی وجہ سے تناول مشہور ہے۔ تپہ ہند وال بالائی تناول کی ریاست پر قابض ہیں جو دریائے سندھ کے دائیں کنارے کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ اور تپہ پلال زیریں تناول جس میں بدھناک اور کچھ تعداد گاؤں علاقہ ٹھیاں مقبیلہ مانسہرہ بھی شامل ہیں پر قابض اور آباد ہیں۔ ریاست تناول کا نواب امب سنگھ وہ ایڈر ہے۔ اور تپہ پلال میں سرکردہ شاخ لبیا ہے جو عام طور پر صوبہ خانی مشہور ہے۔ جس سے تین جاگیردار بھوبارہ بٹراوہ شگرٹی کے ہیں۔ ان کے علاوہ شیروان اور چمپہ کی جاگیریں بھی ہیں۔

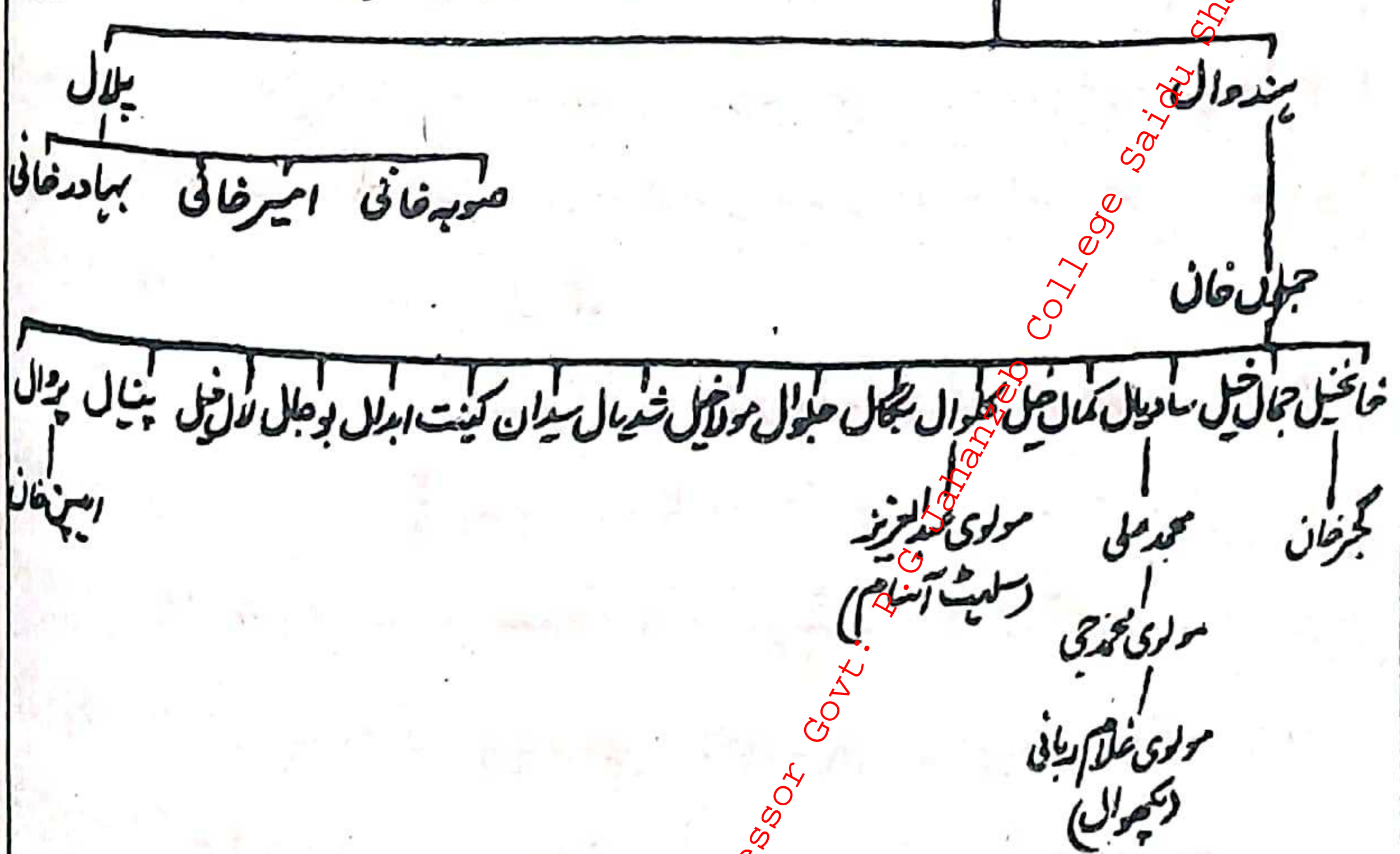
پشاور گزٹیر کا بسم۱۹۳۱ء تحصیل صوابی کے موضع احمد خان اور سپین کا نام
۲۲۸۶ تعداد قوم تنولی کی تھی۔

ہزارہ گزٹیر وائس ۱۹۰۷ء صفحہ نمبر ۲۹۔ تنولی قوم نے علاقہ مہا بن سے
یوسف زئی کے نکالنے پر دریائے سندھ کو پار کیا، ان کا اصلی حسب نسب غیر یقینی ہے
ایک شجرہ نسب میں مجموعہ کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ اپنے آپ کو مغل کہتے ہیں
ان کے دو بڑے بچے ہندوال اور پلال ہیں۔

۱۹۰۱ء میں ان کی تعداد ۵۸۷۰۰ ہے۔ ریاست میں ۱۹۱۰۰ تعداد آباد ہے۔

مسلکات جواہری صفحہ نمبر ۱۔ شاخہائے قبیلہ تنولی

تساولی۔ تئادل خان از نسل سلطان براس بن سلطان سکندر ذوالقرنین



تذکرہ کا کاخیل

مطابق "پنجاب کاسٹس" سر ڈنزل ایٹن صفحہ نمبر ۸

خٹک کی شاخ "کا کاخیل" ایک مشہور بزرگ شیخ رحمکار کی اولاد ہیں جن کی

تمام شمالی پٹھان بہت عزت کرتے ہیں۔

کا کاخیل عموماً "شیخ زادہ" اور "میاں" سے پکارے جاتے ہیں۔ ضلع ہزارہ کی تحصیل مانسہرہ

میں مانسہرہ سے دو میل مغرب کی طرف شیخ آبادان کی مشہور آبادی ہے۔ اس کے علاوہ

برٹری۔ کہنیاں۔ گیردال اور ٹراوڑے علاقہ اگر دریں بھی آباد ہیں۔ کا کاخیل گیردال میں سے

میاں رحمت شاہ کے قلمی شجرے اور کا کاخیل شیخ آباد میں سے میاں بہتاب گل کے قلمی

نسخہ کے مطابق نسب نامہ پیش کیا جاتا ہے۔ میاں بہتاب گل ایک محقق نصاب خوشنویس

اور قابل قدر فرد ہیں۔

کا کاخیل کا جد اعلیٰ کا صاحب شیخ رحمکار کستیر گل (ہزار زیارت کا کا صاحب

تحصیل نوشہرہ۔ ضلع پشاور) بن ایک صاحب بہادر بابا بن نادر صاحب مست بابا

بن غالب صاحب بن سید آدم (ہیری۔ کوہاٹ) بن سید یاسین (خوست) بن سید محبت

(علاقہ خوست) بن سید باقر (غزنی) بن سید محمود (پشین) بن سید احمد (پشین) بن

سیف الدین (پشین) بن سعد الدین (پشین) بن علی اکبر (پشین) بن سید لقمان (بخارا)

بن سید رجال (بخارا) بن سید قاف سید جان (بخارا) بن سید فاتح (مشہد)

بن سید خاتم (مشہد) بن سید اسماعیل بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام

زین العابدین بن امام حسین بن حضرت علی بن ابوطالب بن عبد المطلب بن ہاشم

بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر لقب قریش

۳۷۵ بن مالک بن نصر بن کنانه بن خزیمه بن مدکه بن ایاس بن مضر بن نزار بن
 معد بن عدنان بن آدم بن ادد بن سمیح بن سلام بن ثابت بن حمل بن قیند ابن
 اسماعیل بن ابراهیم بن تاریخ آذر بن ناخو بن سرح بن ارغو بن فلج بن عابد بن شالخ
 بن ارغش بن سام بن نوح بن لک بن ملک بن ادیس بن یود بن هبل بن قینان
 بن انوش بن شیت بن آدم علیه السلام

تفصیل آبادی دیہات کاکیل تحصیل مانسہرہ

تاریخ پزیر دیں مقرر	مشرقاہ تفصیل علاقہ موضع قوم	مہر داران	گھر مردم	جاگیر داران	گھر آبادی	مردم شماری ۱۵۱
۱۱۸	۶۷۷	مانسہرہ گڑیاں شیخ آباد تنولی گور محمد شاہ سخی اللہ	۳۶	۲۲۶	۱۳	۳۲۶
۱۲۸	۷۸۵	۱۱ شکری گروال سواتی تک شامل ڈھوڑیاں	-	-	-	۱۵۸
۱۳۰	۸۰۹	۱۱ کٹنی کینیاں تنولی صفی اللہ	۵۲	۲۲۲	-	۲۹۲
		۱۱ اگرور توادے	-	-	-	۵۱۴

قاسم ایمن رقیب خیل بن مضارب خیل

سیرکھلی میاں گان خان جات بابا

۱۰۰

طہریات

عوض بابا - بابا حیل

الکون بابا یوحنا بابا الحاس بابا
(مصرى بابا) (زاد و طبع)

الکون بابا یوحنا بابا الحاس بابا
(مصرى بابا) (زاد و طبع)

عمریاں	خاصہ ہاں
کونہا جلی	برہا جلی

عمریاں	خاصہ ہاں
کونہا جلی	برہا جلی

پ. ج. جہانگیر کالج
جہانگیر

پ. ج. جہانگیر کالج
جہانگیر

برسانین و حافظان
دبر الدین

برسانین و حافظان
دبر الدین

برسانین و حافظان
دبر الدین

غیاث الدین کرکھی

برطانو کا لہجہ

محمد علی رفیع

مجلس

مجلس

مسجد الدارين

قیاس الدین - قیاس حیل بن ضیاء الدین کا قیاس
۱۔ سیر الدین بابا
۲۔ نوریا میں گلن اسرار گل

قیاس الدین - قیاس حیل بن ضیاء الدین کا قیاس
۱۔ سیر الدین بابا
۲۔ نوریا میں گلن اسرار گل

محمّد صلاح بن محمد بن عبد الله
خاض بابا رگه افران

محمّد صلاح بن محمد بن عبد اللہ
خاں بابا
دکن

عبد الشکور محزون بنیت
(لازمی) (رشتی)
رنگہ مرضی عثمانی خط

عبد الشکور محزون بنیت
(لازمی) (رشتی)
رنگہ مرضی عثمانی خط

وزیر ایت کا کھمبہ - وہ بیالہ - بانا رگی قسبل صوابی - سرخ ڈھیری نہ ناسخی صلح مران

ہاجی ضلع کوہاٹ - تیراہ - خدہ سرگرمی

تیماس الیدین تیمارخیل بن ضیاء الدین کاکاخیل

پیر سچ میاں گان زیر بابا

(شہاب خیل - ولی زیارت کاکا صاحب)

چشتہ میاں گان عیاض بابا

مین بابا
محمد بابا

سرد
قنبر

غیر شاہ سدر شاہ سحر شاہ غریب شاہ صوفیہ

راحت شاہ میاں میر شاہ میاں طاہر شاہ اکبر شاہ میاں

حکمت شاہ میاں اکرم شاہ میاں جعفر شاہ میاں (دریہ ملیم سرحد)

سردار شاہ میاں

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. P. G. Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

卷之五

عظیم گل حسین بابا کو فیضیائی گانہ نزارہ زیارت الہا صاحبین
فتح بیلرانہ زیارت الہا صاحب

ضلع موانئ بحریل جا پورہ بحریل خانہ بحریل - علامہ کوستان

رضاء الدين محمد بن خليل

غزالی بن محمد الحسن رحمت شاه (اصول بیان)

صاحبی کی عبدالحلیم عبدالمختار - قتل

میرزا محمد (زادہ ۱۸۷۵ء)

عابدی

فوائد علی
در غنائت

دیا بخت گل

راجہ

سید احمد علی

شراف حسین

معارف

محمد ارحمن جادین رضاحین

انتخاب حسین اعجاز حسین آقبال حسین احمد حسین

لطیف اللہ مولانا دیوبند

محمّد اسد رضویان

مغنی المصنف

اشترى

حفظ من الله

جبرئیل علیہ السلام

[محمد المصطفى فلاح]

۱-۲

اشرف اللہ رشتہ آباؤ بریڑی سلسلہ شیعہ ویر صاحب بن غنی ولد بن محمد گل کا فیصل

شرف کا کا (برید کا)

سز کا کا (شیخ آباد)

حب اللہ

مغفور شاہ

محمد اللہ

سخی اللہ (ہسپیر)

دکی اللہ

اجناس اللہ

اسر اللہ

اطاف اللہ

عبید اللہ

سز اللہ

آبرار اللہ

اھد اللہ

سبح الرحمن و صید اللہ گل شہزادہ کلیم اللہ

عبدالحی القیوم شاہ امیر اللہ

جانب کل انتاب کل علی بی عمر فاروقی

نور شاہ مظاہر شاہ (شوگر ک شاہ)

پتیا ب کل رحمت کل

نور شاہ مظاہر شاہ

عبدالحی القیوم شاہ

نظرو الحق شاہ ظہور الحق شاہ نذیر الحق شاہ بشیر الحق شاہ

عبدالحی القیوم شاہ

دہ جہین عمادین

اختیار حسن مظاہر شاہ

نور شاہ مظاہر شاہ

عبدالحی القیوم شاہ

نظرو الحق شاہ ظہور الحق شاہ نذیر الحق شاہ بشیر الحق شاہ

عبدالحی القیوم شاہ

دہ جہین عمادین

اختیار حسن مظاہر شاہ

نور شاہ مظاہر شاہ

عبدالحی القیوم شاہ

نظرو الحق شاہ ظہور الحق شاہ نذیر الحق شاہ بشیر الحق شاہ

عبدالحی القیوم شاہ

شیخ المیر تقی شاہ بن مرزا کا کا بن اشرف اللہ بن شیخ ویر صاحب بن غنی زلیخا گل کا تھیل

三

215

١٥٨١

موت

ایکسی

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

غلام حسن خان

جہاں تک مفتاح کی

والله اعلم

میں نے

$$\frac{1}{2}$$

مخبر

三

الحاج

رضا خان صاحب

کتابخانه

الحمد لله

بدرستن احتمال مع الله رضا

五

مکتبہ

اسحاق بن

الملك الناصر محمد بن قلاوون

مستشرق کا کا ریویں سہ ماہی شرف الضمیر و لطف بغیر دل بہ بن گم کہ کا فیل

DR GOVT.

مجلسی

محروف الهمزة

حفظ الهمزة

غفران الہی

الف

عن الله سير الله زيارته على خير الله

فريد الله تعالیٰ! اے فراحت الہیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

حَفِيفُ الْمَوَاسِمِ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

RAHAT

نظیر الہ

رشيد الله صدق حسين

خوارج الهم - محمد الهم - كفايت الهم

خطام احمد بن محمد المدني

صاحبزادہ

بسم الله الرحمن الرحيم

تذکرہ سادات

مطابق پنجاب کاسٹس (انگریزی) سرڈنزل اٹس ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۸۳ اور پنجاب کاسٹس

۱۹۱۴ء صفحہ نمبر ۲۲۲

سید حضرت علی اور بی بی فاطمہ الزہرا کی اولاد ہیں۔ حضرت علی کی دوسری بیویوں سے اولاد ملوی گیلانی ہے

شاخہ سادات

پنجاب میں سید ابتدائی طور پر حسنی اور حسینی جس سے عبد القادر گیلانی ہیں۔ شاخوں میں منقسم ہیں۔ امام حسین کے پوتے زید شہید سے زیدی ہیں۔ دوسری تقسیم اور شاخیں ان جگہوں کے نام سے مشہور ہیں۔ جہاں سے ان کے اجداد آئے۔ اس طرح شیخ عبد القادر کی اولاد گیلانی۔ پس گردیزی یا بغدادی سید حسینی سید کی اہم شاخ ہے جو سرائے سرو تحصیل ملتان کے بڑے حصہ پر مالک ہیں۔ اور زیدی شاخ گردیزی کہے جاتے ہیں۔ بخاری سید حسینی شاخ سے ہیں۔ پنجاب کے مغربی میدان کے سادات اکثر بخاری حسینی اور گیلانی سید اکثر وسط پنجاب میں اور کوہستان نمک کے علاقہ میں شیرازی بہلم میں اور شاہ پور میں۔ جعفری گجرات میں حسینی بہلم میں۔ باقری راولپنڈی میں اور شہیدی کوہستان نمک کے علاقہ میں ہیں

تعداد ۱۸۸۳ء میں

حسینی	حسینی	زیدی	جعفری	بخاری	بائتری
۱۱۷۲۶	۸۶۸۳۱	۲۰۸۹	۶۳۸۶	۹۶۳۷۸	۱۳۳۲۲
مشہدی	۲۲۲۷۱	گیلانی	شیرازی	گردیزی	
		۱۸۹۶۷	۷۹۳۳	۱۹۰۲	

تعداد ضلع دارستان میں

دہلی	گڑگاؤں	کرنال	حصار	ریچک	سرسا	انبالہ
۸۸۰۰	۳۵۱۸	۴۳۰۹	۱۷۰۶	۸۸۹	۶۳۴	۸۵۴۳
لاہیانہ	شملہ	جالندھر	ہوشیارپور	کانگرہ	امرتسر	گرواسپور
۳۶۵۵	۳۱۵	۶۹۰۹	۴۰۶۰	۱۵۷	۵۰۰۳	۶۰۷۷
سیانکوٹ	لاہور	گوجرانوالہ	فیروزپور	راولپنڈی	جہلم	گجرات
۱۲۸۴۹	۷۹۳۰	۶۳۳۹	۳۱۳۴	۲۰۴۲۲	۱۴۶۶۳	۱۶۴۲۸
شاہ پور	ملتان	جھنگ	شکری	منظرگڑھ	ڈیرہ اسماعیل خان	
۸۶۲۵	۸۹۰۳	۵۹۱۴	۴۲۲۵	۶۹۲۸	۸۷۷۱	
ڈیرہ غازی خان	پشاور	ہزارہ	کوہاٹ	کل برٹش مقبوضات		
۶۳۲۳	۱۹۴۳	۲۵۱۵	۱۵۲۳۵	۷۷۷۰	۲۲۵۴۲۶	
	ریاستیں	مجموعہ صوبہ				
	۲۲۶۵۶	۲۲۸۱۰۲				

سید تمام صوبہ پنجاب ریاستوں اور برطانوی مقبوضات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ سلطنت اٹلیہ کے آخری دور میں سادات بارہ کو کافی دسترس حکومت کے کاموں میں حاصل تھی۔ کچھ چٹان قبیلے۔ کھاٹ کے منگیش اور مشوانی اپنے آپ کو سید بتاتے ہیں۔ کافی سید جو سید جلال بابا کے ہمراہ ہزارہ میں لائے۔ تمام وادی کاگان پر قابض ہیں۔ اور ضلع ملتان کے سید بڑی اہمیت کے مالک ہیں۔ سید زیادہ تر زمیندار اور کاشت کار ہیں۔

۱۰۵۳ تا ۱۰۲۲ ۱۸۸۳ء

سلاطین اہل اسلام کے وقت سید ترمذی نے اپنی عزت
سید ترمذی تو قریبیکہ کہ ملک عرب سے اس طرف آئے اور جابجی پھیل
 ملکیت حاصل کی۔ جو شہر ترمذ میں سکونت پذیر تھے وہ ترمذی شہور ہوئے۔ ضلع ہزارہ میں ان
 کا خاندان نہایت بزرگ مشہور ہے۔ ان کی آبادی کا حال اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ
 وقت سلطنت اکبر بادشاہ چغتائی (وفات ۱۶۰۵ء) خاندان مغلیہ کے دور میں حضرت پیر بابا
 ترمذ سے نکل کر اس ملک علاقہ الیب زی میں بہ قریب سیر واد ہوئے۔ تھوڑی مدت رہ کر پھر
 ملک بنیر میں چلے گئے۔ بہ سبب بزرگ اور خاندانی ہونے کے اکثر لوگ اس کے طالب اور مرید
 ہوئے۔ ملک بنیر میں ان کی اولاد پھیلی۔

جو قبیلہ پشت پیر بابا کے سید جلال بابا ملک بنیر سے محمد مراد خان قوم عرب کشمیر کو جانے
 ہوئے گلی باغ میں مقیم ہوئے۔ سلطان محمود ترک اس ملک کا فرمان روا تھا۔ سید جلال بابا کو
 خاندانی۔ صاحب عزت اور بزرگ جان کر سلطان محمود ترک نے اپنی دختر سے عقد کر کے علاقہ
 گورنگ جہیز میں دے کر اسی جگہ آباد کر لیا۔ سید جلال بابا کا بہ سبب قرابت سلطان محمود ترک
 کے اندر باہر دخل ہو گیا۔ اور زور و زور بہ دن زیادہ ہونے لگا۔ سلطان کو یہ امر ناگوار معلوم ہوا۔ خفیہ
 دزدان کو ان کے پیچھے چھوڑا۔ بمقام ڈگ علاقہ جو گورنگ سید جلال بابا کو زخمی کیا۔ سید
 جلال بابا ملک بنیر چلا گیا۔ سواتی سید جلال بابا کی بزرگی اور کرامت اور خاندان کے معتقد تھے
 مشورہ کو کے سوا لشکر نے سلطان پر چڑھائی کر لی۔ اس موقع پر سلطان محمود ترک خود بادشاہ
 دہلی کے پاس حاضر تھا۔ قوم سواتی نے بموجب رہنمائی سید جلال بابا کے اس ملک پکھلی پر
 قبضہ دار ثانیہ کر لیا۔ بعد قافلہ و دخل ہونے کے سید جلال بابا نے چارم حصہ کل ملک مقبوضہ کا
 تقسیم کر کے لے لیا۔ آج تک دیہات ہیلہ، کوائی اور کاگان میں ملک وقافلہ ہیں۔

پانچویں پشت سید جلال بابا کی سیدہ فراتہ شاہ بابا پسر لذت شاہ بابا وقت پسر شاہ
 بادشاہ پسر احمد شاہ درانی ایک لاکھ روپیہ کے ملک کشمیر میں جاگیر رکھا تھا۔ اور ملک پکھلی کا
 اجارہ دار رہا۔ بعد وفات سید مرزا شاہ کے محمد علی شاہ پسر اس کا بھی قافلہ و دخل
 جاگیر پکھلی سکھوں کے وقت میں اور سرکار انگریزی کے بھی ایک قسم کی مدد خیر خواہی کرتے ہیں

اس وقت معتبر و جاگیردار حسب ذیل ہیں :-

غلام حیدر شاہ -

فتح علی شاہ کاگان خاص والا

پنشن ۱۸۷۵ سالانہ

نہدی شاہ کاگان خاص

پنشن ۱۸۷۵ سالانہ

احمد علی شاہ ولد میر گل شاہ کاگان خاص

صہار

جاگیر موضع جابہ و مونگن

مارحہ پنشن سالانہ

سیدان کاگانی

اولاد سید جلال بابا کی ہیں جو اصل مہائی قوم سواتی کا اس

ملک پھیلی میں ہوئے مورث اعلیٰ سیدان کاگانی اور سید

کوائی کا شاہ زمان تھا جس کے دو پسر نور شاہ مورث کاگانی سید اور عرب شاہ مورث

سیدان سید کوائی تھے نور شاہ نے کاگان خاص پھاگل کمال بن بھوٹن دیس کل ۱۲

موٹی بسا کر اپنے ہر سسران کو حسب ذیل تقسیم کر دیا -

۱۔ شاہ دندان پسر کلال نور شاہ

۶ موٹی

۲۔ غلام حسین

۳ موٹی

۳۔ قمر علی شاہ

۴ موٹی

(۱) شاہ دندان ۶ موٹی کا یہ حال ہے کہ اول وہ خود کھانا ہارے اس کے مرنے کے بعد

باہم اس کے پسران کے تقسیم میں تنازعہ ہو کر لڑائی ہوئی جس میں فیض علی شاہ

کے ہاتھ سے شاہ حسین مارا گیا شاہ مردان اور شاہ اصغر دونوں بخوف جان کاگان

سے فرار ہو کر موضع ہہائیاں علاقہ گڑھیاں میں چلے گئے اس جگہ وادان قوم تنولی

نے ان کے جہہ کو زمین دی ہوئی تھی اب تک اولاد ان کی ہہائیاں میں آباد ہے

اس طرح کل چھ (۶) موٹی شاہ دندان والی پر فیض علی شاہ قابض ہوئے جس

کے پسران فتح علی شاہ میر گل شاہ نور شاہ وغیرہ جو زیادہ زور پکڑ گئے تھے اکثر

زمین اپنے پاس رکھی اور کچھ قدر زمین گزافہ دوسرے بھائیوں کو دی۔

(۲)۔ ۶ موٹی حصہ غلام حسین و قمر علی شاہ کا تھا۔ اس کو ان کی اولاد حسب ذیل کھاتی تھی:-

غلام حسن شاہ بنیرہ غلام حسین سید علی شاہ پسر قمر علی شاہ۔ غلام حسن شاہ کی دو دختر تھیں۔ ایک زوجہ ضامن شاہ کوائی والا کی اور دوسری زوجہ انور شاہ کی جو والدہ نادر شاہ تھی۔ عہد سکھاں میں یہ سب فساد تکرار باہمی کے سید علی شاہ اپنے ۳ موٹی چھوڑ کر بھوگڑ منگ چلا آیا۔ اور اسی طرف مر گیا۔ اس کی ۳ موٹی پر غلام حسن شاہ قابض ہو گیا۔ اس طرح کل ۶ موٹی غلام حسن شاہ کے قبضہ میں آ گئی۔ یعنی کل ۱۲ موٹی پر حسب ذیل قبضہ ہوا۔

شاہ دندان والی ۶ موٹی پر قبضہ پسران فیض علی شاہ۔ غلام حسن شاہ خسر انور شاہ و ضامن شاہ۔ پسر انور شاہ ۶ موٹی اور ضامن شاہ نے صلاح کر کے اپنے خسر غلام حسن شاہ کو مار ڈالا۔ اس کی ۶ موٹی کو حسب ذیل تقسیم کیا

انور شاہ ۵ موٹی زوجہ ضامن شاہ کی ۱ موٹی بیٹن دیں والی جو ۵ موٹی انور شاہ نے لی اس میں سے ۲ موٹی اس نے والدہ نادر شاہ کو جو دختر غلام حسن شاہ کی ہے دے دی۔ اور باقی ۳ موٹی باہم پسران انور شاہ کے دس حصہ مساوی پر منقسم ہیں ظاہر ہے کہ جو ۳ موٹی غلام حسن شاہ کی تھیں وہ تینوں موٹی دختران غلام حسن شاہ کے پاس چلے گئے ہیں۔ یعنی ایک بیوہ ضامن شاہ کے پاس، اور ۲ والدہ نادر شاہ کے پاس۔ اگرچہ انور شاہ نے یہ ۲ موٹی والدہ نادر شاہ کو بنام نہاد ہر کے دی ہیں لیکن اصل بنیاد اس کی یہ ہے۔ کہ اس کے باپ کا حصہ تھا۔ اور ۶ موٹی شاہ دندان والی بہتضہ پسران میر گل شاہ و فتح علی شاہ کے ہی ان کے دوسرے بھائی بھی شامل ہیں اور آپس میں سیدان کی اندر کی تقسیم جوڑیاں پیسے سیدان کا گان میں سے جو مالک آمدنی ڈھاکہ و قابل تقسیم وغیرہ منافع سے حصہ نہیں لیتا۔ وہ معاملہ سرکاری بھی نہیں دیتا۔ اور جو منافع سے حصہ پاوے۔ وہ معاملہ بھی دیتا ہے۔ اور کچھ زمین مالکان اپنی کاشت میں رکھتے ہیں۔ اکثر مزارعان کے پاس ہے جن سے

نقدی لگان اور خدمات بھی لیتے ہیں۔ یہ حال ملکیت خاص کاگان کا ہے

حال ملکیت سیدہ کوئی

اول سیدہ کوئی بھہ شاہنماں پسر سیدہ لال بابا
کا تھا۔ اس نے بدست قوم دودال کے بیج دیا۔

درب شاہ مورث اعلیٰ سیدان کوئی کے پاس موضع پنجول علاقہ بھوگوٹنگ تھا۔
اب شاہ کا پسر سید احمد شاہ تھا۔ اس نے پنجول قوم دودال کو دے کر بدلہ میں کوئی
بلی۔ سید احمد شاہ کا یہ حال تھا کہ جس پسر کی شادی کی۔ اس کو کچھ زمین بلا کسی حد
دے کر جدا کر دیا۔ ہنوز کل پسر اس کے شادی ہو کر جدا نہ ہوئے تھے کہ سید احمد شاہ
رگیا۔ اس کے پسرین سے جس نے زور پکڑا نہ یا وہ قبضہ کر لیا۔ اور جو منسوب رہا۔ وہ
رف گزارہ کرتا رہا۔ جب حسن علی شاہ پسر کلاں فوت ہوا۔ تو اس کے پسر ضامن شاہ کا
اختیار و زور بڑھ گیا۔ سب اولاد سید احمد شاہ پر غالب آیا۔ آپس میں لڑائی و فساد
ہو کر اکثر زمین اس نے اپنے قبضہ میں کر لی۔ چنانچہ منور شاہ وغیرہ برادران نے حصہ چھوڑ
کر کوٹ علاقہ بھیرکنڈ میں آبادی کی۔ ان کی زمین پر ضامن شاہ نے دخل ہو کر کچھ زمین
لے دی۔ اور اب تک نوبت شاہ اور ضامن شاہ کا قبضہ ہے۔ سب سے زیادہ زمین
بران ضامن شاہ کے پاس ہے۔ ابتداً عملا دی سرکار ہے ان کے قبضہ کو قرار آیا ہے
اپنے قبضہ قائم نہیں رہتا تھا۔ اب ۱۱۱ جوڑی موضع کوئی اور دیہات داخل کوئی کے
سید احمد شاہ کی اولاد کے پاس ہے۔ جو موضع کوئی میں آباد ہیں۔ اور حصص ریکی پر ان کا
قبضہ ہے۔ چنانچہ تعداد قبضہ ہر ایک مالک کا درجہ شجرہ نسب ہے۔ کچھ کچھ زمین زراعت
مالکان کی ہے۔ اور اکثر زمین مزارعان کے پاس ہے۔ جن سے نقدی لگان اور خدمات
لیتے ہیں۔ یہ حال سیدان کاگان معہ سیدہ کوئی کا درجہ ہوگا

ضلع نہارہ میں اول حکومت ترک کی تھی۔ ایک

بھائی چچا زاد سمیتوڑ میں اور دوسرا بھائی سلطان

سید جلال بابا کی آمد

شاہ محمود گلی باغ میں حاکم تھا دوپہر اس کے مرید خان و عامل خان تھے۔ سلطان شاہ محمود کا داماد سید جلال ترمذی مودت اہلی سیدان کا کافی تھا۔ دامادی جہیز میں علاقہ بھوگرنگ سلطان شاہ محمود نے دیا تھا سید جلال بابا کے پاس بھائی خان بزرگ ان خانیل گڑھی والوں کا نوکر معتبر وکیل تھا۔ اور ہمراہ سید جلال بابا کے آیا تھا۔ اور سلطان شاہ محمود کے پاس مراد خان فرزند بھائی خان کا ملازم ہو گیا وہ بھی مختار و معتبر ہوا۔ پھر بسبب نارضا مندی کسی طرح کے سید جلال سوات کی طرف گیا بہت روپیہ خرچ کر کے جواب سیدان کا کافی لے کر روپیہ کہتے ہیں۔ سواتی لشکر لایا اور ملک ترک فتح کر کے قبضہ کیا۔ چند سال خود سید جلال نے قبضہ رکھا۔ شاہ زمان پیر اس کا نانا کا ملک تصور کرتا تھا بعد آٹھ کس برس کے شاہ زمان پیر سید جلال مر گیا تو سواتی درہ بھوگرنگ کے جو پہلے سید جلال کے قبضے میں تھا۔ چہارم حصہ خود اس نے لیا۔ اور تین حصے سواتی لشکر پر تقسیم کر دیے۔ سرداری اور خانی بھائی خان کے گھر کی سید جلال بابا کی اولاد کی اور اگر وہیں عنایت النہ خان داد اعطا محمد خان کا خان رہا۔

جس وقت سواتی لشکر نے ملک پھلی پر قبضہ کیا تو قوم

تنولی جنوب غرب میں آباد تھی۔ سید جلال بابا نے

پیر امام بابا کی آمد

مکہ مکسواتی ملک تناول پر قبضہ کرنا چاہا۔ قوم تنولی نے ملک بنیر سے پیر امام بابا غنیم الدین بابا پیران مسعود بلایا۔ اولاد پیر بابا سے جو بہادر زادہ سید جلال بابا کے تھے اپنے ہمراہ مدد کے واسطے لے آئے۔ ملک تنولی کا غلبہ قوم سواتی سے محفوظ رکھا۔ قوم تنولی نے بہ سبب مدد دینے اور بزرگ ہونے کے آبادی دیہات موجودہ اس وقت سے چہارم حصہ اولاد پیر امام بابا کے بیٹے سعد الدین اور بھائی خنیم الدین کو دیا۔ یہ دونوں سید جلال بابا کے گھر بیٹے گئے۔ ہر دو دختران اپنی کو موضع گندف و کلجہر جہیز میں بخشا۔

پھر صوبہ خان تٹولی کی ہمیشہ سید احمد بابا کے بیٹے سعد الدین کے ساتھ منکوح ہوئی
اس واسطے ان کی قوت زیادہ ہو گئی۔ موضع کلنجر سے نکل کر صوابی میرا میں آباد ہوا
پھر کچھ بطور زر خرید اور کچھ ہبہ کے طور قوم سلیمانی پرانے وارثان سے ملکیت حاصل
کر لی۔ اب اس وقت ان دیہات میں آباد ہیں۔

گڑھی۔ گوہر بانڈی۔ سلوارہ۔ پھرتہ۔ بتیل۔ بھی۔ نکہ پانی۔ گندف۔ کلنجر
صوابی میرا۔ گھوڑا۔ کھرٹیاں۔ جنجک۔ بانڈہ۔ کندریالہ۔ جوڑا پند۔ کوٹ

اولاد پیر امام بابا اور خبسم الدین بابا سے حسب ذیل معتبر ذی عزت ہیں :-
سید قاسم اب اس کا پسر ہو ڈی شاہ ساکن صوابی نامی و معزز آدمی ہے۔
سید یوسف اس کا بیٹا سید جمال ساکن میرا بہت اچھا آدمی موجود ہے
اس ضلع میں علاوہ سیدان کا کافی ترندی کے دوسرے سید بھی مالک و قابض ہیں۔

ویش چہارم حمد اولاد سیدان یعنی سید جلال بابا اور پیر درزا و پیر امام بابا

بموجب تقسیم قوم سرکاری مشترکہ علاقہ۔ باگڑیاں۔ کندھ۔ کھیل۔ اوتلا۔ دہوڑی۔ پٹرمہ
مہاروری۔ کاگل۔ کوٹ بھدہ۔ خاص گڑھی چہارم حصہ۔ بیلہ کوائی
ہنگرائی۔ کاگان۔ کمال بن۔ پھگل۔ جبری کلیم۔ معہ اعلیٰ موچی پور
الائی۔ پت سیری۔ شوال۔ معزاللہ۔ شوال۔ نجف خان۔ بسیاں
الہی منگ۔ اندر اسی۔ بانڈہ۔ کلس۔ اچھاڑی۔ بانڈہ۔ گنہ۔ سچہ۔ بگی۔ بوریلہ
معہ بیوچ۔ بھوگر منگ۔ دیدر۔ سلمہ بانڈی۔ دیدل۔ پنچول۔ باتو میر
جیر موہیلہ۔ میدان۔ چنار۔ کوٹ۔ بولی۔ جہڑی۔ جھپہ۔ چیلہ بانگ۔ چٹہ بٹ
سچہ۔ ہرہ۔ سیریاں۔ کاشیاں۔ دوگہ۔ کنوگ۔ کپار۔ سچہ۔ گراں۔ صلی
نو کوٹ۔ ترمہ۔ ہر دو ہمیشریاں۔ حفیظ بانڈی۔ ماڑی۔ مقرب۔ تملہ
ماڑی۔ صفدر۔ سچہ منگ۔ لاپی منگ۔ شاہ کھلی۔ اہل۔ سیریاں۔
الحکم۔ ہرہ۔ تہرہ۔ سلونہ۔ ڈھیری۔ سعد الدین۔ نجلہ۔ اہل۔ کوٹ۔

سنگ۔ مانہرہ چارم حصہ۔ شروٹ۔ شمدھڑہ۔ علاقہ یاغستان
 نوشہرہ میدان کپاؤکی۔ ناپاتی۔ گنتر۔ بٹیدہ۔ بٹلے۔ نیر۔ سمیر۔ ہوٹل
 کوٹہ نصف۔ کنش گرا۔ بلند کوٹ۔ پراڑی۔ قلعہ قدرت شاہ
 دوڈا۔ لنڈی کس دامیرا۔ جاگل۔ بٹلانڈاکس۔ گجپوڑی۔ ٹکری۔ میسر
 دردی۔ بیہ۔ سکر چلار۔ بانڈہ نخت اللہ۔ پوڑا۔ ڈھیری۔ گنج پوری
 بسا سور۔ مچی۔ سرخیلی بانڈہ سنگر۔ بانڈہ جوگی۔ بویانہ بانڈہ کوٹ
 بانڈہ میانہ ہرموسہ گل میرا۔ سوئک۔ بدکول۔ داب۔ جند۔ شغنی۔ تلا
 کونس۔ کنوال۔ بانڈی۔ ارنگہ۔ پنڈول۔ چکر گاہ۔ بہونگ
 طوبہ۔ سنگری۔ تیلوس۔ کھڑہ۔ بانڈہ نالی۔ چہبہ۔ کرگہ بانڈہ سواد
 سرک

مطابق گزیر ہزارہ دشن ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۷-۳۸۔ ضلع ہزارہ میں سید تعداد
 ۲۲۶۹۶۔ بخاری۔ تہذیب شہیدی۔ باقری۔ اور گیلانی شاخوں سے ہیں جو سارے ضلع
 میں بکھرے ہوئے ہیں۔ دادی کاگان کے سید اولاد سید جلال بابا ہیں۔ جو سواتی کو
 لے کر ہزارہ پر حملہ آور ہوئے ان میں مشہور جاگیردار بنور شاہ پیر افسر علی شاہ وغازیشا
 بنردار کاگان ہیں۔ غلام حیدر شاہ کوئی والا پیر فاضل شاہ نامور گزرا ہے عمران شاہ
 بھگت بھی مشہور گزرا ہے۔

تفصیل دیہات علاقہ سرگرم قوم سید

مردم شکاری

دیہات	نمبر شمار	تفصیل	علاقہ	موضع قوم	برداران	گھر	مردم	جاگیرداران	گھر آبادی
۵۴	۴۴	ہری پور بھگت سید پو	سید	عابد شاہ	۶	۲۵	نواب اکرم خان		
۵۲	۵۱	"	"	گنڈ	"	۲۸۳	"		
۴۷	۴۷	"	"	کنڈیا بھٹان	میرداد خان	۱۰	۳۱	مردوان شاہ	
					ساجون خان				

تاریخ پیر غوث خان تحصیل علاقہ موضع قوم غنوداران گھر مردم جاگوانا گھر ایلہ
 ۵۲ ۲۸ پیر پور جنگ صوبائی پیر اندوال عبداللہ شاہ موران شاہ ۳۴۱ ۱۵۸۰ تواب محمد اکرم غلہ
 ہمدانی شاہ

۶۲	۱۲۱	۴	سرینا علی خان	۱۱	عبداللہ شاہ	۷۶	۴۰۷	۶
	۱۳۳	۱۱	ماترے گار	۱۱	نصیر شاہ	۲۳	۱۰۵	
	۱۳۴	۱۱	ماترے خاص	۱۱	چراغ علی شاہ	۲۶۴	۱۲۸۳	
	۱۳۸	۱۱	مکھن	۱۱	سید صہین	۱۱۹	۶۶	
۷	۲۰۰	۱۱	کندی پھر	۱۱	مراد شاہ	۲۲	۱۱۱	
۷	۲۳۸	۱۱	فانیور موبندی	۱۱	پیر شاہ نور شاہ	۵۶	۲۳۱	۱۲۶ ۳۶
۷	۲۴۲	۱۱	سولہ	۱۱	حسین میر صفدر شاہ	۲۰	۱۰۵	
۸۲	۳۲۶	۱۱	کھی کھر	۱۱	سید جلال	۲۰	۷۴	
۸۴	۳۳۷	۱۱	جبت	۱۱	شاہ غلام حسین	۲۱	۱۳۸	
۸۶	۳۶۴	۱۱	پیریاں پکیرا	۱۱	سید علی شاہ	۵۱	۲۹۵	
۹۲	۴۱۹	۱۱	گھیا شریانی	۱۱	شیر شاہ	۱۰	۶۲	
۹۴	۳۷	۱۱	پتیری	۱۱	میرزا شاہ	۵	۵۶	
۹۶	۴۵۷	۱۱	زہر شاہ باندہ	۱۱	بالا شاہ	۱۳	۶۱	
۹۸	۴۹۳	۱۱	کھنڈ سیرگاہ	۱۱	بالا شاہ	۱۹	۱۰۴	
۱۰۰	۵۰۶	۱۱	رجوئے ڈوڈی	۱۱	امیر شاہ جید شاہ	۱۳	۴۹	امیر شاہ
۱۰۲	۵۴۳	۱۱	نارائنا فقیر محمد	۱۱	غفران شاہ	۳۶	۱۴۲	
۱۱	۵۴۴	۱۱	چرمانہ	۱۱	احمد علی شاہ	۱۷	۷۶	
۱۱	۵۴۶	۱۱	گاربہ	۱۱	میر تقی شاہ	۵۹	۱۴۱	
۱۰۲	۵۷۳	۱۱	نارہ نوشہرہ	۱۱	فضل شاہ - نادر شاہ	۳۷	۱۸۸	
۱۰۸	۵۸۰	۱۱	مخدوم بیاچ	۱۱	قلب علی شاہ	۳۱	۱۶۹	

مردم شماری را که
گهر آبادی

تاریخ پیر	میرشاه	تحقیق	علاقه	موضع	قوم	ممبرداران	گهر مردم	جایگزار
۱۰۸	۵۸۶	رئیس دین	دینا	شیر	یه	میر اکبر شاه	۲۲	۹۵
"	۵۸۸	"	"	کپور	"	جنتاب شاه	۳	۱۶
"	۵۹۲	"	"	مالو	"	نادر شاه محمد شاه	۲۰	۲۱۳
"	"	"	"	"	"	سید محمد شاه	"	"
"	۵۹۵	"	"	کرم شاه	"	اکبر شاه	۱۸	۸۰
۱۱۰	۶۱۲	"	"	پلا	-	غلام شاه بلادل شاه	۲۸	۲۳۲
"	"	"	"	"	"	بیر فضل شاه	"	"
۱۱۴	۶۵۰	"	"	بونی	سید	فتح علی شاه	۱۲	۴۳
"	۶۵۱	"	"	طوری	"	مسعود فضل شاه	۲۱	۸۱
"	"	"	"	"	"	کالا شاه	"	"
۱۱۶	۶۵۹	"	"	سیالکو	"	شاه قطب	۸۶	۵۱۲
"	۶۶۰	"	"	مانبرو	گرشیا	شکی	"	۴۶
"	۶۶۳	"	"	لوبانزی	"	عمر شاه	۱۵	۷۰
۱۱۸	۶۶۷	"	"	شیر آباد	"	محمد شاه بنی الله	۳۶	۲۶۶
"	۶۸۰	"	"	گند	"	احمد شاه	۲۹	۱۸۱
"	۶۸۷	"	"	باییل	"	احمد علی شاه	۳۰	۱۹۵
"	"	"	"	"	"	شیر شاه	"	"
۱۲۰	۷۰۶	"	"	مایل	سید	نادر شاه	۹	۳۷
"	۷۰۹	"	"	کندی	خوشاله	نادر شاه	۳۶	۲۶۷
"	۷۱۰	"	"	"	"	نادر شاه	۱۳	۹۷۲
"	۷۱۱	"	"	نوریز	"	نادر شاه	۷۱	۳۳۳
۱۲۲	۷۲۸	"	"	کندی	چیل	عمر شاه	۲۲	۲۶۷

۸۶۶ ۱۲۱

۷۹۷ ۷۶

College Saidu Sharif Swat
Jahanzeb
Govt. P. O.
Professor Assistant
SWATI
RAHIM
ABDUR

نسب نامہ سادات ترمذی

جد اعلیٰ سید علی ترمذی پیر بابا بن سید قمر علی بن سید احمد نور بخش
 بن سید احمد یوسف بن احمد بنجم بن سید احمد براق بن سید احمد مشتاق
 بن سید شاه ابوتراب بن سید حامد بن سید محمود بن سید اسحاق بن
 سید عثمان بن سید جعفر بن سید محمد بن سید حسام الدین بن سید شاه نامر
 خسروان بن سید جلال گنج مدفن ابوہریرہ بن سید عمر علی بن سید عبد الرحیم
 بن سید محمود مکی بن محمد مہدی بن حسن عسکری بن علی نقی ہادی بن محمد تقی
 الجواد بن علی موسیٰ رضا بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر
 بن زین العابدین بن امام حسین بن حضرت علی بن ابوطالب بن عبدالمطلب
 بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لوی
 بن غالب بن فہر قریش بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ
 بن ایلاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اود بن سلام
 بن ثبت بن حمل بن قینار بن اسمعیل بن ابراہیم بن تارخ بن ناخو
 بن سارغ بن رعو بن قانع بن عاد بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن
 حضرت نوح بن لائح بن متوشلخ بن ادیس بن یرد بن ہبلایل بن قینان
 بن انوش بن اثیث بن حضرت آدم علیہ السلام

سید علی احمدی معروف پیر بابا دمنیر

سید مصطفی

میان قاسم بابا

پیر عبداللہ بابا

عبدالوہاب بابا

سید قاسم بابا

سید سعید بابا

سید عبدال بابا

میان خواجہ بابا

نجم الدین بابا

پیر عامر بابا

شاہ نعل

شیخ بابا

میان عزیز شاہ

میان سید بابا

سید الدین بابا

شاہ بابا

نور شاہ مورث سیدان کاکلی

رقبائی سلطان پیر احمدی

سید ابوبکر

سید عبداللہ

سید احمد

میرزا حسن

دبیر کوٹا پارس

میرزا حسن

سید یحییٰ اللہ رخانیکوٹی بابا و دربار علی ملا و میثاقان تمام پیران

سید نذر الدین بن میان قاسم بن شاہ غازی شاہ بن جمال شاہ بن محمد علی شاہ بن شاہ گل بابا بن شاہ بجا بابا بن سید نوربت شاہ بن

سید نذر الدین بن میان قاسم بن میان سید بابا بن سید مصطفیٰ بابا بن سید علی ترمذی معروف

حقیق

تایل

پیر بابا دمنیر

عبدالواحد بن محمد طغی بن سید علی توندی پیر بابا

سید محمد بابا
درویش

سید عبدالبابا
شاه زمان

عرب شاه و مورث سیدان بیه کرانی پادشاه

نور شاه و مورث اعلی سیدان کاکانی ترازو - کاکانی خاص بھاگہ کال بابا جو تثنیں کی پادشاهی

اندوہ پھولن شاه زمان در ۶۶ سول

اندوہ پھولن شاه زمان

اندوہ پھولن شاه زمان

شاه کل صفیر علی

خطاب شاه

موضع جانیالہ اور درویشیاں

فیض علی شاہ

نور علی شاہ پورشاہ (در ۱۸ سالانہ) در ۱۸ سالانہ (در ۱۸ سالانہ) در ۱۸ سالانہ

نور علی شاہ پورشاہ (در ۱۸ سالانہ) در ۱۸ سالانہ (در ۱۸ سالانہ) در ۱۸ سالانہ

نور علی شاہ پورشاہ (در ۱۸ سالانہ) در ۱۸ سالانہ (در ۱۸ سالانہ) در ۱۸ سالانہ

نور علی شاہ پورشاہ (در ۱۸ سالانہ) در ۱۸ سالانہ (در ۱۸ سالانہ) در ۱۸ سالانہ

نور علی شاہ پورشاہ (در ۱۸ سالانہ) در ۱۸ سالانہ (در ۱۸ سالانہ) در ۱۸ سالانہ

نور علی شاہ پورشاہ (در ۱۸ سالانہ) در ۱۸ سالانہ (در ۱۸ سالانہ) در ۱۸ سالانہ

سید محمد صالح

رحم علی شاہ بن یحییٰ علی شاہ ابن شاہ زندان بن ابی شامہ بن شاہ زندان بن سید محلل بابا

نور محمد علی خان شهبازی متولد
فتح شاه زید محمد حسن بنادر شاه
هرول شاه زید محمد حسن شاه سید احمد شاه ابراهیم شاه

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

جوری

Professor

شاہ سلطان بن محمد علی قلی بیگ

01-8-14

من علی شاه پیر شاه مرزا شاه
بوجود علی شاه مرزا شاه

(15965)

ABD

میرزا حسن خان غازی شاه باقم شاه

[illegible]

५६

५६

五

0.

56

۱۰۰

1

١٠٠

9



66

4

1

حسن علی شاه و برید احمد شاه و بنو عثمان و بنو جلال بابا

نور محمد بن علی احمد شاه خطیب شاه و بریدانی وزیر شاه باوایب شاه و محمد بن احمد شاه بنده

۱. نور محمد بن علی احمد شاه خطیب شاه و بریدانی وزیر شاه باوایب شاه و محمد بن احمد شاه بنده
۲. نور محمد بن علی احمد شاه خطیب شاه و بریدانی وزیر شاه باوایب شاه و محمد بن احمد شاه بنده
۳. نور محمد بن علی احمد شاه خطیب شاه و بریدانی وزیر شاه باوایب شاه و محمد بن احمد شاه بنده
۴. نور محمد بن علی احمد شاه خطیب شاه و بریدانی وزیر شاه باوایب شاه و محمد بن احمد شاه بنده
۵. نور محمد بن علی احمد شاه خطیب شاه و بریدانی وزیر شاه باوایب شاه و محمد بن احمد شاه بنده
۶. نور محمد بن علی احمد شاه خطیب شاه و بریدانی وزیر شاه باوایب شاه و محمد بن احمد شاه بنده
۷. نور محمد بن علی احمد شاه خطیب شاه و بریدانی وزیر شاه باوایب شاه و محمد بن احمد شاه بنده
۸. نور محمد بن علی احمد شاه خطیب شاه و بریدانی وزیر شاه باوایب شاه و محمد بن احمد شاه بنده
۹. نور محمد بن علی احمد شاه خطیب شاه و بریدانی وزیر شاه باوایب شاه و محمد بن احمد شاه بنده
۱۰. نور محمد بن علی احمد شاه خطیب شاه و بریدانی وزیر شاه باوایب شاه و محمد بن احمد شاه بنده

محمد شاه

نور محمد بن علی احمد شاه خطیب شاه و بریدانی وزیر شاه باوایب شاه و محمد بن احمد شاه بنده

کوی ۲۱۲

۱۱۲

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. P.G. Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

محمد علی ترمیزی جیلانی

3

حسن علی شاہ

پیشکش

صاحب شاه برہ

فد به کیشین غلام حسن شاه محمد علی شاه زوید ملک غریب شاه

۱۰. دیوبند عین الدین احمد علی شاہ غلام علی شاہ درویش شاہ غانی شاہ دیوبند امین پیر ولی شاہ غلام حسین شاہ سید اکبر شاہ دیوبند کرنی قاسم شاہ جمال شاہ

1-1-1

فرزند شاه

12

659
ABDUP

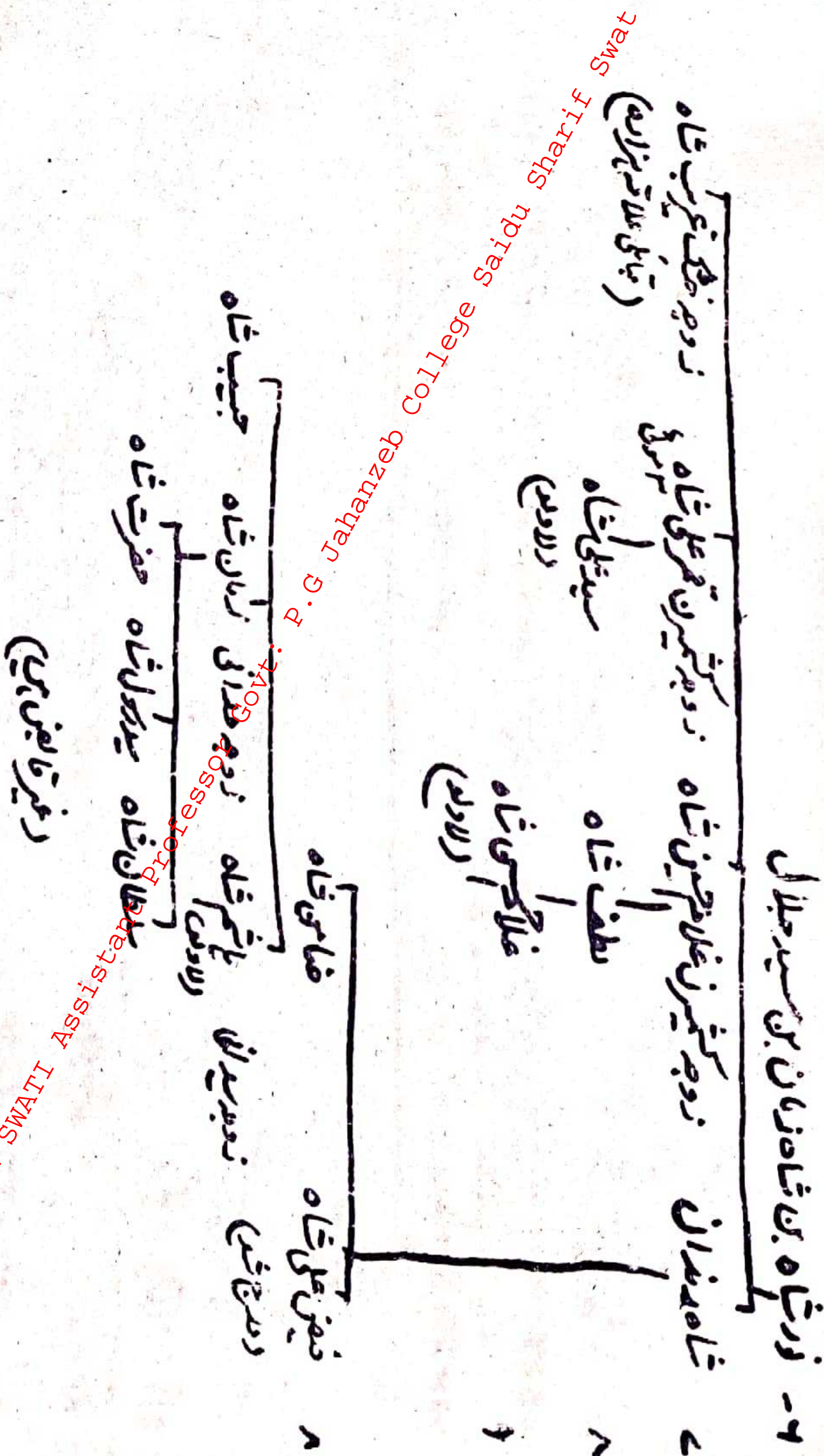
سلطان محمد شاہ بیر محمد شاہ نور احمد شاہ م.ع.ی ڈیوٹنٹ انجینئر کو فریوارہ
نور محمد شاہ
بجادیہ کی گذشاہ ریاض شاہ خالد محمد

روزگار

دعای خیر و برکت
برای دفعه جاریه و دفعه
مبارک و شادمانه

سجاد کندی شاه ریاض شاه خاندان محمد

१



عرب شاه بن شاه زمان بن سید جلال بابا

سید احمد شاه

- ۸ و در سیدانی غلام شاه زوجه سیدانی میر علی شاه عجب آب شاه مراد شاه سوزن شاه مکتوب شیر شاه نظام شاه زوجه کیمین بادشاه بنده.
- ۹ محمد شاه احمد شاه حسن شاه نادر شاه نادر شاه نواب شاه (ملا قنبر) فیض علی شاه اسد شاه
- ۱۰ میندی شاه کندر شاه محمد شاه قاسم شاه حسین شاه

رسید

۱۵

کراتی

۲۲ ۲۲ ۲۲

سید احمد شاه

سلطان شاه مهتاب شاه

زوجه کیمین قطب شاه

الضیاء

زوجه کیمین بادشاه

شاه برهان ظفر شاه

لطیف شاه میر علی شاه

زوجه سیدانی نادر شاه شیر شاه (عروم لادار)

عجب آب شاه غلام حسن

۲

۱۱

۱۱

رسید

سید مسعود بابا ابن محمد المولانا اب بن سید محمد سلطان خان توندکی پیر بابا

بسم الدین بابا

بسم الدین بابا

سید الدین

سید احمد

سید یوسف

سید شاه

سید رسول سید عمران

(صوابی)

سید ابوبکر

سید سید بابا

سید محمد

سید محمود

سید شاه سید نور بخش سید ابوبکر سید اعظم سید یعقوب

سید مصطفی

سید قاسم

سید عزت نور

سید جمال سید جمال سید جمال سید جمال

سید شاه سید نور بخش سید ابوبکر سید اعظم سید یعقوب

سید مصطفی

سید قاسم

سید عزت نور

سید جمال سید جمال سید جمال سید جمال

سید شاه سید نور بخش سید ابوبکر سید اعظم سید یعقوب

سید مصطفی

سید قاسم

سید عزت نور

سید جمال سید جمال سید جمال سید جمال

سید محمد بن سعد الدین

۵

سید شاه سید نور بخش سید ابوبکر سید اعظم سید یعقوب

سید شاه سید نور بخش سید ابوبکر سید اعظم سید یعقوب

سید مصطفی

سید قاسم

سید عزت نور

سید جمال سید جمال سید جمال سید جمال

سید شاه سید نور بخش سید ابوبکر سید اعظم سید یعقوب

سید مصطفی

سید قاسم

سید عزت نور

سید جمال سید جمال سید جمال سید جمال

سید شاه سید نور بخش سید ابوبکر سید اعظم سید یعقوب

سید مصطفی

سید قاسم

سید عزت نور

سید جمال سید جمال سید جمال سید جمال

سید شاه سید نور بخش سید ابوبکر سید اعظم سید یعقوب

سید مصطفی

سید قاسم

سید عزت نور

سید جمال سید جمال سید جمال سید جمال

سید شاه سید نور بخش سید ابوبکر سید اعظم سید یعقوب

سید مصطفی

سید قاسم

سید عزت نور

سید جمال سید جمال سید جمال سید جمال

سید اعظم سید اعظم سید اعظم سید اعظم سید اعظم

(گرمی)

سید شاه سید نور بخش سید ابوبکر سید اعظم سید یعقوب

سید مصطفی

سید قاسم

سید عزت نور

سید جمال سید جمال سید جمال سید جمال

سید شاه سید نور بخش سید ابوبکر سید اعظم سید یعقوب

سید مصطفی

سید قاسم

سید عزت نور

سید جمال سید جمال سید جمال سید جمال

سید شاه سید نور بخش سید ابوبکر سید اعظم سید یعقوب

سید مصطفی

سید قاسم

سید عزت نور

سید جمال سید جمال سید جمال سید جمال

سید شاه سید نور بخش سید ابوبکر سید اعظم سید یعقوب

سید مصطفی

سید قاسم

سید عزت نور

سید جمال سید جمال سید جمال سید جمال

سید ابراهیم بن سید محمود بابا

سید ضعیف الله و غازی کوئی بابا درین سیدان

نور سید شاه

سید حامد شاه

دلاور سید بابا لاکوٹ

سید محمد شاه

سید امیر شاه

سید محمد شاه

سید امیر شاه

سید امیر شاه

سید ابراهیم بن سید محمود بابا

سید بابا

خواه نور بابا

میاں عرب شاه

سید حسین شاه

سید امیر

سید رسول

سید حسین سید شاه

نور سید شاه

سید اکبر شاه

سید حبیب سید محمد علی

سید احمد شاه امیر شاه قطب شاه ضعیف علی شاه

سید حبیب

مردان شاه

میر گل بشاه بن فیض علی شاه بن شاه دندان بن نور شاه بن شاه مالک بن میر جمال بن میر عبدالرب بن مصطفی بن میر علی زندمیری

دولت شاه بن

غلام علی شاه و (پ)

قمر علی شاه و بنی میران

انصاری شاه

سید خورشید شاه

سید محمد شاه جهان رحمانی

سید محمد سید احمد شاه

سلطان شاه

دولت شاه و بن میر گل شاه

سید رحمان شاه

نخی شاه

دولت شاه

دلاور شاه

محمیات شاه فقیر حسین شاه میر محمد شاه فرید علی شاه غلام حسین شاه برجسته شاه چوین شاه

عظمت حسین شاه

سلطان شاه محمد شاه خراسانی شاه

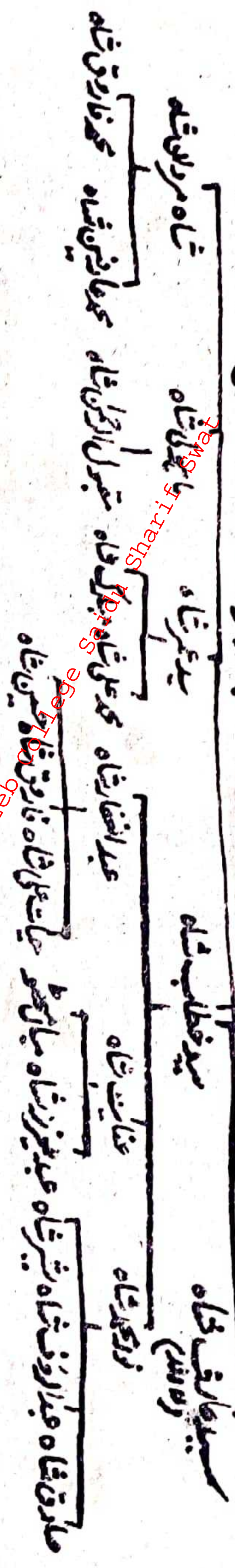
میرزا شاه محمد حسین شاه شرف حسین شاه

برایت علی شاه (و لعل)

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor

P.G. Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

نظام علی شاه ابن احمد علی شاه بکر شاه (دسته اول)



ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. P.G. Jahanzeb College Swat

تذکرہ یوسف زئی پٹھان

ضلع ہزارہ

مطابق حیات افغانی صفحہ نمبر ۱۷۳، خورشید جہاں صفحہ نمبر ۱۹۱، معتمد پٹھان صفحہ ۱۱۵-۱۱۳
دیس تاریخ ہزارہ ۱۸۷۲ء وائس تاریخ ہزارہ ۱۹۰۵ء

یوسف احمد اس کے بیٹے منڈر بن عمر کی اولاد یوسف زئی یا ایب زئی یا پٹھان
سے مشہور ہے

یسے زئی رنیر سے مشرقی کوستان ضلع ہزارہ کالا ڈھاکہ میں علاقہ تنول اور اگرور
کا حد تک اور بکنارہ دریائے سندھ علاقہ میں گری میں نیلہ تر عیسیٰ زئی کی اولاد حسن زئی
اکازی خیل آباد ہیں۔

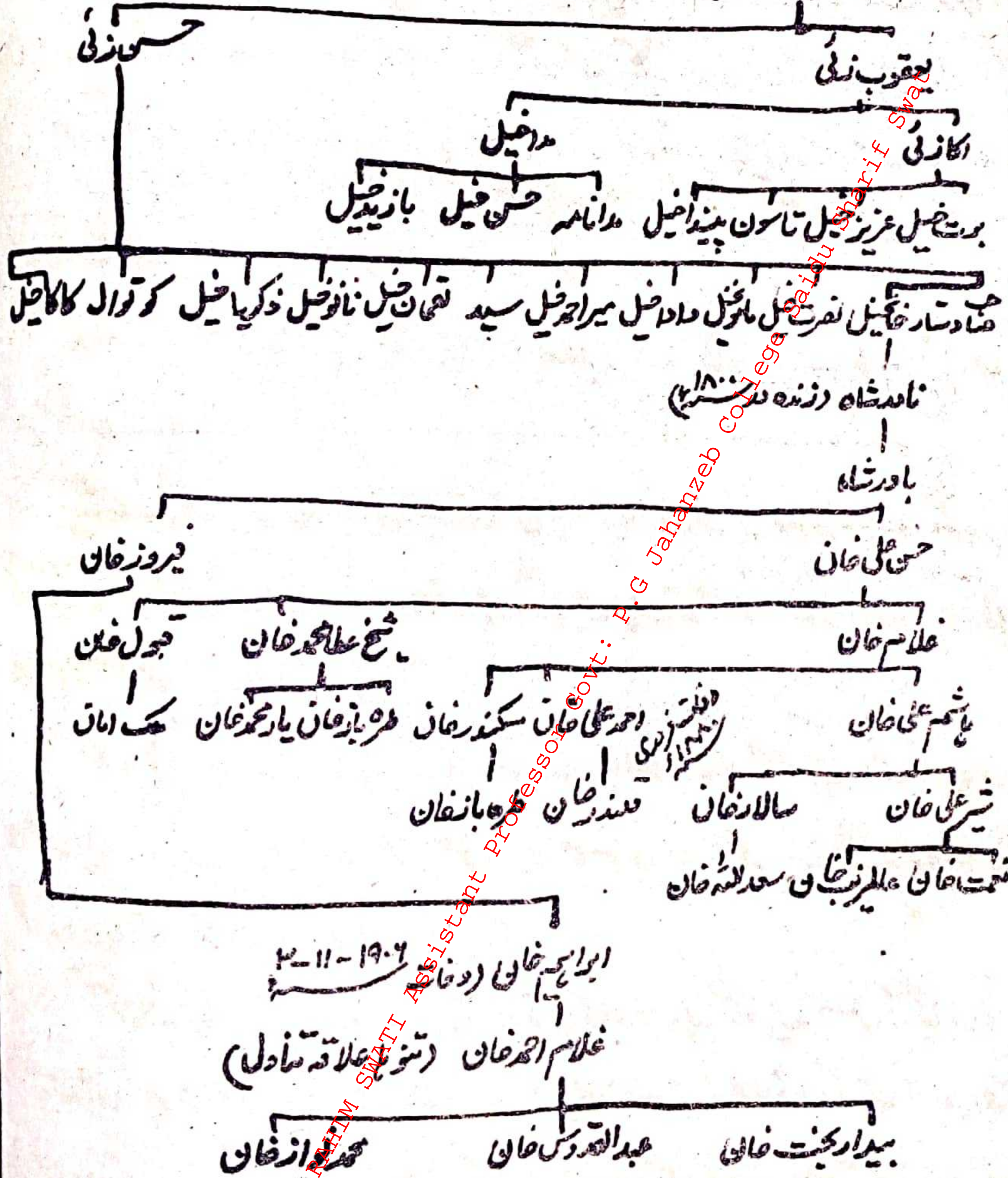
اکازی زئی۔ دریائے سندھ کے بائیں کنارے پر کالا ڈھاکہ میں آباد ہیں اس کی چار
شاخیں ہیں ۱۔ بت خیل ۲۔ عزیز خیل ۳۔ تاجون اور ۴۔ پیندا خیل مضافات
گل زمان بانڈہ۔ کز کند اور برانڈ میں آباد ہیں

حسن زئی۔ دریائے سندھ کے دونوں کناروں پر آباد ہیں اس کی گیارہ
شاخیں ہیں۔ چھ شاخیں دریائے سندھ کے بائیں یعنی مشرق کو کالا ڈھاکہ میں اور پانچ
شاخیں دریائے سندھ سے پار غربی طرف کو۔ شاخ خان خیل میں سے تمام عیسیٰ زئی کا خان
چنا جاتا ہے اس خیل کو صاحب دستار کہتے ہیں۔

۱۔ خان خیل ۲۔ نصرت خیل ۳۔ مامو خیل ۴۔ دادا خیل ۵۔ میر احمد خیل ۶۔
سید۔ یہ دریائے سندھ کے مشرقی جانب ضلع ہزارہ میں کالا ڈھاکہ احمد بن گری

کے علاقہ میں آباد ہیں۔ اور
۱۔ نعمان خیل۔ ۲۔ نانوخیل۔ ۳۔ ذکر یا خیل۔ ۴۔ کوتوال اور ۵۔ کالا خیل
سیکے سندھ سے پار غربی علاقے میں آباد ہیں۔ مواضع سیری کو مانی۔ تاروئی۔ کونگر
بیل۔ بیانی میں آباد ہیں۔

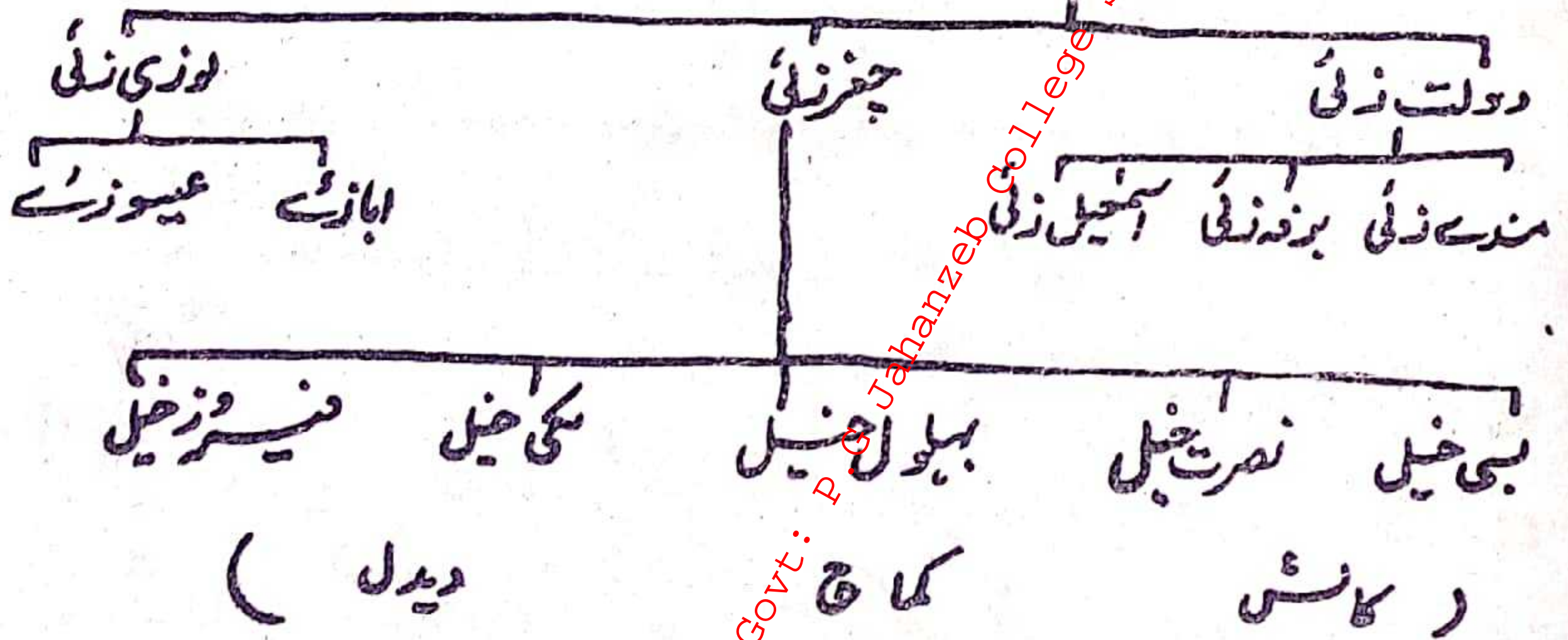
علی زئی۔ یوسف زئی (علاقہ ضلع ہیرا۔ کالا ڈھاکہ و سین گڑی)



خان شیر علی خان حسن زئی جمہرات ۱۹۱۹ء کو گولی لگنے سے شہید ہوئے۔
 موجودہ خان سالار خان ہیں۔ ان کے خواہر زادہ صاحبزادہ محمد حسین مسکن کفار سعد اللہ
 خان و نعمت خان و عالم زیب خان اور سرد خان نے ابتدائی تعلیم ۱۹۲۹ء میں
 پرائمری سکول باگڑیاں علاقہ اگرد میں حاصل کی۔

چغز زئی۔ دریائے سندھ کے دونوں طرف پار غربی طرف ڈوہا پہاڑ تک
 اور شرقی طرف ضلع ہزارہ کی حدود میں کالا ڈھاکہ میں آباد ہیں۔ یہ علی زئی یوسف زئی
 کی شاخ ہے خاندانی نسبت زیادہ قریب بنیروال سے ہے۔ ان کی تین شاخیں ہیں۔
 فیروز خیل دریائے سندھ سے پار غربی طرف اور نصرت خیل دہلی خیل دریائے
 سندھ کے دونوں طرف آباد ہیں۔ کاش۔ کماچ۔ دیدل شہور آبادی ہے۔

علی زئی۔ یوسف زئی (علاقہ بنیروین گری و کالا ڈھاکہ ضلع ہزارہ)



تذکرہ اتمان زئی اضلع ہزارہ

دس تا بیس ہزارہ صفحہ ۸۲۴ کیفیت قوم اتمان زئی یہ ہے کہ قبل از ۱۵۰۰ء کے اس قوم نے دریائے سندھ سے پار علاقہ یوسف زئی وغیرہ پر بعد لڑائی و غلبہ اور بے دخل کر دینے قوم دلازاک کے جو اس وقت تمام علاقہ جات یوسف زئی و پشتور اور کسی قدر ضلع ہزارہ تک بھی پہلے ہوئے تھے اور قابض تھے دخل پایا اور سلطان میں باہر بادشاہ نے ان پر یورش کر کے فتح بھی پائی اور ان ایام میں اس قوم نے سرحد ایک معبر شخص سہی شیخ ملی کے تقسیم اس ملک کی کی اور آج تک اس تقسیم پر عمل درآمد کیا ہے اور اس ضلع ہزارہ میں چونکہ دخل ہر سہ تہ اولاد اتمان کا ہے اس لئے مختصر حال ان کے عمل درآمد سابقہ جو پار دریا کے علاقہ یوسف زئی میں رکھتے تھے نہایت مختصر ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

محل تقسیم ہر سہ تہ کی اس طرح پر تھی کہ ملک ملک ہر ایک تہ میں مقرر تھے اور فی تہ ۱۶ سوار خاص بنام سواران دفتر کے مقرر تھے کہ ۱۶ اکا زئی ۱۶ کنا زئی ۱۶ علی زئی برابر ہر وقت عمل اور تیار رکھتے تھے اور فی ہر ۶ بندوق مقرر تھے کہ ہر ایک ہر ۶ بندوق اپنے بندوق اپنے بندوق قائم رکھے اور ہر جمعہ کے روز ہفتہ میں تمام سواران و بندوق ہائے دستیار کے حاضری لی جاتی رہی اور فی سوار و پیادہ یہ اشیاء موجود رکھائے جاتے ہیں فی سوار گھوڑا تیار ہو بندوق یا نیزہ سوار کے پاس موجود ہو بیٹی لکری اور زہرہ بھی موجود ہو چار چٹ غلہ سوار مقرر ہے ایک سیر بارود اور ایک سیر مکہ فی سوار موجود رہتا تھا ایک پیادہ ایک بندوق، ایک سیر بارود اور ایک سیر مکہ موجود رہتا تھا یعنی فی ہر چار بندوق چار سیر بارود چار سیر مکہ موجود رہتا تھا جس قدر ہر روز لڑائی میں خرچ ہو جادے وہ پورا کر دینا

ہوتا تھا۔ پھر چند پشت کے بعد علی زئی اور کنا زئی کے آدمی زیادہ ہو گئے۔ اور
اکازی کے آدمی کم ہو گئے۔ اسی واسطے ہر دو پشت نے اکازی سے کیا کہ تم ہمارے برابر
کر بندی پوری کرو۔ لاچار اکازی نے ہر سہ قوم بنگش لکیال بودے دوسری جگہ سے
لا کر اپنے ہمراہ شریک وراثت کئے اور کر بند دونوں تپوں کو پوسے کر دیئے اور
۱۲ نسبت بخرہ ۲۴۰ کر دیا۔ ۸۰ بخرہ پوٹی میں اور ۱۴۰ بخرہ جہنی میں اور یہ ہر سہ قوم بھی
اب اکازی کہلاتی ہے اور اصل اکازی بھی ان سے اعتراض نہیں کرتے اب تہ نالہ کے ساتھ
میں کچھ خیال کرتے ہیں۔ اور ملکی یہی پورانے نہیں اور سب میں یہ ہر سہ قوم ساتھ
اکازی کے اب برابر ہیں اور علی زئی کا بخرہ بجائے ۸۴ کے پھر ۹۹ ہو گیا کیونکہ آدمی
ان کے زیادہ ہو گئے اور کنا زئی کا بدستور ۸۴ بخرہ رہا۔ تا ایک بخرہ کنا زئی کے برابر
۲ بخرہ علی زئی کے اور ۵ بخرہ اکازی کے برابر ہوتے ہیں کیونکہ ۸۴ بخرے کے علی زئی
کے دونے ۹۹ ہو گئے اور اکازی کے پانچ گنے دو سو چالیس ہو گئے ہیں۔

اصطلاحات تقسیم
اول تقسیم کو بخرہ کہتے ہیں ایک بخرہ کا چار پاؤ۔
ایک پاؤ کے ساڑھے سات سیر ساہی اور دس سیر ساہی
کا ایک درہ بھی کہتے ہیں۔ اور ۳۰ سیر ساہی کا بخرہ ہے۔ اور ایک سیر ساہی کی ۴ دھڑی
آگے تقسیم نہیں ہے۔

اکبر بادشاہ کے وقت زمیں علاقہ ترسیبہ کا میدان پڑی ہوئی تھی۔ قوم گوجر کچھ بزرگان
راجہ رستم نے موضع گوجرہ کی بنیاد آبادی کی رکھی۔ ان کے مورث اعلیٰ کا نام محمد جو کے مشہور
ہے۔ بعد ایک پشت کے جب غلبہ قوم تنولی کا جانب شمال اس علاقہ سے ہو گیا تو
قوم گوجر نے قوم سلیمانی جو بھارہ کوٹ میں وراثت و غالب تھے۔ بطور حمایت اپنے ہمراہ
لا کر وراثت میں نصف کا شریک کیا۔ اس نے موضع ٹالی آباد کر دیا۔ ۲۵ برس آباد
رہے پھر قوم تنولی نے وہ مار لئے۔ مگر تنولی زیادہ غلبہ نہ کر سکا۔ حکم ایک پٹواری
کاردار کسی جھوٹا قوم سلیمانی نے مار ڈالا۔ سلیمانی و گوجر دونوں شامل اس جرم کے
نثار ہوئے۔ تو کسی حسی خالی قوم توہینا نے جو علاقہ جھچ میں قریب عدالت کے رہتا تھا

اس قوم سلیمانی و گوجر کے بچانے میں مدد دی۔ تو ہر دو قوم نے اس اہمالی کے عوض اپنے علاقہ میں تیسرے حصہ کا مالک اپنے ہمراہ کر لیا اس نے موضع جٹو آباد کیا۔ جو اب تک آباد ہے اور اس پٹواری کے نام سے مشہور ہو گیا۔ مگر قوم تنولی کے شورش سے یہ ہر سہ قومیں بھی امن میں نہ رہ سکیں۔ اور قوم اتمان زئی سے حمایت کے لئے ابھرا کی۔ اتمان زئی نے حصہ مانگا تو ہر سہ قوم گوجر سلیمانی و ترین صلاح کر کے ملک آبادی مواضع کی جو اس وقت موجود تھے اس طرح پڑے دی۔ کہ جس قدر کوٹ ہر ایک دیہہ ہر سہ قوم میں موجود ہیں۔ وہ ملکیت قوم اتمان زئی کی قرار پاوید البتہ وہی کوٹھہ انی ہر سہ قوم کے تصرف میں رہیں کہ جن جن میں آباد ہیں۔ اور آئندہ بھی جس جس زمین میں اتمان زئی کھولہ اپنا تیار کریں۔ یا کسی مرادہ اپنے کو آباد کریں۔ وہ زمین کھولہ کی بھی ملکیت ان کی ہوئے۔ باقی جس قدر زمین زرعی و ڈھاکہ و بھڑو وغیرہ ہے وہ بدستور ہر سہ قوم گوجر سلیمانی و ترین کے رہے۔ اس پر دعائے خیر ہو کہ قوم اتمان زئی ہر سہ تپہ علی زئی اکا زئی کنا زئی اس پار علاقہ تربیلہ میں آئے اور قوم تنولی سے لڑائی کر کے صفائی حد کی کر لی۔ اور حد تربیلہ کے ساتھ تنولی کے مقرر ہو گئی۔ اور قوم اتمان زئی نے آپس میں بابت کھولہ ہائے ہر سہ قوم کے تین تپہ اپنے میں قریب اندازی کی تو آبادی قوم سلیمانی کے یعنی موضع ٹالی کنا زئی کو اور آبادی قوم ترین کی جو موضع جٹو تھا۔ اکا زئی کو اور آبادی موضع گوجر ملکیت گوجر کی علی زئی کو آئے۔ اس لئے پھر ہر سہ قوم اتمان زئی نے آکر زمین ہائے کا خرید شروں کی۔ اور جس نے جس قدر زمین چاہی۔ ہر سہ قوم سے اکثر زمین رہن و بیع خرید کر لی۔

(۱)۔ لقمائیاں زمین اس موضع کی اخون خیل سے خرید کر کے آبادی اس کی کنا زئی نے کی ہے

(۲) گڈربانڈی۔ زمین سلیمانی میں آباد ہوئی۔ زمین زر خرید کر کے قوم اکا زئی نے جس سے جمال خان ہے آباد کیا۔

(۳)۔ جھاڑ۔ زمین قوم ترین سے زر خرید کر کے کنا زئی نے آباد کی۔ گڑھی اور بانڈہ

بشمول چار بھی اسی طرح سے آباد ہوا ہے جس میں سے منصف خان اور امیر خان وغیرہ ہیں۔

۴۔ دسیر سے زمین قوم سلیمانی سے خرید کر کے قوم کنازی نے آباد کی جس میں اشرف خان و فیروز خان وغیرہ ہیں۔

۵۔ سورتی۔ قوم سلیمانی سے زر خرید کر کے قوم کنازی نے آبادی کی جس میں سے علی خان وغیرہ ہیں۔

۶۔ میرا۔ قوم سلیمانی سے زر خرید کر کے قوم اکازی نے آبادی کی جس میں سے احمد خان وغیرہ ہیں۔

۷۔ کونڈ۔ قوم بخون خیل سے زمین خرید کر کے کنازی نے آبادی کی۔ اشرف خان نے آبادی کرائی۔

۸۔ توبکھی۔ قوم سلیمانی سے زر خرید کر کے علی زی نے آبادی کی جس میں خادی خان و نیسر ہیں۔

و میں تاریخ ہزارہ صفحہ نمبر ۸۲۰-۸۲۱۔ قوم اتمان زئی تپہ علی زی سے تاریخی علاقہ گندگ و کھڑی میں آباد ہیں۔ علاقہ تربیلہ میں تاریخی خوشحال خانی۔ سید خانی ہر سہ تپہ کسی قدر ملکیت رکھتے ہیں۔ علاقہ خالہہ میں سید خانی و خوشحال خانی صاحب ملکیت ہیں۔

سید خانی۔ علی زئی۔ اتمان زئی

اصل دفتر قوم سید خانی پار دریائے سندھ ملک یوسف زئی موضع ٹپہ کوٹھ ہے۔ بوجہ تنگی دفتر اول سید خان و خوشحال خان اس طرف آئے اس جگہ علاقہ تربیلہ میں قوم گوجر و سلیمانی کا قبضہ تھا۔ بطور یہاں وختار کے چوہدری اسحاق کانڈل والا کے پاس آکر رہے تنگی معاش کے سبب ملک قوم گوجر و سلیمانی میں دھاڑے مارتے رہے۔ چند مدت بعد کچھ غلبہ سے

اراضی قوم گوجر پر دخل کو نیا۔ پھر سلطنت افغان یعنی احمد شاہ مدانی کی ہو گئی متحد تو زیادہ
زور پکڑ کر اراضی قوم گوجر پر قابض ہو گئے۔ رفتہ رفتہ قوم گوجر و سلیمانی کم ہونے لگی۔
اور اکثر زمین پاس اس قوم کے اور قوم اکازی و کنازی اور اخون خیل پٹیلہ والہ قوم
لودھی کندریالہ والہ رہی و بیچ کوئی شروع کر دی۔ گوجر و سلیمانی بھی باقی جس قدر زمین
پر قابض رہے عمل درآمد مطابق قبضہ رہا۔ ابتدائے عمل داری سرکار میں میر زمان خان
سید خانی کو جاگیر ہوئی۔

۱۸۷۷ء میں کھلاہٹ میں معتبر ملک امیر خان آباد تھلہ اور موس خان و سعد اللہ خان
کھلاہٹ سے نکل کر ناڑہ میں باغی ہو گئے۔ دیوان رام دیال سے ناڑا میں ۱۸۷۷ء میں
ٹرائی ہوئی۔ سب سید خانی کھلاہٹ میں ہمراہ رام دیال تھے محمد خان پیدر حمید خان
و پیران اس کے و معظم خان اختیار خانی سے موس خان کے ہمراہ تھے میر زمان خان
بھی ہمراہ اپنے آپ سعد اللہ خان و موس خان برادر چچا زاد کے تھلہ عبداللہ خاں اور
قندر خان بھی اسلئے خان برادر خورد موس خان و ستوالی بھی ہمراہ تھے قوم
اندوال ہمراہ تھی۔ دیوال کو شکست ہوئی۔ اور یہ بدستور باغی رہے۔ پھر ۱۸۸۰ء
میں مانی سدا کوہ و جرنیل الہی بخش کے ساتھ لڑائی ہوئی۔ ان کو بھی شکست ہوئی۔
اور بدستور باغی رہے۔ اور امیر خان کھلاہٹ میں ملک رہا۔ پھر ۱۸۸۱ء میں
سودا ہری سنگھ نے لڑائی کی۔ اور شکست کھائی۔ یاغیوں کو اکثر سزا دے ان کی
ملکیت سے بٹائی جا کر دیتے تھے۔

ہمارا جہ رنجیت سنگھ ۱۸۸۱ء میں فوج لے کر آیا۔ ناڑہ سریکوٹ۔ کیا کھل
کو جلا دیا۔ موس خان اور میر زمان خان وغیرہ ناڑہ سے نکل کر پارہا بن میں چلے گئے
جب ہمارا جہ رنجیت سنگھ ایک ہفتہ میں واپس چلا گیا تو موس خان کھل میں رہا۔
اور سعد اللہ خان موضع کوٹھ میں اور اسلئے خان برادر خورد موس خان ٹوپی میں رہا۔
چار برس تک اسی طرح رہے۔ اور بعض سید خانی جو اچھے ہوشیار و معتبر تھے
وہ بھی پارہا نکل گئے تھے اور اکثر اوقات موس خان وغیرہ سید خانی رات دن

ملک میں تکلیف پہنچاتے تھے۔ قلعہ بدہ و بہار و کوٹ و سری کوٹ کو بھی ہر ایک قسم کا خلل دیا۔ امیر خان سے پورا انتظام نہ ہو سکا۔ سردار ہری سنگھ نے پوچھ گچھ کی کہ کیا سبب ہے۔ کہ انتظام خالصہ کا نہیں ہو سکتا۔ اکثر نے یہاں کیا کہ موس خان و سعد اللہ خان و غیر معتبر آدمی ہیں ان کے خاندان سے جب تک کہ کوئی نہ آوے گا۔ انتظام نہیں ہوگا۔ سردار ہری سنگھ نے میر زمان خان کو جو اس وقت میں ایک جوان پہچان روٹی دینے والا زیادہ مشہور تھا۔ پروانہ بھی کر طلب کیا۔ وہ حاضر ہوا۔ اس کو واسطے آبادی کھلا بٹ کے کہا۔ اس نے کہا کہ میں بغیر انتظام ملکی کے کھلا بٹ نہیں جاسکتا۔ اس وقت سردار ہری سنگھ پشاور کو چلا گیا تھا۔ جہاں سنگھ نے کہا کہ کسی دوسری جگہ میں آباد ہو۔ اس نے آبادی بادہو کی منظور کی۔ اس وقت تک بیاہ میر زمان خان کا نہ ہوا تھا۔ بادہو میں دوہل کر کے ایک برس بھی نہیں رہا تھا۔ اور صرف پندرہ بیس روز شادی کو ہوئے تھے کہ موس خان کھلا بٹ میں ایک کھترانی مسماۃ گنگو سادانی اور پانچ چھ کھتری و کھترانی پکڑ کر لے گیا۔ یہ حال سن کر جہاں سنگھ نے میر زمان خان کو طلب کیا کہ تیری موجودگی میں یہ حال تیرے برابر چھڑاؤ نہ کیا ہے۔ اس پر کافی روپیہ جرمانہ کیا اور قلعہ ہری پور میں قید کیا۔ اور چند سید خانی بھی ہمراہ میر زمان خانی کے قید ہو گئے۔ عجب جرمانہ میر زمان خانی سے وصول ہو چکا تو میر زمان خان نے کہا کہ اب میرا کیا حال ہو جب پروانہ تمہارے میں آیا اور عجب جرمانہ میں دیا۔ اس وقت سردار جہاں سنگھ نے کہا کہ کھلا بٹ میں نصف کی ملکی و انعام ہمراہ امیر خان کے کھاؤ۔ اور بادہو کے بل بدستور جاری رہے۔ اور میر زمان خان و امیر خان نصف نصف کے مالک رہے۔ اور موس خان بھی پھر ایک سال کے اندر ہی چلا آیا اور موضع داڑی میں آباد ہوا۔ اور انعام کھاتا رہا۔ پھر باغی ہو کر پار چلا گیا۔ جب پھر واپس آیا تو بیمار ہو کر مر گیا۔ البتہ خانگی اس قوم میں ایسی نہیں ہوتی کہ یہ خلاف صلاح و اددی کے خان اپنے زور سے کچھ کر سکے۔ یا اس کی فوج اس کے ہمراہ ہو دے۔ یا خانگی میں اس کو کچھ زیادہ حصہ یا کوئی گاؤں

ملا ہووے۔ یا بعد مرنے کے ایک آدمی کے اس کے پس کو دستار خانگی یا ندھی جاوے۔
 غرضیکہ خانگی آدمی کچھ نہیں اپنی یا قہ یا دولت مندی و شجاعت وغیرہ صفات سے آدمی
 معتبر ہوتا ہے۔ ابتدائے عمل داری سرکاری میں میر زمان خان ایبٹ صاحب کی
 خدمت میں حاضر ہوا۔ اور خدمت پورس چترنگہ ۱۸۴۸ء کی خوب کی جاگیراے کے
 سرکار سے عنایت ہوئی۔ وقت مرنے اس کے کی لہار کی ضبط ہوئی۔ الہ دوا می شرائط
 معمول مقرر رہے۔ اور خانی زمان خان فرزند کلاں اس کی جگہ جاگیردار رہے۔ خانیرمان خان
 نے ۱۹۰۶ء میں وفات پائی۔ اس کا فرزند محمد امان خان کھلاٹ میں جاگیردار ہوا۔
 اس کی ۶۲۰۰ روپے جاگیر تھی۔ بنبرو کیوری میں رسالدار تھا۔ اور آنیری مجسٹریٹ
 تھا۔ ان کے فرزند کیٹی خان محمد زمان خان رو بیاتہ ہیں۔ قومی خدمات میں فلاح بھر میں
 سرکردہ افراد میں پیش پیش ہیں۔ آپ صوبہ سرحد اسمبلی میں حلقہ بنبر ۸ سے
 مسلم لیگ کے ٹکٹ پر ممبر منتخب ہوئے۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۴ء آپ کی تاریخ پیدائش ہے
 آپ موجودہ سید خانی اتمان زئی آف کھلاٹ ہزارہ کے چیف ہیں۔ صوبائی اسمبلی
 میں ممبر منتخب ہونے سے قبل قریباً دس سال آنیری مجسٹریٹ رہے۔ دوم جنگ عظیم
 میں کیٹی کے عہدہ پر قائم رہے۔ اور پلور ریکروٹنگ آفیسر کام سر انجام دیا۔
 آخری سرحدی صوبائی اسمبلی میں پارلیمانی سیکرٹری رہے۔

(مطابق تاریخ ہزارہ ویس صفحہ نمبر ۸۱ و ۸۲۔ حیات افغانی صفحہ نمبر ۱۶۲-۱۶۳
 و خورشید جہان صفحہ نمبر ۱۸۵-۱۹۱)

نسب نامہ علی زئی اتمان زئی مطابق ذیل ہے

II سپیدخان - سید خان - علی زئی - آسمان زئی - مسکن کلاش - علاء قاضی - قاضی میری پور - ضلع هزاره

بیادرفان

بندهان عزت خان قادرخان

جای خان

ایب خان

میرخان

دریاخان

چهارم

ترک

درانی

زوجه بیگمائی

ایب خان

میرخان

میرخان

میرخان

استاد خان - علی زئی - استاد زئی - مسکن کلاش

III

سید خان - سید خان - آسمان زئی - قاضی - مسکن کلاش

سید خان - سید خان - آسمان زئی - قاضی - مسکن کلاش

علی بیادرفان

خان زلفان خان

ارسل خان

میرخان

سید خان

سید خان

سید خان

سید خان

سید خان

سید خان

سید خان

سید خان

سید خان

سید خان

سید خان

سید خان - سید خان - آسمان زئی - قاضی - مسکن کلاش

(دو بیگمائی)

سید خان - سید خان - آسمان زئی - قاضی - مسکن کلاش

سید خان - سید خان - آسمان زئی - قاضی - مسکن کلاش

سید خان - سید خان - آسمان زئی - قاضی - مسکن کلاش

وہ تاریخ ہزارہ صفحہ نمبر ۸۲۶

خوشحال خان علی زئی - آمان زئی (علاقہ تحصیل ہری پور اور کھیل پارہ دریا کے سندھ)

خوشحال خان

ایب خان	شارت خان (وہ ان کا وجہہ نفق کے سوا اس علاقہ میں کچھ نہیں)	سلطان خان	رو خان
---------	--	-----------	--------

زورہ امانی	تنوے	یونہادیے
عظم خان	سربند خان	قاسم خان

زورہ اندوالے	تیلے	کندھلی	اندوالے
قادر خان	بہادر خان	جمال خان	فتح خان
قادر خیل	حیفہ اللہ	بائند خان	ایمیر خان
غازی الدین	(۱۵ آدمی)	(۱۶ آدمی)	(۸ آدمی)
محمد اکبر علی زورہ	(۱۱ آدمی کھیل میں)	(۴ اس طرف)	(۳ آدمی اسجگہ)
(قریباً ۲۰ آدمی)	(باقی اسجگہ میں)	(باقی کھیل میں)	
جامہ میں			
کھیل میں کوئی نہیں			

سربند خان

پیر خان

عباس خان

(جامہ میں)

(کھیل میں کوئی نہیں)

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. P.G. Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

یہ خوش حال خانی علی زئی تھوڑے روز قبل از عہد احمد شاہ ابدالی کے
 ان دیہات جامہ جوگی ہڑہہ وجیدہ جٹی پنڈ۔ اولے میں قوم گوہر
 اصلی مالکان سے کچھ غلبہ اور کچھ بندوبست درہن کے قابض ہوا۔ پھر اس
 کی اولاد روز بروز غلبہ کر کے قابض ہو گئی۔ اور شل قوم سید خانی کے
 مال بیج درہن وغیرہ ان کا یہ اب اصل مالک ان دیہات سے کوئی
 قابض یا لائق قبضہ کے نہیں رہا۔ اور تاہم بھی سب تغیرات عہد سکھاں
 وغیرہ کے عمل قبضہ کا ہو گیا ہے۔ عہداری سرکاری سے حسب رسد قبضہ
 یہ ایک مالک مقرر ہوا ہے۔ اور دیہہ دار تحقیقات اس کی ہو کر
 صفائی ہو گئی ہے۔

طاہر خلی یا ناہیلی علی زئی۔ اتمان زئی

د علاقہ گھڑی د گند گر تحصیل ہری پور

حیات اضافی ۱۸۶۷ء مصنفہ حیات خاں صفہ نمبر ۱۸۴۔ ۱۸۶۷ء کو احمد شاہ ابدالی
 صدران پشاور آید۔ بلند خان ابن طاہر خاں نبیرہ تاج خاں جو علاقہ کوہ گند گر پر مابین
 علاقہ چچہ ہرہہ قابض تھا۔ وہ بھی پانی پت کی لڑائی میں خدمت گزار رہا۔ اس بلند خان
 کا باپ طاہر خاں جس سے فرع طاہر خلی چلتا ہے۔ احمد شاہ کے آنے سے تھوڑا عرصہ
 پہلے علاقہ گند گر پر قابض ہو گیا۔ احمد شاہ نے بلند خان کی خدمت گزاری سے خوش ہو
 کر بموجب سند حرہ ۱۱۷۲ھ اس کو بہت جاگیر عطا کر دی۔ صفہ ۱۸۵۔ یہ طاہر خاں
 اتمان زئی۔ مندر شاخ علی زئی سے تھا۔ بلند خان چند عرصہ احمد شاہ ابدالی کے حکم سے
 سرہند نواح انبالہ کا صوبہ دار بھی رہا۔ بلند خان کا بیٹا فتح خان جس کے اسم سے قوم
 اس کی مشہور یہ فتح خانی ہوئی۔ دلاور آدمی تھا۔ فتح خانی مشہور رہزن تھی بارگاہ

اور حضور تک ان کی لوٹ مار کی مار مار رہی تھی۔ تاہم گند گراؤ اس کے مزاج
علاقہ ہرو میں تحیناً ایک سو گھر طاہر خلیوں کا ہے۔

۱۷۴۵ء فتح خان اتمان زئی طاہر خلی رئیس کوہ گند گرتا تھا۔ ۱۷۴۵ء اکا زئی۔ کننا زئی
علی زئی باہم اپنے مورث کے اتمان زئی کہلاتے ہیں۔ علی زئی کی قوم سے شاخ طاہر خلی
علاقہ کھڑی، گند گرو میں رہتے ہیں۔ فی الحال غلام محی الدین خان طاہر خلی معزز اور
مستبر آدمی سے یہ جراثیم کے زلے میں سرگرم فائز خان کوٹہ علاقہ اس قادیان شہید آدمی محمد خان کن فرما رہا تھا۔
تاریخ ہزارہ ۱۸۴۴ء مصنف دیس صاحب صفحہ نمبر ۷۸۹۔

تاریخ خلی۔ قوم اتمان پتہ علی زئی سے ہے۔ طاہر خان مورث اعلیٰ سے تاریخی
شہور ہوئی۔ قبل از احمد شاہ دہانی ۱۷۴۵ء میں ان کا دخل علاقہ کھڑی گند گرو پڑھا
پہلے ان علاقہ جات پر قوم سلیمانی و بغدادی کا دخل تھا۔ احمد شاہ دہانی کے عہد میں
بلند خان پسر طاہر خان پانی پتہ کی لڑائی میں حاضر اور خدمت گزار رہا۔ پھر اس کا
پسر فتح خان معزز آدمی رہا ہے۔ قوم سے علاقہ کھڑی و گند گرو ضلع ہزارہ و ہرو
ضلع ساوینڈی پرانوں کے وراثت و حکومت قابض تھے۔ جبکہ عملداری کھال ہوئی
تو علاقہ گند گرو جو پیٹری ہے بالکل قوم تاریخی کے قبضہ میں چھوڑ دیا۔ اور علاقہ
میدانی کھڑی و ہرو میں سے چارم حصہ قوم تاریخی کے مقرر کی۔ یعنی جس قدر پیداوار
حصہ سرکار کا ہووے اس سے نصف قوم تاریخی کو دیتے رہے اور نصف خود
سرکار میں جمع کیا۔ اور ابتدائے سرکاری سے ہی دستور قائم ہو گیا شورش
چترنگ ۱۷۴۵ء میں خانی زبان خان و غلام محی الدین خان بشمول مضدان جاگیر وراثت
سے بے دخل ہو گئے۔ اور کرم خان پسر خانی زبان خان چھ سال قید رہ کر پھر بھی اپنی
وراثت سے بے دخل رہا۔ بندوبست میں سرکار نے وراثت اس کی واپس فرمائی
اور جاگیر بدستور ضبط رہی۔

۱۷۴۵ء۔ ۱۷۴۶ء میں مستبران قوم تاریخی درج ذیل تھے۔
غلام خان غازی والا۔ شیر جنگ خان غازی والا۔ احمد علی خان غازی والا۔

محمود خان غازی والا۔ لطیف خان خالو والا۔ جہان زاد خان بھائی والا
 نروداد خان بھائی والا۔ کرم خان کوٹہرہ والا۔ مدت خان کوٹہرہ والا
 خواص خان کوٹہرہ والا۔ بہادر خان بناد والا۔ شیر خان خرباڑہ والا۔
 خیردی خان میرپور والا۔ محبت اللہ خان بدہ والا۔ محمد خان سلم کھنڈ والا
 غلام محی الدین خان دہرچی والا۔

صفحہ ۲۲۔ قوم اتان تپہ علی زئی کی شاخ اسماعیل خیل سے خادی خان ترکچی والا اور
 طاہر خیل ہیں دستار ملکی اس طرف طاہر خیل کی رہی ہے۔ چار کوٹھ میں سب
 تپہ ہائے میں برابر ہیں۔ ملکی اس تپہ کی ہے۔

صفحہ ۲۳۔ قوم اتان زئی تپہ علی زئی سے تاریخی علاقہ گندگر وکھڑی میں آباد ہیں۔
 علاقہ تربیلہ میں تاریخی۔ سید خانی۔ خوشحال خانی ہر قسم تپہ کسی قدر ملکیت رکھتے ہیں۔
 علاقہ خالہ میں سید خانی۔ خوشحال خانی صاحب ملکیت ہیں۔

مجموعہ روایات پسرانہ و دانش صاحب ۱۹۰۱ء

تاریخی قوم اتان زئی سے علی زئی کی ایک شاخ ہے جو ایک اعتبار اور بڑی شاخ
 ہونے کے خود ایک قوم قرار دی گئی ہے۔ دربان سندھ کے کنارے ٹوپی وکھڑی میں
 بحیرت آباد تھی۔ قبل از عملداری احمد شاہ درانی ان کا مورث (ملا) طاہر خان نامی کوٹھ سے
 اجڑ کر کھڑی گندگر میں آیا۔ یہیں وہ بیچ کے ذریعے قوم سیلمانی اور بلغادری سے وصل ہوئے۔
 پھر عہد حکومت احمد شاہ درانی پانی پت کی لڑائی میں بلند خان پسر طاہر خان اور فتح خان
 پوتا طاہر خان منظور نظر بادشاہ ہوئے علاقہ کھڑی و گندگر میں تسلط پایا۔ اور مالک ہوئے
 دس تاریخ ہزارہ ۵۳۔ دیات علاقہ کھڑی شیخ چوہڑ میرپور۔ نقارچیاں
 ڈیسری۔ الدہ جی حسن پور۔ قاضی پور۔ جموں۔ بھائی۔ جلو۔ علی۔ خالو۔ صوڑہ۔

دیات علاقہ گندگر۔ سلم کھنڈ۔ تھیارک۔ بانڈہ۔ بھرواسہ۔ گھڑا۔ پپیا۔ خرباڑہ۔ کوٹہرہ
 نقارچ۔ بانڈہ۔ دہرچی۔ ڈھوکہ۔ بدہ۔ جبر۔ جہانم۔ کالا۔ کھنڈ۔ کھوٹی۔ درہ۔
 عام سنگا۔

کرسم خان

علامہ خان رسول خانی

دربار سنجید

علی بیاد خان دیر محمد نعل

محمد اسلم

محمد اسلم

محمد اسلم

محمد اسلم

محمد اسلم

محمد اسلم

خان زمر خان و ولد زمر خان و ولد ظفر خان و ولد فتح خان

کرسم خان

علامہ خان

نجن خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

کرسم خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

کرسم خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

علامہ خان

۴- خانینمان خان ولد شیرزمان خان ولد ظفر خان ولد فتح خان

کرم خان عالم خان فضل خان خیری خان جعفر خان میر عالم خان

روزیج

جانبگیر خان

عبدالقادر خان محمد اکبر خان صوبه خان قلعہ خان سمندر خان حمید خان شیر احمد

معدان

محمود خان

محمود خان

محمود خان

محمود خان

محمود خان

محمود خان

محمود خان

محمود خان

مستند علی بابا وصال امان علی راشد علی شرافت علی

دستگیر خان (مکرمی پور)

۵- شیرزمان خان ولد ظفر خان ولد فتح خان

شیرزمان خان (بهره دهباشی)

نباش خان

دعوت الدخان

فیروز خان

خواص خان

صید خان

نعل خان

شیر خان

قندر خان (دوبه)

دست خان

خواص خان

محمد اکبر خان

محمد اکبر خان

محمد اکبر خان

فضل خان

دعوت خان

خواص خان

نواج مبارک

نواج مبارک

نواج مبارک

فضل خان

دعوت خان

خواص خان

نواج مبارک

فضل خان

دعوت خان

خواص خان

احمد خان (لاولس)

نواج مبارک

فضل خان

دعوت خان

خواص خان

نواج مبارک

فتح خان بن بلند خان بن طاهر خلی

نظرفان

زوجه دوم نواب جنگ خان (غازی)

قسم طاهر خلی - زوجه اول - کندر خان

غلام خان

زوجه اول خان بیار خان

سلطان سردر خان

صدیق علی محمد اقبال
0.0.11.05
دبیر

محمد اکبر خان

سلطان محمد خان
درج ششم

محمد رشید
ابو سعید لودی شیر خانی
درج ششم
سید اقبال کندر خلی

محمد و خان (دهک پیر)

زوجه اول محمد اکبر خان

بنده محمد رشید خان

سلطان محمد خان

محمد رشید
جلوید اقبال
0.0.0.

سلطان خان (لاول)

محمد و خان

محمد و خان

سلطان خان

محمد و خان

محمد و خان

محمد و خان

محمد و خان

محمد و خان

محمد و خان

محمد و خان

محمد و خان

محمد و خان

محمد دود خان بن خواب جنگ خان بن ظفر خان بن فتح خان

۹-

زوجه سوم عزیز خان

علی بیار خان متبرینان (لا دوس)
علی زملان (لا دوس)

زوجه دوم محمد یونس

علی بیار خان متبرینان (لا دوس)

عبدانظور خان

محمد یونس (لا دوس)

زوجه اول شیر بیار خان متبرینان

محمد یونس (لا دوس)

محمد اکبر خان زوجه دوم محمد یونس

محمد یونس (لا دوس)

محمد یونس (لا دوس)

محمد یونس (لا دوس)

محمد یونس (لا دوس)

لال خان

غلامی در خان

دولت خان
شیر علی بیار
۵.۵.۵.۱

۱۰- غلامی جنگ خان بن ظفر خان بن فتح خان

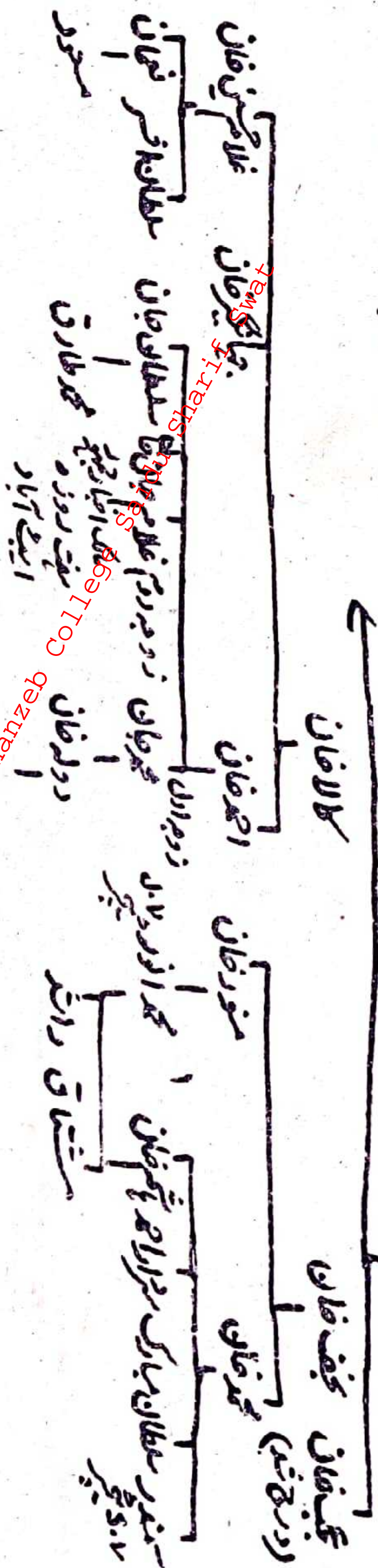
محمد یونس زوجه دوم غلامی خان
محمد یونس (لا دوس)

محمد یونس زوجه دوم غلامی خان

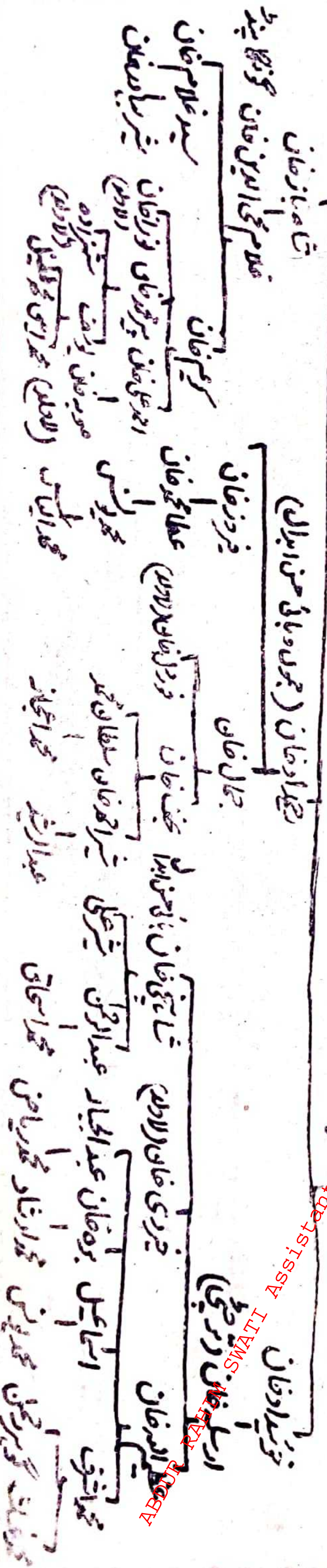
محمد یونس زوجه دوم غلامی خان
محمد یونس (لا دوس)

محمد یونس (لا دوس)

باز جنگ خان بن ظفر خان بن فتح خان بن بلند خان بن طاهر خان طاهری



ظفر خان بن فتح خان بن بلند خان بن طاهر خان طاهری



فتح خان ملقب خان طاهر خان طاهر خلی

ظفر خان

باز جنگ خان رغانی

۶ زود ورم حس علی خان

ظفر خان

۸ احمد خان نور علی خان رسول خان سرافق خان
شیر محمد شریف محمد غوث داور خان محمد یوسف

باز جنگ خان بن ظفر خان بن فتح خان بن بلند خان بن طاهر خان طاهر خلی

۹ الف خانی

غلام حیدر خان

۱۰ اعلی خان

صبر الدین
امان علی
رکون بیج

دیر خان

علی بابا و سید حبیب
محمد اشتاق شاق

زود ورم محمد علی خان

فضل احمد خان

فدالک

۱۱ احمد علی خان

نور خان داور خان زین خان طاهر خان کمال خان

۱۲ دیر محمد جمال محمد امین گوهر حسن زود ورم عبدالرشید محمد اویب
روکنا خان

زود ورم جبارم

۱۳ برهان خان

۱۴ خاوری خان الف خانی
دور ورم
مت خان شریف خان جبار خان امیر خان
دور ورم
شیر محمد خان
دور ورم
براست علی

محمد خان بن فتح خان بن علی محمد خان بن طاهر خان طاهری

علی اکبر خان موہڑی

جی

جین خان

رسول خدا

55
HIT

درت خان

على كذا

محمد خان

مستوفی

۵۔ (غریب) صحیفان

A

دبرخان محمد اعلی خان

المطابق

بسم الله الرحمن الرحيم

برای حفظ

طاهر محمد رمضان فضل خان

سندھ

4

المؤمن
گوهر علی

شیرخان

١٥١٣

Manzeb

میتوب فانی زود

۷۵۰

الارضاني محمد صفي خان

۱۰۸

مورخ و طبع

[illegible]

شیخ خان بڑے بلند خان بڑے طاہر خان طاہر علی

۲۰۶

موضع جبل
شاه ادا خان

۴ میرداد خان

محمد اکرم خان

۱ دوست محمد خان امیر خزان

عظای خزان - آج محمد خان محمد خزان
شیر زمین خاد

Prof.

تاج

محمد سلیم جبرائیل

8-4

8.4

سیر افضل خان
عظیم خان

۱۱۱
محلہ فضن

١٨٧٥ (٢١١)

حیدر آباد

بسم الله الرحمن الرحيم

زردار خان

رضان محی خان

میں نے

21

8

THE
STANDARD

جانہ! وفات

2-1317

(۱۵۵)

100

ODUR RZ

APR

۱۰۰

10-15

فتح خان بن بلبل خان بن طاهر خان

بازرخان

سزرخان

شیرالشد خان (لاول)

ظفرخان

سیف احمد خان

رسول خان

نجمه جمال خان

خواص خان گلاشا

نوربخش خان فالو

غزلی خان سردار بید خان

صبر خان کارخان علی بید خان غلام خان

اندرخان قارر

خدا بخش خان پیر بخش خان

محمد نواز محمد نواز

شیر بید خان

نقل خان

محمد اسلم

شیر بید خان

عبدالله خان سلطان بیک جاول خان

دولت خان ریاض ایاز زیادلی

محمد عظیم

سارخان

چمن خان

کارخان

جمال خان ربیع

*

سلطان مبارک سلطان خان

غلام احمدی

جمال خان

(لاول)

ارشد خان

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. P.G. Jahangir College Swat

جیب خان بن مبارز خان بن فتح خان بن بلید خان طایر ملی

سید علام خاں ر درج شہ	قائم خان (خان)	ظریف خان	لطیف خان در خان	اسب خان (خان)
سلطان محمد خان	عبد الشیر خان	براسم خان	غین علی خان	شاہزادہ خان
محمد اعلیٰ خان ۵۰۹-۵۰۶ ۵۰۵-۵۰۴	فرکرس	محمد اوز خانزادہ خلی محمد اکرم	آدم خان	آدم خان
وختی پیر محمد قمر زمان ۵۰۹-۵۰۶ ۵۰۵-۵۰۴	رکن زمان	عید	عید	محمد طارق محمد عارف خاں اکرم
				۵۰۵-۵۰۴ ۵۰۹-۵۰۶ ۵۰۵-۵۰۴
				آبیر اکمل بلک دکی

اسب خان بن جیب خان بن مبارز خان بن فتح خان بن بلید خان طایر ملی

یوسف خان ر درج شہ	شیر خان	اجل خان	محبوب خان	خواجہ محمد خان
ناج محمد خان	محمد حسن خان	سلطان افسر خان	او رنگریب خرم عالم	محمد کینی
ر درج شہ	زاید حسن	سلطان اکبر		ناج سبک
(اکثر این پیرت روزه نوجوان سرحد پر کپور)				

فتح خان بن بلبل خان بن طاهر خان طایف علی

مبارز خان
درجہ شرف
سادت خان آزاد خان

عطا محمد خان

کریم خان

دکھن محمد خان

احمد خان
دلاور خان

عبدالرحمن خان

علی گوهر خان مسلم محمد

خان بیادر خان

عبدالمطہ خان (نکی)

عبدالرشید دینی

پڑی محمد الوہاب خان

محمد سرور خان زعفر

محمد آقا خان

علا محمد خان عبدالجبار علی بیادر محمد انور

میر علی
عبدالرشید محمد علی
علا محمد
۵۸۰ ۵۸۵

سرور عالم

جافا خان

محمد سحر محمد کاش

محمد آقا خان

عبدالرشید
ارشاد

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. P. G. Jananzeb College Saidu Sharif Swat

فتح خان بنه لېسند خان بنه طاهر خان شاه پری

مهرب
حاجت خان

علا محمد خان (سیا)

کرم خان

محمد اکبر خان (طاع)

سیرت خان

محمد شاکت محمد ارشد
پیر

سیر احمد خان (سیا)

سیر بیادر خان

سورخان
عبدالقیوم
محمد زید
محمد علی زایدی
غلام الدین
فکر محمدی ۱۳۰۵-۵-۵

رضیع الله خان

محمد حسرت
محمد جواد
محمد جواد

محمد خان ملک

عبدالغفار

زید الله خان

حسب الله خان

محمد امیر

ابن
محمد
محمد علی
محمد علی
محمد علی

حسب الله خان

دیر خان ملک

محمد امیر
محمد امیر
محمد امیر
محمد امیر
محمد امیر

محمد امیر
محمد امیر
محمد امیر
محمد امیر
محمد امیر

المنوار

College Saidu Sharif Swat

P. G. Jahanzeb

Govt. Assistant Professor

ABDUR RAHIM SWATI

عبدالباقي

مسعود صاحب بن گل محمد صاحب بن ابراهيم صاحب

شربابا

نحوي محمد صادق

درجه شمس

ترب الله

بيگل (ه سيران)

بجيد الله

حسن بدیع افغان

سعاديه

حميد

جان

شير

شير

محمد ولي بن محمد سيران

شيخ الاسلام

اسرائيل محمد رحيم

عني احمد

اسماعيل

عبدالله

عبدالله

عبدالله

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

عبدالباقي (ه سيران)

حضرت بلال رضا

سيد جعفر صاحب

ابوبكر

انور صاحب

صديق الله

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

عبدالباقي

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. P.G. Jahanzeb College Saidu Sharif Swat

دہلی پک و ہند ڈاکٹر ریاض الاسلام ۱۹۵۲ء ۲۲۳-۲۲۵

شیخ بہاؤ الدین ملتان میں ۱۱۸۲ھ میں پیدا ہوئے آپ نے بخارا اور بخارا میں
دینی اور روحانی تعلیم حاصل کی۔ بخارا میں شیخ شہاب الدین سہروردی سے بیعت کی
اور ان ہی کے حکم سے ملتان شریف لائے۔ پک و ہند میں سہروردی سلسلہ کی بنیاد ڈالی
آپ کی اود آپ کے خلفاء کی کوشش سے یہ سلسلہ پک و ہند میں مقبول ہوا۔ سہروردی
سلسلہ میں چشتی سلسلہ کے مقابلہ میں شریعت کی پابندی پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔
اور سماع اور رقص (حال) کا دلچسپی کم ہے۔ سہروردی تصوف میں مذہبی رنگ زیادہ گہرا
ہے۔ اور ترک جام و جلال اور دنیا سے کنارہ کشی پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے کے
کئی بزرگ بڑی مال و دولت کے مالک تھے۔

ملتان کے مشائخ کو آپ کی آمد سے حد پیدا ہوا۔ انہوں نے ایک دودھ سے بھرا ہوا
پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا۔ میں سے مراد یہ تھی کہ یہاں آپ کیلئے کوئی گنجائش نہیں۔
آپ نے دودھ پر ایک پھول رکھ دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ میں یہاں ایسے رہوں گا۔
جیسے دودھ میں پھول۔ آپ کا انتقال ۱۲۹۳ھ میں ہوا۔ مزار شریف ملتان میں ہے۔
اور درگاہ بہاء الحق کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادہ
شیخ صدر الدین آپ کے جانشین ہوئے۔ آپ کے بعد ان کے صاحبزادہ شیخ رکن الدین
ابوالفتح ۱۲۸۵ھ میں گدی نشین ہوئے۔ آپ اپنے عہد کے بڑے زبردست مشائخ
میں شمار ہوتے ہیں۔ علاؤ الدین خلجی اور قطب الدین مبارک خلجی دونوں آپ کے
عبادت مند تھے۔ شیخ رکن الدین کی وفات ۱۳۳۵ھ میں واقع ہوئی۔ مزار شریف
ملتان میں ہے۔ درگاہ رکن عالم کے نام سے مشہور ہے۔

(سفینه الاولیاء داراشکوه فارسی صفحہ نمبر ۱۱۵-۱۱۴)

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کینت ایشان ابو محمد است
 و ابو البرکات نام۔ پدر ایشان وجیب الدین بن کمال الدین علی شاہ قریشی و باصل از
 ملتان۔ حنفی مذہب بودند از اکل مریدان و اجل خلفاء جانشین شیخ الشیوخ شہاب الدین
 سہروردی اند۔ ولادت ایشان در سال پانصد و شصت و شش ہجری در قلہ کوت گرد
 روی نمود۔ وفات روز پنجشنبہ بعد از ادا کے ظہر ہفتم ماہ صفر سال شش صد و شصت
 و شش ہجری بود۔ مدت عمر یک صد سال و قبر ایشان در شہر ملتان است در حصار
 قدیم۔

۱۱۶۔ حضرت شیخ صدر الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ کینت ایشان ابو المغانم است
 فرزند رشید و مرید کامل و خلیفہ جانشین شیخ بہاء الدین زکریا اند۔ وفات شیخ
 روز سہ شنبہ بت و سوم ذی الحجہ سال ششصد و شستاد و چہار ہجری بود۔ و قبر
 ایشان در ملتان است نزدیک قبر پدر بزرگوار ایشان رحمہما اللہ۔ حضرت شیخ
 رکی الدین رحمہ اللہ کینت ایشان ابو الفتح است و لقب ایشان فضل اللہ فرزند خلف
 و مرید رشید و خلیفہ پدر بزرگوار خود شیخ صدر الدین محمد بن شیخ بہاء الدین زکریا اند۔
 وفات ایشان مد پنجم جادی الاول ہفتصد و سی و پنج ہجری رسید۔ مدت عمر ہشتاد
 و شصت سال و قبر ایشان نیز متصل قبر پدر و جد بزرگوار است

آباد خان

ممبر و سرانچی قوم سوائی
 سب ڈویژنل ٹمبر باغ جنٹلمن
 ضلع دیر



(جہانگیر خان خوشنویس ایبٹ آباد حال حویلیاں)

مختصر حالات

حضرت خواجہ شمس الدین حسام الدین

بیر طریقت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ بنوریہ

تاریخ پیدائش :- آپ نے اعوان قصب شاہی قریش قوم کے ایک عالم گھرانے میں تقریباً ۱۸۷۷ء میں پیدا ہوئے۔ والدین اور خاندان کو کیا معلوم تھا کہ آگے چل کر اللہ تعالیٰ اس معصوم جان سے شریعت اور طریقت کی خدمت لے گا۔ اور راستے سے ہٹکے ہوئے کو انسانوں کو راہ راست پر لائے گا۔ بہر حال سلسلہ نبوت ختم ہونے کے بعد خوش قسمت ہے وہ علاقہ جس میں کوئی ولی یا عالم باعمل پیدا ہو جائے۔

وطن :- آزاد کشمیر ضلع منظر آباد علاقہ کہوڑی خاص مقام سید پور شریف۔
بچپن اور جوانی :- بچپن میں اپنے والدین کے ہاں پرورش پائی۔ اور جوان ہوئے۔

جوانی :- جوانی کا یہ عالم تھا کہ

ع دہ جوانی تو بہ کہ دن شیوہ پیگیری والی بات تھی۔

علم دین کا حصول :- قدرت کی یہ سنت ہے کہ جن نفوس سے دین کی خدمت لینا چاہتی ہے۔ ان کا بچپنہ تو خود معصوم ہوتا ہے۔ لیکن جوانی بھی بالکل بے داغ ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ ”میری جوانی عام جوانوں کی طرح نہیں گزری۔ بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے میری جوانی کو تمام الائنشوں سے پاک کر رکھا ہے۔“

آپ نے علم دین۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ اور نظم اپنے والد محترم اور قرب جوار کے علماء سے حاصل کیا۔

عالم شباب میں بزرگان دین کی تلاش :- دنیا میں ہر انسان کو جس کام کے لئے پیدا کیا جاتا ہے۔ اس کام کی محبت اور جستجو اس کی فطرت میں شامل کر لی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت صاحب جوانی کو پہنچتے ہی اعلیٰ تعالیٰ کے نیک بندوں۔ فقروں۔ ولیوں اور خدا کے عاشقوں کی تلاش میں لگ گئے اس تلاش اور چھان بین کے بعد سمندر معرفت کے ہیروں میں سے آپ کی نظر انتخاب ایسے جو ہر بے بہا پر پڑی۔ جس کی دید نے آپ کو اکیر بنا دیا۔

آنانکہ خاک را بنظر کیا کند : آیا بود کہ گوشہ چشم بجا کند
یعنی وہ ہستیاں (اولیائے کرام) جو اپنی ایک نگاہ مبارک سے خاک کو اکیر بنا دیتی ہیں۔ خدا کرے کہ ان کی اکیر کن نگاہ کا ایک اشارہ ہماری طرف بھی ہو جائے۔

بعیت اور خلافت :- بڑی بڑی خانقاہوں کی تلاش کے بعد آپ نے آخر حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب کے دست مبارک پر بعیت فرمائی۔ جو کہ آپ کے دولت خانہ کے بالکل قریب سکونت پذیر تھے۔ آپ نے اپنے مرشد کی تازگی وہ خدمت کیا۔ جو کہ ایک صادق مرید اپنے کامل پیر کی خدمت کر کے فیض بے بہا حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی ہی میں آپ کو طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی خلافت سونپ دی۔ اور کچھ عرصہ بعد آپ کے مرشد رحلت فرما گئے۔ جن کا خزانہ سید پور ہی میں ہے۔

طریقت کی خدمت :- اعلیٰ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے سے فیض عام کرنا چاہتے ہیں۔ تو مخلوق کے دل میں اس بندے کی محبت اور عقیدت قائم کر دیتے ہیں۔ شریعت اور طریقت کی منزل کے راہی کے لئے تین چیزیں رخت سفر ہیں محبت۔ اطاعت۔ ادب جو طالب صادق بھی اس نادر راہ کو ساتھ لے کے چلا۔ وہ منزل پہ پہنچا۔ بہر حال طریقت کی شمع کے پروانے اور راہ حق کے دیوانے

پکھلی بانخصوص ڈھوڈیال۔ گیروال۔ شنئی بالا۔ نندھاڑ۔ الائی اور پنجاب سے پیدل
پہاڑی راستے طے کر کے سید پور پہنچنے لگے۔ بقول سعدیؒ

۵ ہر کجا کہ بود چشمه شیریں ۛ مردم و مرغ و مور گرد آسند

یعنی جہاں کہیں بھی ٹھٹھے پانی کا چشمہ ہوتا ہے۔ وہاں انسانوں۔ پرندوں اور
چوٹیوں کا ہجوم رہتا ہے۔

دعوت دین کی خاطر سفر: آپ نے پوری زندگی میں صرف چار دورے
کئے ہیں۔ جو کہ کشمیر سے نکل کر ہزارہ کے بالائی حصہ یعنی علاقہ پکھلی سے گزرتے ہوئے
نندھاڑ کے راستے الائی (ہمدید پاکستان) کو ہستان کی سرحد تک تشریف لے
گئے ہیں۔ چونکہ اولیائے کرام کا ورود مسعود باعث صد برکات ہوتا ہے اس
لئے آپ جن راہوں سے گزرے جن شہروں میں قیام کیا اور جن محفلوں میں سے
بیان دیا۔ ولایت کے آثار سے قدرت نے ان مقامات کی فضاء کو دین کی
نوشبو سے معطر کر دیا۔ بانخصوص علاقہ غیر کے لوگ جن کو قتل انسانی ایک
جھڑیا کا شکار نظر آتا تھا۔ قتل و غارت اور لوٹ مار ان کا پیشہ تھا۔ انہوں نے
آپ کے دست مبارک پر بیعت کر لینے کے بعد سابقہ خون معاف کر دیئے
اور آئندہ کے لئے اپنی کوشش بدلتے کا اعلا کو دیا۔

آپ کے خلفاء و طریقیت:

(۱) حضرت صاحب ماجزادہ صاحب حاجی محمد اسحاق مدظلہ۔ سجادہ نشین شنئی بالا نزد
ڈھوڈیال تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ۔ (۲) آپ کے بڑے صاحب جزادے
مولوی محمد حسین صاحب سجادہ نشین سید پور شریف۔ (۳) آپ کے چھوٹے
صاحب جزادے مولوی مظفر الدین صاحب راکوٹ (آناد کشمیر)۔ (۴) —
حاجی محمد اعظم صاحب مرحوم گیروال۔ (۵) مولوی نور الزمان المعروف پاشو
استاد مال ساکن ولیہ کیلیپور۔ (۶) حضرت مولانا غلام ربانی صاحب
سجادہ نشین ککڑ سنگ (نندھاڑ) جو کہ کئی کتب تصوف کے مصنف بھی ہیں۔

۱۔ حضرت میاں یحییٰ صاحب ساکن بٹیدہ (الائی) جن کی شہرت اپنے علاقہ سے بڑھ کر سوات تک پہنچی۔ مزار بٹیدہ کے قریب مقام جٹری میں ہے۔ (۸) حضرت ثانی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن گنٹر (الائی) مزار مقام مذکور میں ہی ہے۔ (۹) حضرت مولوی عبدالستار صاحب رحمۃ اللہ علیہ المعروف بزرگ استاد صاحب ساکن گیر وال۔ حال مزار الائی مقام جٹری۔ مستقل مزار میاں یحییٰ صاحب۔ (۱۰) حضرت نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ المعروف نانگا بابا ساکن سید پور آزاد کشمیر مقام مزار اپنے خاص مقام سکونت پینٹھ میں ہے اب موجودہ نانگا بابا کے صرف چار مشہور خلیفے ہیں۔

(۱۱) ان کے بڑے صاحبزادے حضرت محرفت اللہ صاحب۔ (۱۲) جناب حاجی مولوی رحیم اللہ صاحب ساکن ٹیل۔ (۱۳) جمشید لالہ صاحب ساکن اوگی۔ (۱۴) فردوس لالہ صاحب بھی ساکن اوگی اور مولانا عبدالستار صاحب کے بھی دو مشہور خلیفے ہیں۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ساکن جوڑی اور حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب المعروف بابا جی صاحب ساکن ڈھوڑیال حال شنکاری

آپ کے اخلاق اور معمولات۔

تہجد، اشراق، چاشت اور نوافل نہایت اہتمام سے ادا فرماتے تھے۔ سفر، حضر میں ایک ہی سہل ہوتا تھا۔ گلے گلے ہاتھ رکھ لیا کرتے تھے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد فاسخ اوقات میں شنوی مولانا روم اور مکتوبات حضرت مجدد الف ثانیؒ زیر مطالعہ رکھتے تھے۔ بے دین امراء سے بالکل نفرت تھی۔ البتہ دین دار امراء سے ضرورت کے مطابق میل جول رکھتے تھے۔ غریب دین داروں سے الفت بھی تھی۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ کئی غریب عقیدت مند ملاقات کے لئے آتے۔ ان کو اپنے جیب سے کچھ نہ کچھ دے کر واپس کرتے تھے کھانا بہت تھوڑا مگر مکلف صبح اشراق کے بعد اور رات کو شام سے پہلے تناول فرما لیتے تھے۔

آپ کی کن وقایع اور مزار شریف۔ آپ ۱۲ ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ بدھ کی شب

وقت ہمیری بمطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ کو اس دنیا سے رحلت ہوئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝

آپ کے خلیفہ طرہیت حضرت صاحبزادہ حاجی محمد اسحاق صاحب سجادہ نشین
شنئی بالانے نماز جنازہ ادا کی۔ اور اپنے مرشد کے مزار کے سامنے سید پور شریف
میں آپ کو دفن کیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو جنت الفردوس
میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور بہن کی برکت سے ان کی اولاد لواحقین اور
عقیدت مندوں کو بھی اپنی رحمتوں سے نوازے۔

تلفیت :- آپ کے خلیفہ مجاز مولوی عبدالرحمن صاحب مرحوم جن
کامزار سیانکوٹ مقام چٹھڑنڈا میں ہے نے تلفیق فرمائی۔

آپ کی زیرین اولاد

۱۔ مولوی محمد حسین صاحب۔ ۲۔ مولوی محمد حسن صاحب
۳۔ مولوی مظفر الدین صاحب۔ ۴۔ مولوی غلام رسول صاحب (۵) عبدالحی صاحب
نمبر ایک۔ نمبر دو اور نمبر چار۔ اپنے پیدائشی وطن سید پور آزاد کشمیر میں مقیم ہیں۔ نمبر
گڑھی حبیب اللہ سے کشمیر کی طرف تین میل کے فاصلے پر براہ کوٹ کے مقام میں
رہائش پذیر ہیں۔ نمبر پانچ یعنی راقم الحروف حضرت قبلہ گاہی صاحب کے حکم
سے گروال نزد ڈھوڈیال میں مقام پذیر ہیں اور اشقر کے دو خیانی بھائی مولوی
عبدالرحیم صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب گروال میں مقیم ہیں۔

آپ کے ملفوظات

مجدد اللہ تعالیٰ نے کشف صوری کا انکشاف فرمایا۔ میں نے بارگاہ الہی میں دعا کی۔
کہ الہی! میں نے آپ سے کشف صوری نہیں مانگا تھا، بلکہ میں نے آپ سے
معرفت کی دعا کی تھی۔ لہذا یہ کشف صوری مجھ سے لے لینا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ
نے مجھے کشف صوری کے بدلے اپنی معرفت عطا کی۔ فرمایا کرتے تھے کہ جہاں کہیں
اللہ والے یعنی اولیاء کرام کا قیام ہوتا ہے۔ وہاں کئی مدت تک ذکر الہی کی
تأثیر باقی رہتی ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے بندے کی یہ شان ہے کہ

کسی وقت بھی اپنے آپ کو اپنے دل کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتا۔ اور اسے ہر کام میں خداوند تعالیٰ کی رضا مطلوب ہوتی ہے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ

”دوستو! دونوں کچل رہا ہے اپنے ایمان کی حفاظت کرو“

آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۲۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ۔

۳۔ حضرت سلیمان فارسی۔ ۴۔ حضرت امام قاسمؒ۔ ۵۔ حضرت امام جعفر

صادقؒ۔ ۶۔ حضرت بابائید بستانیؒ۔ حضرت بھٹائیؒ۔ حضرت بوعلی غنجدانیؒ

حضرت یوسف ہمدانیؒ۔ حضرت عبدالخالقؒ۔ حضرت خواجہ عارف ریوگریؒ۔ حضرت خواجہ

محمودؒ۔ حضرت خواجہ بوعلی رشتیؒ۔ حضرت خواجہ سماسیؒ۔ حضرت سید امیر کلالؒ

حضرت خواجہ بہاؤ الدین شاہ نقشبندؒ۔ حضرت یعقوب چرخؒ۔ حضرت عبید اللہ حراریؒ

حضرت محمد زائدؒ۔ حضرت محمد دوشؒ۔ حضرت ابکنیؒ۔ حضرت باقی باللہ فنا

حضرت سید احمد مجدد الف ثانیؒ۔ حضرت سید آدم بنورؒ۔ حضرت سیدیؒ۔ حضرت

عبدالشکورؒ۔ حضرت عبدالرزاقؒ۔ حضرت بابیؒ۔ حضرت فقر محمدؒ۔ حضرت قاضی

شمس الدینؒ۔ سید پوری۔ آزاد کشمیر

آپ کا شجرہ قومیت اعوان قطب شاہی

ابتداء میں صرف تین اشخاص دو حقیقی بھائی اور ایک بھائی کا لڑکا راولپنڈی

سے آگے مندرہ سٹیشن سے ہزارہ میں تشریف لائے تھے۔ آپ اود بیٹا منہرہ

سے آگے مقام ترنوالی میں رہائش پذیر ہو گئے جو کہ اب ترنوالی میں نمایاں حیثیت

کے مالک ہیں۔ دوسرا بھائی کشمیر تشریف لے گیا۔ جس کی اولاد سید پورہ مظفر آباد

سراڈ اور برادر کوٹ میں آباد ہے۔ ہر جگہ دین کی برکت سے دینی پیشوا ہیں۔

خاص مظفر آباد میں مولوی عبد الحمید صاحب مشہور حمیدیہ دواخانہ مظفر آباد

کے ذریعے مخلوق خدا کی خدمت کر رہے ہیں۔ یونین کونسل کے ممبر اور شہر کے

زعماء میں سے شمار کئے جاتے ہیں۔ کافی عرصہ سے ادائیگی فریضہ حج کی سچی کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو حج مبرور نصیب فرمائے۔

شجرہ قومیت قطب شاہی اعران

قاضی شمس الدین سید پوری بنے قاضی محمد گل محمد خان بنے حافظ محمد خان بنے
خان محمد خان بنے حافظ نور محمد خان بنے حافظ غلام محمد خان بنے دین محمد خان بنے
عباس خان بنے شاہ نواز خان بنے محمد یار خان بنے اللہ داد خان بنے شاہ نواز خان
بنے محمد نواز خان بنے محمد اقبال خان بنے محمد سکندر خان بنے محمد اکبر خان بنے
محمد اللہ خان بنے بہلولہ شاہ بنے بڈھار شاہ بنے پیر سجاد شاہ بنے پیر زمان علی شاہ
بنے پیر قطب شاہ

فوت شدہ حضرت قطب شاہ سے ہی اعران قطب شاہی مشہور ہیں۔
یہاں سے اوپر شجرہ الکل صاف حضرت محمد الاکبر بن الحنیفہ
المعروف امام حنیف پیر حضرت علیؑ سے جا ملتا ہے۔

حضرت صاحب کے مختصر حالات زندگی محترم محمد خواص خان صاحب
گولڑہ اعران رئیس وادی کونشس کی تصنیف شدہ کتاب
”تحقیق الافغان ہزارہ“ میں بھی مل سکتے ہیں۔

تعداد کی جاتی۔
امام کی پرورش اتنی
باز ہو تو حضرت کے غلام
میں سے بہتری
نے مستعار
محمد بن
دہ خضر امارہ کی پیروی
دستور کی سنت

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor Govt. P. G. Sahazab College Saidu Sharif Swat

۲۹۵

تنولی بیکریاں حویلیاں

یہ ایک ہی خاندان نوان گراں جو کہ دربند کے نزدیک ہے۔ وہاں سے آکر حویلیاں میں آباد ہوئے۔ اس خاندان کا سربراہ سید محمد خان تھا۔ جو کہ نہایت ہی محنتی تھا۔ اس نے یہاں پر زیادہ زمین پر قبضہ کیا۔ اسی وجہ سے اس خاندان کے ارکان حویلیاں سٹیشن کے $\frac{1}{4}$ حصہ پر قابض ہیں۔ حویلیاں میں یہ خاندانی تنولی فائیل کے نام سے موسوم ہے۔

سید محمد خان تنولی

دین خان

نور محمد خان

حیات محمد خان

حاجی محمد خان

محمد خان

علی محمد نسیم سرحدی

منصف خان رستم خان

صادق نسیم شاہین تنولی وحمیم تنولی

علی محمد نسیم سرحدی جو کہ کس قوم میں انتہائی طور پر سرگرم اور مخلص کارکن ہے۔ صحافت کے پیشہ سے ۱۹۴۹ء سے منسلک ہوئے۔ انجمن کارکن صحافیانہ کارکن۔ تنولی یونین اور پاکستان مسلم لیگ کا سرگرم رکن ہے۔ حویلیاں میں پاکستان مسلم لیگ کا جنرل سیکرٹری۔ تنولی برادری کے سربراہ ہونے کے علاوہ مشہور سماجی کارکن ہے۔

تہادر خان

فیروز خزانچی قوم سوانی
سیکرٹری جنرل ثمر باغ چنلوہ
ضلع دیو



سے آگے
کے مانگ
سراڑ اور
خاص منظر
کے ذریعے

ABDUR RAHIM SWATI Assistant Professor